



ڈاکٹر محمد یونس بٹ

ڈیل ڈیل

فہرست

ڈبل ٹریبل 1

اداکار	کردار		ڈبل ٹریبل
جاوید شیخ	سرمد	5	ڈبل ٹریبل 1
ماریہ واسطی	ساجدہ	24	ڈبل ٹریبل 2
فرح شاہ	سویرا	41	ڈبل ٹریبل 3
اسمعیل تارہ	عالی	58	ڈبل ٹریبل 4
اور	اور	75	ڈبل ٹریبل 5
نعیم بٹ	ٹیکسی ڈرائیور	95	ڈبل ٹریبل 6
		113	ڈبل ٹریبل 7
		130	ڈبل ٹریبل 8
		146	ڈبل ٹریبل 9
		164	ڈبل ٹریبل 10
		183	ڈبل ٹریبل 11
		199	ڈبل ٹریبل 12
		216	ڈبل ٹریبل 13

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد کمرے میں ٹائی لگا رہا ہے۔ سین اوپن ہوتا ہے تو ٹائی کو کھینچتا ہے۔ یکدم گلا

گھٹتا ہے۔ ٹائی اتار پھینکتا ہے اور Relax سا ہوتا ہے۔)

سرمد: ٹائی پہننے کا یہی فائدہ ہے کہ اتارتے ہوئے بڑا اچھا لگتا ہے۔

(کمرے میں سرمد کی بیوی ساجدہ آتی ہے۔ ساجدہ پڑھی لکھی، معصوم اور گھریلو بیوی ہے۔)

ساجدہ: یہ آپ نے کیا پہنا ہے!

سرمد: پہلے اس کو سوٹ کہتے تھے، آج کل کچھ اور کہتے ہیں؟ جان تم ہی تو کہتی ہو، یہ سوٹ مجھ پر بڑا سوٹ کرتا ہے۔

ساجدہ: میں نے یہ کب کہا؟

سرمد: اچھا دوسری نے کہا ہوگا... وہ میرا مطلب کسی دوسرے سوٹ کے بارے میں تم نے کہا ہوگا۔ چلو چھوڑو، یہ بتاؤ کراچی سے تمہارے لئے کیا لاؤں؟

ساجدہ: آپ کراچی جا رہے ہیں؟

سرمد: (خود کلامی) اس بار پتہ نہیں اسے کونسا شہر کہا ہے۔ (لاڈ سے) جان مذاق کر رہا تھا،

ویسے میں کہاں جا رہا ہوں؟

ساجدہ: آپ نے اسلام آباد کا کہا تھا۔

سرمد: وہیں تو جا رہا ہوں۔ تم میرا کتنا خیال رکھتی ہو۔ (وہ خوش سی ہوتی ہے۔ سرمد خود کلامی

کرتا ہے) بے وقوف بیوی بھی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ (وہ متوجہ ہوتی ہے) وہ

میں کہہ رہا ہوں، مجھ جیسے بے وقوف کے لئے تم جیسی بیوی اللہ کی کتنی بڑی نعمت

ہے۔

(یکدم موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)

ہیلو! کون!

(دوسری طرف سویرا ہے، سرمد کی دوسری بیوی۔ ماڈرن اداکاری کی شوقین، معصوم اور شائش ہے۔ گھر بھی شائش ہے۔ گھر کے کسی کمرے سے بات کر رہی ہے۔)

سویرا: میری آواز نہیں پہچان رہے؟

سرمد: وہ آواز خراب ہے۔ اسی لئے پہچان نہیں سکا (ڈر کر) نہیں آپ کی آواز نہیں،

میری آواز خراب ہے۔ اس لئے پہچان نہ سکا... جی... جی... جی... جان!

ساجدہ: (سن کر متوجہ ہو کر) جان!

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ... نئی فلم بنا رہا ہوں، اس کا پروڈیوسر ہے... جان محمد...

(فون پر) جی جان!

سویرا: یہ کون ہے تمہارے پاس!

سرمد: میرے پاس... (ساجدہ کو دیکھتا ہے۔ فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پاس کا پوچھ رہا ہے۔

ٹکٹ کی جگہ پاس دکھا کر سفر کرتے ہیں ناں ہم...

سویرا: (سن رہی ہے۔ پھر کہتی ہے) جہاز پر سوار ہو گئے!

سرمد: ہاں سوار ہوں....

ساجدہ: (دیکھ کر) کس پر سوار ہیں....

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پروڈیوسر کہہ رہا ہے اداکاروں کے سر پر سوار رہنا۔ وہ

رعب ڈالنا پڑتا ہے ناں ڈائریکٹر کو...

سویرا: میں آپ کو لینے ایئر پورٹ پہنچ رہی ہوں...

سرمد: کیا ایئر پورٹ.... (ساجدہ کو دیکھ کر فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ پروڈیوسر پہنچ رہا ہے

ایئر پورٹ (ساجدہ کو) تم جلدی کرو... بھی جلدی کرو۔

ساجدہ: جلدی کروں (اٹھ کر کچھ جلدی جلدی جانے لگتی ہے، پھر واپس آتی ہے) پر کیا

جلدی کروں؟

سرمد: اوہو تیاری! (ساجدہ سر ہلاتی ہے جیسے سمجھ آگئی)

سویرا: کس چیز کی تیاری کی بات کر رہے ہو؟

سرمد: (فون پر) وہ جہاز اڑنے کی تیاری کر رہا ہے ناں... دل تو چاہتا ہے تمہاری آواز سنتا

رہوں۔ ہیلو! ہیلو!... لگتا ہے سگنل جا رہے ہیں... ہیلو! ہیلو!
(ٹی وی پر جہاز اڑنے کا منظر ہے۔ سرمد فوراً موبائل وہاں رکھ کر ٹی وی کی آواز تیز کر دیتا ہے۔ جہاز کے روانہ ہونے کی آواز کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ سویرا کے کانوں میں شور کی آوازیں آتی ہیں۔)
سویرا: لگتا ہے جہاز ٹیک آف کر رہا ہے۔

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں سرمد انتظار کر رہا ہے، بے چینی سے پھر رہا ہے۔)
سرمد: میں نے اسے بیگ تیار کرنے کو کہا تھا، کہیں بیگ بنانے نہ بیٹھ گئی ہو۔ سویرا...
نو! تو! یہ تو ساجدہ ہے... ساجدہ...
ساجدہ: جان تیار ہو گئی۔
(وہ خود تیار ہو کر باہر جانے کے لئے آکھڑی ہوتی ہے۔ سرمد دیکھ کر چونک جاتا ہے۔ ساجدہ سمجھتی ہے شاید میں اسے اچھی نہیں لگی۔)
ساجدہ: کیا میں پیاری نہیں لگ رہی؟
سرمد: اللہ کو پیاری لگ رہی ہو۔ میرا مطلب اتنی پیاری کہ جتنا بھی جھوٹ بولو، کم ہے۔
ویسے تمہیں تیار ہونے کی کیا ضرورت تھی! کوئی فرق نہیں پڑتا۔
ساجدہ: جی!
سرمد: مطلب میک اپ کے بغیر بھی تم بلا کی سی حسین ہو۔
ساجدہ: بلا کی سی حسین....

سرمد: بلا سی حسین، ویسے تم نے یہ تیاری کس سلسلے میں کی ہے؟
ساجدہ: میں تمہیں سی آف کرنے جاؤں گی۔

سرمد: سی آف... پر میں سمندر کے سفر پر نہیں جا رہا جو تم مجھے سی آف کرو گی۔ ایئر آف کر سکتی ہو۔

ساجدہ: میاں کو چھوڑنے بیویاں ایئرپورٹ نہیں جاتیں....
سرمد: میاں کو چھوڑنے جانا تو کورٹ میں چاہیے.... وہ مذاق کر رہا ہوں۔
ساجدہ: آپ نے خود ہی توتیاری کرنے کا کہا تھا۔
سرمد: میں نے تو کہا تھا میرا بیگ تیار کر دو۔
ساجدہ: (جاتے ہوئے) وہ بھی کر دیتی ہوں۔ پر آج میں خود آپ کو ایئرپورٹ چھوڑنے جاؤں گی اور جہاز میں بٹھا کر آؤں گی۔
(ساجدہ جاتی ہے)
سرمد: جہاز میں بٹھا کر.... مر گئے.... ایئرپورٹ پر تو سویرا مجھے لینے آرہی ہے۔ وہ سمجھ رہی ہے، میں کراچی سے آ رہا ہوں۔ اب کیا کروں....
(فون کرتا ہے۔ دوسری طرف عالی فون اٹھاتا ہے جو سرمد کا دوست اور اسسٹنٹ بھی ہے۔ پروڈکشن ہاؤس کا دفتر ہے جس میں مختلف ایکٹروں اور فلموں کی تصویریں لگی ہیں۔ وہاں میز پر عالی سویا اٹھتا ہے۔ فون اٹھاتا ہے۔)
سرمد: اتنی دیر عالی کے بچے۔
عالی: میری تو شادی نہیں ہوئی میرے بچے کہاں سے ہوں گے، رانگ نمبر ہے۔
سرمد: عالی جلدی گھر آؤ، گڑبڑ ہو گئی۔
عالی: اچھا ہو گئی.... چلو کام ختم ہوا۔
سرمد: بات تو سن۔ میں ساجدہ کی طرف ہوں۔ وہ کہہ رہی ہے مجھے چھوڑنے ایئرپورٹ جائے گی۔ ادھر سویرا وہاں لینے پہنچی ہو گی۔ سوچو کیا کروں؟
عالی: دو شادیاں آپ نے کی تھیں، سوچیں.... ویسے سوچتے ہوتے تو کرتے کیوں۔
سرمد: فوراً پہنچ....

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سرمد کا منظر

(کوئی ایسی سڑک جس کے دونوں جانب گھر ہیں۔ سویرا کی گاڑی ایک گھر کے

سامنے آکر رک جاتی ہے۔ وہ بار بار اشارت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
سوریا: اسے بھی ابھی خراب ہونا تھا۔ سرمد کا جہاز ایئر پورٹ پر اتر چکا ہو گا۔ اب کیا کروں۔

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم کا منظر۔ وہاں بیگ رکھے سرمد کھڑا ہے۔ ساجدہ بھی تیار ہے۔ سرمد بہانے سے بیگ میں کچھ چپک کر رہا ہے اور عالی کا انتظار کر رہا ہے۔ نیل ہوتی ہے)
سوریا: حیرانی کی بات ہے عالی اتنی جلدی آگیا۔
ساجدہ: دیکھتی ہوں کون ہے۔
سوریا: عالی ہو گا۔
ساجدہ: آپ کو کیسے پتہ وہ ہے؟
سوریا: وہ میرا خیال ہے۔ اتنی اونچی نیل وہی بچا سکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔
(باہر سویرا کھڑی ہے۔ سرمد دروازہ کھولتے ہوئے)
سوریا: اتنی جلدی، تم نے تو سماں کر دیا.....
(کھولتا ہے۔ اس وقت سویرا کا دھیان ذرا ادھر ادھر ہے۔ سرمد فوراً دروازہ بند کر دیتا ہے۔ سویرا آواز سن کر دیکھتی ہے)
سوریا: بھی دروازہ تو کھولیں۔
(اندرد کھاتے ہیں، سرمد گھبرا لیا کھڑا ہے۔)
ساجدہ: تم نے دروازہ نہیں کھولا، کون ہے؟
سوریا: وہ باہر... کوئی نہیں، کوئی نہیں۔
(نیل ہوتی ہے)
ساجدہ: تو نیل کیسے بچ رہی ہے؟
سوریا: بجلی سے۔ بجلی سے ہی بجتی ہے.... وہ ہو سکتا ہے کوئی کمپنی کی چیزوں کی مشہوری کرنے والی ہو.... دروازہ نہ کھولنا۔

(پھر نیل ہوتی ہے۔ سرمد پریشان ہے۔)
سوریا: اسے پتہ تو نہیں چل گیا کہ یہ میرا گھر ہے۔
ساجدہ: کسے پتہ نہیں چل گیا؟ دیکھتی ہوں کون ہے؟
سوریا: نہیں وہ.... دروازہ نہیں کھولنا.... میرا مطلب ایسے ہی بے عزتی ہو گی۔
ساجدہ: بے عزتی کیوں ہو گی؟
سوریا: وہ ہم چیزیں نہیں خریدیں گے تو... بے عزتی ہو گی ناں....
ساجدہ: ہماری مرضی۔ کوئی زبردستی ہے۔ نیل پر نیل دیئے جا رہی ہے۔
سوریا: لگتا ہے کسی نے میرے خلاف سازش کی ہے۔
ساجدہ: نیل بچانے میں کیا سازش ہو سکتی ہے؟
سوریا: کہ ہمارا نیل زیادہ آئے.... دیکھو، وہ دروازہ نہ کھولنا....
(ساجدہ کھولتی ہے۔ سرمد گھبرا کر بیگ اٹھا کر سیڑھیوں سے اوپر بھاگتا ہے۔ اوپر چھپ کر سنتا ہے۔ دیکھتا ہے ساجدہ نے سویرا سے کچھ بات کی۔ سویرا کو اندر بلایا، وہ جھانک کر بچوں کی طرح نیچے دیکھ رہا ہے۔ ڈر رہا ہے کہ سویرا کو نظر نہ آ سکے۔ دونوں کی باتیں سننا چاہ رہا ہے۔)
سوریا: پتہ نہیں دونوں کیا باتیں کر رہی ہیں۔ یا اللہ اس بار بچالے۔ اس کے بعد کبھی دوسری شادی نہیں کروں گا۔ کی بھی تو تیسری کروں گا۔
(پریشان ہو کر فرش پر بیٹھ جاتا ہے۔ ساجدہ اوپر آ کے اسے یوں دیکھ کر حیران ہوتی ہے۔ یہ شرمندہ ہو کر ورزش کا پوز بنالیتا ہے)
سوریا: وہ... کیا پوچھ رہی ہے؟
ساجدہ: اس کی گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ مدد کے لئے آئی ہے۔
سوریا: شکر ہے؟
ساجدہ: اس کی گاڑی خراب ہو گئی ہے، تم کہہ رہے ہو شکر ہے؟
سوریا: وہ میرا مطلب کوئی گڑبڑ نہیں۔ تم اخبار نہیں پڑھتیں، آج کل خواتین گھروں میں داخل ہو کر گڑبڑیں کر دیتی ہیں۔
ساجدہ: آپ ذرا اس کی گاڑی کو دیکھ لیں۔

سرد: دیکھی ہوئی ہے۔

ساجدہ: جی؟

سرد: وہ میرا مطلب ہے میں کسی غیر محرم کی گاڑی کیوں دیکھوں؟

ساجدہ: وہ اپنے میاں کو ایئرپورٹ لینے جا رہی ہے۔ اس کی گاڑی اشارت ہو گئی تو ہم کو بھی ٹیکسی نہیں لینا پڑے گی۔ اس کے ساتھ ایئرپورٹ چلے جائیں گے۔

سرد: جی، بالکل نہیں۔ میں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکوں گا۔ مطلب میری بے عزتی ہے کسی غیر سے لفٹ لوں۔

ساجدہ: اچھا اس کی گاڑی دیکھ تو لیں شاید آپ سے اشارت ہو جائے۔

سرد: اسے کہو تھوڑا دھکا لگو الے۔ بیٹری ڈالو اے سال تو ہو گیا، بیٹری ڈالو اے۔

ساجدہ: آپ کو کیسے پتہ؟

سرد: وہ مجھے... نہیں پتہ۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔ اسے کہو ساتھ جو مکینک ہے، اس سے

بات کرے۔ میں اتنا بڑا ڈائریکٹر گاڑیوں کو دھکے لگاؤں وہ بھی گھر میں۔ باہر کی بات تو اور ہے۔

ساجدہ: اچھا!

ہیں۔ آجائیں ان سے بھی ملواتی ہوں۔

دن کا وقت

ان ڈور

بیڈ روم

(سرد اور ساجدہ کے بیڈ روم کا منظر ہے۔ دیکھتا ہے ساجدہ سویرا کو ساتھ لئے اوپر آ رہی ہے۔)

سرد: مر گئے! یہ تو اسے اوپر لا رہی ہے۔ اب کیا کروں۔

(سرد کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کیا کرے۔ ادھر ادھر بھاگتا ہے۔ پھر ہاتھ روم میں جا چھپتا ہے)

سویرا: آپ کے میاں نظر نہیں آرہے؟

ساجدہ: (بلند آواز) جان آپ کہاں ہیں؟

(ہاتھ روم میں سرد کو سمجھ نہیں آتی، کیا کرے)

سرد: (خود کلامی) بولا تو سویرا آواز ہی نہ پہچان لے۔

ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟

(سرد کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ وہ پانی چلا دیتا ہے تاکہ اس کی آواز سے پتہ چلے کہ وہ اندر ہے۔ اس کوشش میں اس سے شاور کھل جاتا ہے اور وہ بھگنے لگتا ہے)

ساجدہ: (سویرا کو) کر لیں فون! لگتا ہے وہ ہاتھ روم میں ہیں۔

(سویرا فون کرتی ہے۔ سرد ہاتھ روم کا شاور بند کرتا ہے تو موبائل کی بیل بجنے لگتی ہے۔ ساجدہ سنتی ہے کہ ہاتھ روم سے بیل کی آواز آتی ہے۔ سرد گھبرا کر

جلدی جلدی موبائل بند کر دیتا ہے۔)

سویرا: ابھی ایئرپورٹ کے اندر ہی ہیں، فون نہیں اٹھا رہے۔

(ہاتھ روم کے سوراخ سے دیکھتا ہے۔ اسے وہ دونوں باہر جاتی نظر آتی ہیں۔ یہ آرام سے دروازہ کھولتا ہے۔)

سرد: چلی گئیں؟

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم کا منظر۔ وہاں سویرا بیٹھی ہے، ساجدہ آتی ہے)

سویرا: سویری آپ کو ڈسٹرب کیا۔

ساجدہ: کوئی بات نہیں۔ وہ میرے میاں کہہ رہے ہیں، بغل میں مکینک ہے۔

سویرا: کس کی بغل میں؟

ساجدہ: مطلب ساتھ والی سڑک پر۔

سویرا: ایک فون کر لوں۔ میرے میاں ایئرپورٹ پر انتظار نہ کر رہے ہوں۔

ساجدہ: آجائیں۔ میرے میاں نے بھی ایئرپورٹ جانا ہے ابھی۔ وہ اسلام آباد جا رہے

(باہر نکلتا ہے۔ ساجدہ سامنے کھڑی ہے)

ساجدہ: یہ آپ نے کپڑے گیلے کر لئے؟

سرمد: وہ خود ہی شادر چل گیا! میں کپڑے بدل لوں۔

ساجدہ: بڑی اچھی خاتون ہے۔ کہہ رہی تھی کسی دن خاوند کے ساتھ آئے گی ملنے۔

سرمد: کیا؟ ہم نے نہیں ملنا کسی سے۔ میرا مطلب راہ چلتے تعلقات نہ بنایا کرو۔ جاؤ اسے بھیجو، مجھے ایئر پورٹ بھی پہنچانا ہے۔

ان ڈور دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(ساجدہ کے ڈرائنگ روم میں پریشان سویرا کھڑی ہے۔ باہر سے عالی اندر آتا ہے۔ یکدم سامنے سویرا کو دیکھ کر گھبرا جاتا ہے۔)

عالی: اوہو! میں بھابی سویرا کے گھر آگیا، مجھے تو دوسرے گھر جانا تھا۔ (جانے لگتا ہے۔ سوچ کر رکتا ہے) پر یہ تو ساجدہ بھابی کا گھر ہے۔

سویرا: عالی بھائی آپ یہاں کیسے؟

عالی: وہ بھابی... آپ بتائیں۔ خیر تو ہے۔ (خود کلامی) لگتا ہے آج سرمد کی خیر نہیں۔

سویرا: عالی میں بہت پریشان ہوں۔

عالی: میاں کی دوسری بیوی کا پتہ چلے تو پریشانی تو ہوتی ہے۔

سویرا: ہیں تم کس کی باتیں کر رہے ہو۔ میں سرمد کو لینے ایئر پورٹ جا رہی تھی۔

عالی: اس گھر سے شارٹ کٹ ہے؟

سویرا: وہ میرا ایئر پورٹ پر انتظار کر رہے ہوں گے۔

عالی: وہ ایئر پورٹ پر (عالی ہنستا ہے، وہ چونکتی ہے) وہ میرا مطلب واقعی انتظار کر رہے ہوں گے۔

سویرا: تم کیسے آئے، میری باہر گاڑی دیکھ لی ہوگی۔

عالی: ہاں وہ آپ کی گاڑی دیکھ لی... ویسے آپ نے گاڑی کہاں کھڑی کی ہے؟

سویرا: کیا مطلب؟

ساجدہ: (آتی ہے) عالی تم کیسے آئے؟

عالی: وہ میں... وہ... ویسے ہی....

ساجدہ: یہ میرے میاں کے دوست ہیں۔

سویرا: میرے میاں کے بھی دوست ہیں۔

عالی: ایک ہی تو میرا پکا دوست ہے۔

ساجدہ: ایک کیسے ہوا، دو ہوئے۔ ایک اس کامیاں، ایک میرا۔

عالی: خواتین کا حساب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ میرا مطلب آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں... غلط

میں بھی نہیں کہہ رہا۔ (سویرا کو) وہ بھابی آپ پریشان نہ ہوں۔ پریشان تو وہ اندر ہو رہا ہوگا۔

سویرا: اندر!

عالی: مطلب ایئر پورٹ کے اندر... میں آپ کی گاڑی دیکھتا ہوں۔ ذرا ان کے میاں کی حالت دیکھ آؤں۔

ساجدہ: ہیں ان کی حالت کو کیا ہوا! ہو سکتا ہے کچھ ہوا ہی ہو... سوٹ سمیت نہار ہے تھے۔

عالی: میں پتہ کرتا ہوں۔ ان حالات میں ڈبل.... نمونیا ہو جاتا ہے۔

ان ڈور دن کا وقت

بیڈ روم

(سرمد پریشان بیڈ روم میں ہے۔ اندر عالی آتا ہے تو وہ فوراً دروازہ بند کر لیتا ہے)

سرمد: اتنی دیر لگادی۔ اتنی دیر میں تو میں.....

عالی: شادی کر لیتا ہوں!

سرمد: عالی! یار کچھ کرو!

عالی: پہلے بھی کہہ چکا ہوں، شادی نہیں کروں گا۔

سرمد: یہ بتاؤ، اب میں کیا کروں؟

عالی: دونوں بیویاں نیچے ہیں۔ دو بیویوں کو زیادہ دیر اکٹھے نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ خاوندوں کے علاوہ ان کے پاس گفتگو کا کوئی موضوع نہیں ہوتا اور اگر دونوں کو پتہ چل گیا، دونوں کا موضوع ایک ہی ہے تو پھر.....

سرمد: کچھ سوچو بھی! بیٹری نئی ڈلوادی ہوتی تو گاڑی خراب ہوتی نہ یہاں وہ رکتی۔

عالی: میرا خیال ہے تمہارے خلاف بیٹری والوں نے سازش کی ہے۔

سرمد: جلدی کرو کچھ!

عالی: شادی تو ہے نہیں جو منٹ میں کر لی جائے۔ سوچنے کا کام ہے۔ (سوچتے ہوئے)

نیچے وہ ہیں، تم کسی اور سمت سے ایئر پورٹ بھاگ جاؤ۔ میں سنبھال لوں گا۔

سرمد: گھر سے باہر جانے کا ایک ہی راستہ ہے!

عالی: نیا راستہ بنوانے کے لئے میں محکمے کو درخواست دے دیتا ہوں۔ تب تک تم خود کچھ سوچو۔

سرمد: کہاں سے بھاگوں.....

دن کا وقت اور ڈور

ڈرائنگ روم

(ڈرائنگ روم میں سویرا اور ساجدہ بیٹھی ہیں)

سویرا: میرے میاں تو اسلام آباد شوٹ کرنے گئے ہیں۔

ساجدہ: کس کو شوٹ کرنے گئے ہیں۔ پولیس میں ہیں؟

سویرا: ماڈلز کو!

ساجدہ: ماڈلز نے کوئی گڑبڑ کی ہوگی۔

سویرا: جی! میرے میاں اشتہاری فلمیں بناتے ہیں۔

ساجدہ: میرے میاں بھی اشتہاری ہیں۔

سویرا: جی؟

ساجدہ: اشتہاری فلمیں بناتے ہیں۔ بڑے مشہور ہیں۔ میں آپ کو اپنی شادی کی تصویر دکھاتی ہوں۔

(عالی یہ سنتا ہے، ساجدہ تصویر لینے جاتی ہے)

عالی: سرمد! اب نہ بچا!

سویرا: کیا ہوا سرمد کو؟

عالی: کچھ نہیں وہ ایئر پورٹ پر ویٹ کر رہا ہوگا۔

سویرا: مسافروں کا بھی ویٹ کرتے ہیں۔ میں سمجھی صرف سامان کا ہی کرتے ہیں۔

عالی: میرا مطلب آپ کا راستہ دیکھ دیکھ کر اس کی آنکھیں رہ گئی ہوں گی۔

سویرا: صبح میری اس سے بات ہوئی تھی۔ اس نے تو نہیں بتایا کہ اسے کوئی آئی پراہلم ہے۔

عالی: جلدی کریں۔ ایئر پورٹ چلیں، یہاں سرمد ضائع ہو جائے گا۔ میرا مطلب وقت ضائع ہوگا۔ چلیں۔

سویرا: گاڑی تو خراب ہے۔ وہ اپنی شادی کی تصویر مجھے دکھانے لگی ہیں۔ وہ دیکھ لیں، پھر چلتے ہیں۔

عالی: وہ تصویر آپ نے پہلے بھی کئی بار دیکھی ہے۔

سویرا: میں نے دیکھی ہے۔

عالی: میرا مطلب سارے خاوند ایک سے ہی ہوتے ہیں۔

ساجدہ: یہ ہے میرے میاں کی تصویر۔ کتنے شرمارہے ہیں۔

عالی: حالانکہ شرمندہ ہونا چاہیے۔ اب کیا کروں، اب تو گڑبڑ ہو گئی۔ وہ بھابی وہ یہ....

(دونوں دیکھنے لگتی ہیں۔ عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ یکدم عالی کچھ سوچ کر)

عالی: بھابی وہ چھپکلی... وہ آپ کے پاؤں میں... وہ آپ کی جوتی پر چڑھ گئی۔ آپ کے

کپڑوں پر.... سویرا بھابی باہر کو بھاگیں.... وہ.... وہ آپ کے پیچھے ہے۔

(وہ اچھلنے لگتی ہیں۔ ساجدہ تصویر سمیت ٹیبل پر چڑھ گئی ہے۔ سویرا کو ڈرا کر عالی

باہر لے جاتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے۔ پھر کھول کر ساجدہ کو)

عالی: (ساجدہ کو) اچھا بھابی ان کو دکھامار کے.... میرا مطلب ان کی گاڑی کو دکھامار کر

میں ابھی آیا۔

آؤٹ ڈور دن کا وقت

گھر کا پچھواڑہ

سرمد: (گھر کے اس پائپ سے جو اوپر کی منزل سے نیچے باہر سڑک پر آتا ہے، سرمد اتر رہا ہے۔ وہ پائپ سے بیک گلے میں لٹکائے اتر رہا ہے۔ ادھر کیمروہ دکھاتا ہے۔ سڑک پر عالی سویرا کی گاڑی کو دھکا لگا رہا ہے۔ دھکا لگا کر وہ گاڑی کو وہیں لے آتا ہے جہاں سرمد پائپ سے اتر رہا ہے۔)

سرمد: شادی اور خودکشی میں یہی فرق ہے کہ خودکشی میں پھر بھی کوئی چوائس ہوتی ہے۔ نیچے گرنے والا ہے اور یکدم دیکھتا ہے نیچے سویرا کی گاڑی ہے۔ عالی دھکا لگا رہا ہے)

سرمد: اونو! اب کیا کروں.... اوپر جانا ہوگا۔

(واپس اوپر جانے لگتا ہے)

سویرا: شارٹ تو ہوئی تھی!

عالی: خود موج کر رہا ہوگا مصیبت مجھے.....

سویرا: کیا مطلب!

عالی: مطلب یہ بیٹری والا خود موج کر رہا ہوگا۔

(سرمد درمیان میں لٹکائی شے کر کے عالی کو متوجہ کرنا چاہتا ہے)

عالی: یہ شے کون کر رہا ہے۔ مجھے تو کوئی کر نہیں سکتا، میں تو شے ہوں ہی نہیں۔

(یکدم دیکھ کر) ہیں یہ تو وہ ہے اوپر.....

سویرا: کون ہے اوپر.....

عالی: (فوراً ڈرائیونگ سیٹ کے پاس کھڑا ہو کر عالی سویرا سے سرمد کو چھپاتا ہے) وہ....

وہ ہیٹ والی سوئی اوپر ہے۔)

سویرا: یہ تو زیر و پر ہے۔

عالی: وہی تو کہہ رہا ہوں، زیر و پر نہیں ہونی چاہیے، اوپر ہونی چاہیے۔ میں دھکا

لگاتا ہوں۔

سویرا: پیچھے سے دھکا لگاؤ۔

عالی: وہ اوپر چلا جائے پھر.... میرا مطلب سوئی اوپر چلی جائے۔ (سرمد کو دیکھ کر) یہ

ابھی تک لٹک رہا ہے!

سویرا: کون لٹک رہا ہے؟

عالی: وہ یہ جو آپ نے مر رہا لٹکایا ہوا ہے، ابھی تک لٹک رہا ہے۔

(اندر گاڑی کے مر رہے کوئی ڈیکوریشن پین لٹک رہی ہے)

عالی: (اونچی) جلدی کرو!

سویرا: کسے کہہ رہے ہو؟

عالی: وہ گاڑی کو.... گاڑی کو.... چلا گیا! شکر ہے۔

(دھکا لگاتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

سرمد کا کمرہ

(وہاں وہ کھڑکی سے کمرے میں واپس آ رہا ہے۔ ساجدہ دیکھ لیتی ہے۔)

سرمد: وہ عالی نے ٹیکسی روکی ہے، بڑی مشکل سے روکی ہے!

ساجدہ: مشکل سے روکی ہے، ٹیکسی کی بریکیں نہیں تھیں لیکن آپ کھڑکی سے جھک کر

کیا کر رہے تھے؟

سرمد: وہ دیکھ رہا تھا ٹیکسی کی کنڈیشن تو ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں، عالی مجھے چھوڑ کر آ رہا ہے!

ساجدہ: مجھے ایئر پورٹ آپ کو چھوڑنے جانا تھا۔

سرمد: میرا دل نہیں چاہتا۔ میری اتنی پیاری بیوی واپس ٹیکسی میں آئے۔ اسلام آباد سے

آکر تمہیں بھی میرا مطلب تمہیں بھی چھوٹی سی گاڑی لے دوں گا۔ (ہاتھ سے

سائز کا اشارہ کرتا ہے، کھلونا گاڑی جتنا۔ ساجدہ دیکھتی ہے تو ہاتھ کے اشارے سے

سائز بڑا کر دیتا ہے) پھر تم خود ڈرائیو کر کے مجھے چھوڑنے جایا کرنا۔ اپنی گاڑی میں

تم کتنی حسین لگوگی!

ساجدہ: آپ کو میں اتنی پیاری لگتی ہوں؟

سوریا: جی! میرا مطلب ٹیکسی لے کر سرمد گھر نہ چلا جائے۔ میرا خیال ہے دوسری سڑک سے چلتے ہیں۔ ادھر سے گھر کو شارٹ کٹ ہے۔

سوریا: پر اس راستے سے تو ہم دیر سے ایئر پورٹ پہنچیں گے۔

عالی: یہی تو چاہتا ہوں۔ میرا مطلب وہ گھر جا رہا ہو تو راستے میں ہم اسے دیکھ لیں، یہی چاہتا ہوں۔

آؤٹ ڈور دن کا وقت

بٹی والا چوک

(ٹیکسی اشارے پر رکی ہے۔ سرمد اس ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہے۔)

سرمد: اور تیز چلاؤ جہاز پکڑنا ہے۔

ڈرائیور: جہاز پکڑنا ہے؟ میرے پاس فلائنگ لائسنس نہیں اور ریڈ لائٹ پر میں گاڑی نہیں چلاتا۔

سرمد: ریڈ لائٹ بھی تب ہونا تھی جب جلدی ہو۔

(یکدم سرمد کی ساتھ والی گاڑی پر نظر پڑتی ہے۔ اس میں عالی اور سوریا ہیں۔ وہ بھی ساتھ رکی ہے۔ سرمد کو نہیں پتا عالی دیکھتا ہے)

عالی: اب مرے! نیچے ہو جاؤ!

سوریا: کسے کہہ رہے ہو؟

عالی: وہ کسی کو نہیں، وہ گاڑی میں کبھی ہے!

(ٹیکسی میں ڈرائیور دیکھتا ہے۔ عالی عجیب حرکتیں کر رہا ہے۔ سوریا بھی گھبراتا ہے)

ڈرائیور: یہ ساتھ والی گاڑی میں کیا ہے۔ بندہ عجیب حرکتیں کر رہا ہے۔ لگتا ہے شہد کی مکھی ہوگی۔

(یکدم سرمد دیکھتا ہے تو عالی کو پا کر فوراً یہ بھی چھپ جاتا ہے)

ڈرائیور: تم بھی لیٹ گئے۔ میری گاڑی میں بھی کبھی ہے کیا؟

سرمد: دل کرتا ہے گھنٹوں تمہیں سامنے بٹھا کر آنکھیں بند کر کے دیکھتا رہوں۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب تمہاری آنکھیں بند کر کے دیکھتا رہوں۔ وہ جان، میں جاؤں۔ ٹیکسی روکی ہے عالی نے، چلی نہ جائے۔

ساجدہ: جائیں، اپنا خیال رکھنا۔ اسلام آباد سے مجھے فون کرنا۔

سرمد: تمہیں فون کرنے اسلام آباد جاؤں..... اچھا ہاں اسلام آباد ہی تو جا رہا ہوں۔

سب سے پہلے وہاں جا کر فون کروں گا۔ اوکے۔ بائے۔

(خوش ہوتی ہے، شرماتی ہے)

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سڑک کا منظر

(وہاں سرمد کھڑا ہے بیک لے کر۔ ادھر ادھر دیکھ رہا ہے)

سرمد: اوہو! آج کوئی ٹیکسی ہی نہیں مل رہی۔ کسی سے لفٹ نہ لے لوں۔ گاڑی آتور ہی ہے۔

(کیمروہ دکھاتا ہے، یہ وہ گاڑی ہے جسے سوریا چلا رہی ہے۔ عالی بھی بیٹھا ہے۔ پاس سے گزرتے ہیں تو سرمد آگے آگے لفٹ کے لئے کہتا ہے۔ سوریا تھوڑا سا آگے جا کر)

سوریا: یہ سڑک پر کوئی سرمد جیسا تھا۔

عالی: وہی تھا!

سوریا: جی!

عالی: وہ میرا مطلب کوئی ویسا ہی ہوگا۔ کل میں نے شیشے میں دیکھا، مجھے اس میں اپنے جیسا بندہ نظر آیا۔ بندے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔

سوریا: لفٹ مانگ رہا ہے، بٹھانہ لیں۔ (روکتی ہے گاڑی)

عالی: بالکل نہیں۔ لفٹ کے بہانے یہ لوگ سوار ہو کر لوٹ لیتے ہیں، جلدی گاڑی چلا لیں۔

سوریا: ہاں! سرمد ایئر پورٹ پر انتظار کر رہا ہوگا۔

عالی: ٹیکسی ملے گی تو پہنچے گا!

(ڈرائیور بھی نیچے ہوتا ہے۔ پیچھے سے ہارن بجنے لگتے ہیں)

آؤٹ ڈور دن کا وقت

ایئرپورٹ کی پارکنگ

(دہاں گاڑی کھڑی کر کے سویرا اور عالی نکلتے ہیں)

عالی: آپ یہاں ٹھہریں، میں سرمد کو لے کر آتا ہوں۔

سویرا: ایئرپورٹ ادھر ہے، آپ کدھر جا رہے ہیں؟

عالی: ٹیکسی تو ادھر آئی ہے.... میرا مطلب پتہ کر کے آتا ہوں۔

(سویرا کی گاڑی کے پاس ٹیکسی آ کے رکتی ہے۔ سویرا نے نہیں دیکھا۔ سرمد

باہر نکلتا ہے)

عالی: (دیکھ کر) مر گئے، اسے بھی یہاں اترا تھا۔

سویرا: سرمد آپ!

سرمد: اونو! اس نے دیکھ لیا.... اب کیا ہوگا؟

عالی: آپ ہمارا انتظار تو کر لیتے، ٹیکسی لینے لگے تھے!

سویرا: یہ تو اتر رہے تھے؟

سرمد: نہیں میں تو بیٹھ رہا تھا۔ آپ نے دیر جو کر دی۔

سویرا: سویری جان مسئلہ ہو گیا تھا! گاڑی خراب ہو گئی تھی۔

سرمد: پتہ ہے مجھے.... وہ میرا مطلب میرا خیال تھا، یہی ہوا ہوگا۔

سویرا: چلیں۔

(عالی ٹیکسی سے سامان نکال لیتا ہے۔ یہ جانے لگتے ہیں)

ڈرائیور: وہ میرا کرایہ تو دے دیں۔

سویرا: کس بات کا کرایہ گئے تو ہیں نہیں، کیوں جان؟

سرمد: ہاں اور کیا! چلو بیگم۔

ڈرائیور: گئے نہیں آئے تو ہیں۔

(سرمد سب سے چھپا کر ہاتھ پیچھے کر کے اسے پانچ سوکانوٹ پکڑا دیتا ہے۔ جا کے

گاڑی میں بیٹھتے ہیں۔ سویرا ڈرائیونگ سیٹ پر ہے۔ ساتھ سرمد بیٹھا ہے۔ پیچھے

عالی ہے)

سرمد: شکر ہے! بچ گیا!

سویرا: کس سے بچ گیا!

عالی: وہ اس کا جہاز ڈوبنے لگا تھا!

سویرا: ڈوبنے لگا تھا.... یہ تو بالی ایئر آئے ہیں۔

(یکدم باہر سے ششے پر کوئی دستک دیتا ہے۔ سویرا شیشہ نیچے کرتی ہے۔ یہ ٹیکسی

ڈرائیور ہے۔)

ڈرائیور: یہ لیس جی چار سو بقایا!

سویرا: کس چیز کا بقایا؟

سرمد: عجیب پاگل ڈرائیور ہے۔ پہلے پیسے مانگ رہا تھا، اب دے رہا ہے۔ چلو سویرا۔

ڈرائیور: جی!

(گاڑی چلتی ہے۔ ڈرائیور حیران کھڑا ہے۔ سرمد اسے آنکھ مار کر اشارہ کرتا ہے۔ بقایا

رکھ لو۔ ڈرائیور بہت خوش ہو جاتا ہے اور ٹیلیف چلتے ہیں)

☆...☆...☆

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ناشتے کی میز پر سرمہ بیٹھا ہے۔ ساجدہ ناشتہ لاتی ہے)

ساجدہ: آج میری پسند کا سچیشل ناشتہ ہے۔

سرمہ: بڑے پائے ہوں گے تاکہ میں بڑے پائے کا ڈائریکٹر بن سکوں۔

ساجدہ: کیا آپ کو نہیں پتہ مجھے یہ پسند نہیں....

سرمہ: (خود کلامی) یاد آیا وہ تو سویرا کو پسند ہیں۔ وہ میرا مطلب مذاق کر رہا تھا۔ تمہیں تو

(ناشتہ دیکھ کر) انڈہ فرائی پسند ہے میری طرح۔ مجھے تو شروع سے انڈہ اتنا پسند ہے

کہ سکول میں بھی مجھے انڈہ ہی ملتا تھا.... امتحانوں میں....

(ناشتہ شروع کرتا ہے)

ساجدہ: (سوچ رہی ہے) یہ تو کچھ کہہ ہی نہیں رہا۔ لگتا ہے اسے میری برتھ ڈے یاد نہیں۔

(سرمہ کو) سرمہ تم کچھ بھول نہیں رہے؟

سرمہ: (چونک کر) وہ میں... ہاں یاد آیا۔ (ساجدہ خوش ہوتی ہے جیسے اس کی برتھ ڈے

یاد آگئی) وہ میں تو نمک کے بغیر ہی فرائی کھا رہا تھا۔

ساجدہ: جی! (کچھ دیر بعد) وہ سرمہ! آج کی ڈیٹ....

سرمہ: آج ڈیٹ۔ نہیں نہیں، کوئی ڈیٹ نہیں۔ شادی کے بعد کبھی ڈیٹ پر نہیں گیا۔

قسم لے لو۔

ساجدہ: جی!... وہ میرا مطلب تھا آج کیا ڈیٹ ہے؟

سرمہ: اچھا! میں سمجھ گیا (سمجھتی ہے اسے پتہ چل گیا، شرماتی ہے) تمہیں ڈیٹ جاننے میں

مشکل ہوتی ہے، آتے ہوئے کیلنڈر لے آؤں گا۔

ساجدہ: جی! میرا مطلب! آج کے دن کیا خاص ہوا تھا؟

سرمہ: آج کے دن.... امریکیوں نے ہیرو شیمپرا ایم۔ بم پھینکا تھا۔

ساجدہ: اور کچھ نہیں ہوا تھا کیا؟

ڈبل ٹریبل 2

ادا کار

جاوید شیخ

ماریہ واسطی

فرح شاہ

اسمعیل تارہ

جاوید رضوی

عصمت صوفی

کردار

سرمہ

ساجدہ

سویرا

عالی

بدر

مسز بدر

(عالی لباس لے کر لہرا کر چلتا ہے) احتیاط سے گرنا نہیں چاہیے!
میرا نام کونسا اخلاق ہے جو مجھ سے گر گیا تو لوگ کہیں گے، اخلاق سے گرا ہوا ہے۔
عالی: (سرمد گھور کر دیکھتا ہے۔ عالی لباس اسی طرح لٹکائے لے جاتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں ساجدہ اور اس کی امی مسز بدر اور والد بدر موجود ہیں۔ ان کے
خفے ساجدہ دیکھ رہی ہے)
ساجدہ: تھینک یو امی!
مسز بدر: سرمد نے برتھ ڈے پر کیا گفٹ دیا؟
ساجدہ: گفٹ! اسے تو یہ بھی یاد نہیں، میری کوئی برتھ ڈے ہے؟
بدر: اچھا خاوند وہی ہوتا ہے جیسے صرف برتھ ڈے کا دن یاد رہے۔ یہ بھول جائے کوئی
برتھ ڈے ہے۔
مسز بدر: سرمد بھی تمہارے باپ پر گیا ہے۔ انہیں تو شادی کی سالگرہ بھی بھول جاتی تھی۔
بدر: بھول کو بھول جانا چاہیے۔
مسز بدر: کیا مطلب، مجھ سے شادی کر کے تم نے بھول کی؟
بدر: پہلے سوچتا تھا لیکن اب سوچتا ہوں، اچھا کیا۔ شادی کا بڑا فائدہ ہوتا ہے، بندے کو
لڑنے کے لئے گھر سے باہر نہیں جانا پڑتا.... ویسے ساجدہ تمہاری امی کی ہر برتھ
ڈے پر میں اسے کار کی چابی دیتا تھا۔
مسز بدر: ہاں کار کی کئی چابیاں بنوائی ہوئی تھیں۔ ایک چابی ہر بار دے دیتے، گاڑی آج تک
نہیں لے کر دی۔
بدر: محبت کی وجہ سے لے کر نہیں دی۔ مجھے پتہ تھا، گاڑی بھی یوں چلاؤ گی جیسے گھر
چلاتی ہو، حادثہ ہو گا اور یہ زخمی ہو جائے گی تو مجھ سے دیکھانہ جائے گا۔
(تیل ہوتی ہے۔ ساجدہ کھولتی ہے، عالی اندر آتا ہے۔ سوٹ دیتا ہے)

سرمد: اور بھی کئی حادثے ہوئے ہوں گے۔ بری باتیں میں ویسے بھی یاد نہیں رکھتا۔
اوکے، مجھے جلدی ہے۔
(جانے لگتا ہے، سوچتی ہے)
ساجدہ: (سوچ کر) ابھی جاتا ہوا مڑ کر دیکھے گا اور پپی برتھ ڈے کہے گا.... مڑ کر دیکھ نہیں رہا۔
(سرمد دروازے سے باہر چلا جاتا ہے۔ پھر دروازہ کھول کر اندر سر کرتا ہے۔
ساجدہ خوش ہو جاتی ہے)
وہ مجھے کہنا تھا....
ساجدہ: (پیارے) کہو ناں.....
سرمد: میں آج گھر دیر سے آؤں گا۔
ساجدہ: کیا؟

دن کا وقت

ان ڈور

دفتر کا منظر

(وہاں سرمد داخل ہوتا ہے۔ کیمرا حسین لباس دکھاتا ہے۔ لگتا ہے کوئی حینہ ہے
لیکن جب کیمرا چہرے پر آتا ہے تو یہ عالی پوز بنائے ہے۔ ایسے پیچھے کھڑا ہے جیسے
اسی نے لباس پہنا ہوا ہے۔ حالانکہ سامنے لٹکایا ہوا ہے، پیچھے وہ کھڑا ہے)
سرمد: اچھا سوٹ آگیا! کیا کر رہے ہو؟ پتہ ہے یہ پچاس ہزار کا ہے؟
عالی: اچھا، اس کی جیب کہاں ہے؟
سرمد: کیا مطلب؟
عالی: یہ اسی صورت میں پچاس ہزار کا ہو سکتا ہے۔ اگر اس کی جیب میں 49 ہزار ہوں۔
سرمد: ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر نے بنایا ہے یہ.... تم نے یہاں کیوں لٹکایا ہے؟
عالی: یہاں اسے بنانے والی کو لٹکانا ہے۔ ویسے جہاں تک مجھے علم ہے، اشتہار تو بکٹ کا ہے۔
سرمد: یہ پہن کر سپر سٹار چمکیلی بکٹ کھائے گی تو دیکھنے والے سمجھیں گے۔ یہ بکٹ
کھانے سے وہ بھی حسین لگیں گے۔ اسے گھر دے آؤ، کہنا احتیاط سے رکھیں۔

سرمدا: اوہو، یہ تو دوسری کی ہے۔ وہ میرا مطلب مذاق کر رہا تھا....
ساجدہ: امی! باگفت لے کر آئے ہیں۔

سرمدا: (خود کلامی) او یاد آگیا۔ اس کی تو آج برتھ ڈے ہے۔ وہ پپی برتھ ڈے ٹویو....
ساجدہ: گفت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے فون کیا تھا۔

سرمدا: اچھی طنز ہے۔ وہ گفت بھی دوں گا، ضرور دوں گا.... میں آج جلدی آجاؤں گا۔
(فون بند کرتا ہے)

سرمدا: عالی بال بال بچ گئے۔

عالی: اس عمر میں اور کچھ بچے نہ بچے، بال ضرور بچنے چاہئیں۔

سرمدا: مجھے یاد ہی نہیں تھا آج ساجدہ کی سالگرہ ہے۔ عجیب حافظہ ہے، سالگرہ یاد رہے تو
یہ بھول جاتا ہے کس کی ہے۔ بتاؤ تحفہ کیا لے جاؤں؟

عالی: تحفہ تو عمر کے حساب سے دینا چاہیے!

سرمدا: بیوی کی عمر کے حساب سے یا اپنی عمر کے حساب سے۔ پچھلی دو سالگروں پر تو
ہیرے کی انگوٹھیاں دیتا رہا ہوں۔

عالی: تو اس پر کاروے دو۔

سرمدا: کاریں نقلی ملتی ہوتی تو وہ بھی لے دیتا....

عالی: سونے کی کوئی چیز لے دو۔

سرمدا: ابھی پچھلے ہفتے سونے کی گولیاں لے کر دی تھیں اے۔

عالی: تو ویننگ مشین لے دو۔

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ڈرائنگ روم میں سرمدا گفت پیک رکھ کر سراس کی طرف آتا ہے)

سرمدا: ابھی تمہاری تعریف ہو رہی تھی!

سرمدا: (خود کلامی) تعریف! میری!

عالی: یہ سوٹ سرمدا نے دیا ہے۔ ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر کا بنا ہوا ہے۔
دروازہ بند کر لیں، بہت قیمتی ہے۔

ساجدہ: کیا!

(عالی جاتا ہے۔ سوٹ پکڑے ساجدہ کو ماں باپ دیکھتے ہیں)

ساجدہ: امی سرمدا نے بھیجا ہے۔ میں ایسے ہی سوچ رہی تھی۔ (شرما کر) وہ تو مجھے سر پر انز
دینا چاہتے تھے۔

بدر: میری طرح، میں بھی تمہاری ماں کو سر پر انز گفت دیا کرتا تھا۔

مسز بدر: میں گفت پیک کھولتی تو اندر سے سر پر انز ہی نکلتا اور کچھ نہ نکلتا۔ (سوٹ دیکھ کر)
بڑا قیمتی ہو گا۔

ساجدہ: میں سرمدا کو تھینک یو تو کہہ دوں۔

دن کا وقت

ان ڈور

سرمدا کا دفتر

(وہاں عالی موجود ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمدا اٹھا کر بڑے سائل سے بولتا
ہے۔ یکدم بیگم کی آواز سن کر برا سامنہ بناتا ہے)

ساجدہ: (شرما کر) بڑی محبت سے بول رہے ہیں!

سرمدا: وہ میں سمجھا کوئی اور ہے.... وہ میرا مطلب مجھے پتہ تھا، کوئی اور نہیں تم ہو
اس لئے....

ساجدہ: سرمدا میں سمجھتی تھی تمہیں میری برتھ ڈے بھول گئی....

سرمدا: کیسے بھول سکتی ہے۔ ویسے کب ہے تمہاری برتھ ڈے؟

ساجدہ: مذاق نہ کرو۔

سرمدا: (فون پر ہاتھ رکھ کر) مجھے پتہ ہے کب ہے تمہاری برتھ ڈے۔ (ڈائری ڈھونڈ کر)

کھولتا جاتا ہے) کب ہے! کب ہے! ہاں یکم اپریل کو ہے۔

ساجدہ: (غصے سے) کیا!

مسز بدر: تم جیسا داماد قسمت والوں کو ملتا ہے!
 سرمد: (خود کلامی) لگتا ہے مجھ سے کچھ گڑبڑ ہو گئی۔ زیادہ ہی تعریفیں نہیں ہو رہی ہیں۔
 بدر: تمہاری چوائس بہت اچھی ہے۔
 سرمد: آپ نے کہاں دیکھ لی میری چوائس....
 مسز بدر: تمہارے گفت سے پتہ چلتا ہے۔
 سرمد: جی! آپ نے میرا گفت دیکھ بھی لیا!
 مسز بدر: تم میری بیٹی کا بہت خیال رکھتے ہو۔
 سرمد: مجھے سویرا بہت عزیز ہے۔ مطلب عزیز بہت ساجدہ ہے۔ وہ ساجدہ بہت عزیز ہے۔
 مسز بدر: کتنا قیمتی ہے تمہارا تحفہ!
 سرمد: جی! (خود کلامی) انہیں پتہ تو نہیں چل گیا۔ چھ سو کی ویٹنگ مشین لایا ہوں۔
 مسز بدر: ساجدہ بھی آجاؤ، سرمد آگیا ہے۔ وہ تیار ہو رہی ہے۔
 (کیرہ دکھاتا ہے۔ سیڑھیوں سے ساجدہ اترتی ہے۔ اتنی دیر میں باہر سے دو تین اس کی سہیلیاں آ جاتی ہیں۔ ساجدہ اترتی ہے تو اس نے وہی سوٹ پہن رکھا ہے جو سرمد نے گھر بھجوا یا تھا۔ ساجدہ شاکل سے اتر رہی ہے)
 سرمد: وہ تم نے یہ سوٹ پہن لیا!
 ساجدہ: اچھی لگ رہی ہوں ناں۔
 سرمد: پر یہ سوٹ تو....
 (دو تین خواتین آتی ہیں)
 سلمیٰ: جیلو ساجدہ! بہت پیاری لگ رہی ہو۔
 ساجدہ: سرمد نے یہ سوٹ مجھے برتھ ڈے پر گفت دیا ہے۔
 سرمد: جی! وہ.... یہ تو....
 مسز بدر: سرمد ہمیشہ قیمتی قیمتی گفت دیتا ہے، کیوں سرمد؟
 سرمد: ہاں وہ تو ہے.... پر یہ سوٹ تو....
 ساجدہ: میں بتاتی ہوں۔ یہ ملک کی سب سے بڑی ڈریس ڈیزائنر کا تیار کیا ہوا ہے۔
 مسز بدر: بہت فخر رہا ہے تم پر۔ اتارنا نہیں۔

ساجدہ: سرمد میرا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ سوٹ میرے لئے لائے ہیں۔
 سرمد: نہیں!
 مسز بدر: کیا مطلب؟ خیال نہیں رکھتے!
 سرمد: رکھتا ہوں۔ آف کورس رکھتا ہوں۔ میں تو کہہ رہا ہوں۔ میں کچھ اور لادوں۔
 ساجدہ: ہاں کیک تو لادو۔ کیک تو ابھی آیا نہیں، سرمد جلدی جائیں۔ مہمان تو آ بھی گئے ہیں، بڑا سا کیک لانا۔
 سلمیٰ: ہاں، کیک کا سائز عمر کے حساب سے ہونا چاہیے۔
 ساجدہ: وہ سرمد چھوٹا سالے آنا۔ جلدی جاؤ۔
 (سرمد جاتا ہے۔ پھر کچھ کہنے کے لئے مڑتا ہے۔ کوئی متوجہ نہیں ہوتا تو چلا جاتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(بہت سی مہمان خواتین، بچے اور مرد موجود ہیں۔ کیک کاٹا جا رہا ہے۔ سرمد کو ساجدہ کے کپڑوں کی فکر پڑی ہے۔ وہ انہیں داغ لگنے سے بچانے میں لگا ہوتا ہے)
 سرمد: وہ ساجدہ احتیاط سے، سوٹ خراب نہ ہو جائے۔
 سلمیٰ: (طنزاً) بڑا خیال ہے بیوی کا۔
 سرمد: نہیں، وہ سوٹ کا....
 جی: ساجدہ!
 سرمد: میرا مطلب میں اس کا خیال نہیں رکھوں گا تو کون رکھے گا!
 (سلمیٰ اور ساجدہ کی سہیلیاں مل کر اس پر ”او“ کہتی ہیں۔ سرمد شرمندہ سا ہوتا ہے)
 (ایک بچہ جس کے ہاتھ کیک سے بھرے ہیں، وہ آ کے ساجدہ کے کپڑوں کو ہاتھ لگانے لگتا ہے، ساتھ اس کی ماں ہے۔ سرمد یہ دیکھتا ہے تو دور سے بچے کو ڈانٹنے کے انداز میں منع کر رہا ہے۔ بچے کو ڈرا رہا ہے۔ بچے کی ماں دیکھ لیتی ہے تو سرمد شرمندہ سا ہوتا ہے)

ساجدہ: امی (رونے کے انداز میں) دیکھیں یہ کیا کہہ رہے ہیں؟
 بدر: اوہ مذاق کر رہا ہے۔ کہو مذاق ہے!
 سرجدہ: ہاں، مذاق ہی تو ہو رہا ہے۔
 ساجدہ: (یکدم خوش ہو کر) مجھے پتہ تھا۔
 سرجدہ: وہ یہ سوٹ.... وہ ساجدہ تم کو ذرا کھلا ہے۔ تمہیں اور لادوں گا۔
 ساجدہ: تم اتنے پیار سے لائے ہو۔ اسے کبھی بھی خود سے جدا نہیں کروں گی۔ آخر تمہاری پسند ہے۔
 سرجدہ: جی! وہ مجھے یہ پسند نہیں۔
 ساجدہ: کوئی بات نہیں، مجھے تو پسند ہے۔
 سرجدہ: جی!

دن کا وقت

ان ڈور

گھر کا لان

سرجدہ: (وہاں سرجدہ نے عالی کو بلایا ہوا ہے۔ دونوں پریشان ہیں)
 عالی: مجھے تو کوئی صورت نظر نہیں آرہی۔
 سرجدہ: اچھا نظر کی عینک لگوانی ہے، میں سمجھا کوئی اور مسئلہ ہے۔
 سرجدہ: وہ کسی طرح سوٹ دینے کو تیار نہیں۔ کل ایڈ شوٹ کرنا ہے۔ بڑی مشکل سے ایڈ ملا ہے۔ طریقہ سوچو بیگم سے کیسے وہ سوٹ لوں؟
 عالی: اسی لئے میں نے شادی نہیں کی۔ حالانکہ کئی لڑکیاں میرے پیچھے ہیں۔
 سرجدہ: لڑکیاں تمہارے پیچھے ہیں؟
 عالی: ابھی کل لبرٹی میں پھر رہا تھا۔ تقریباً 15 لڑکیاں میرے پیچھے پیچھے تھیں۔
 سرجدہ: (ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے)
 سرجدہ: لگتا ہے کچھ اور کرنا پڑے گا۔
 عالی: کچھ اور کا جب بھی ذکر ہوتا ہے، میری ہی شامت آتی ہے۔ آپ کچھ بھی کر لیں،

سرجدہ: وہ میں تو مذاق کر رہا تھا اس سے۔
 (سرجدہ دیکھتا ہے ساجدہ چاٹ مہمانوں میں تقسیم کر رہی ہے۔ دیکھتا ہے چاٹ بہت سی اس کے کپڑوں پر گر پڑی ہے۔)
 سرجدہ: (یکدم بہت اونچا) اونو!
 (سارے مہمان اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ یہ دیکھتا ہے چاٹ نہیں گری۔ یہ اس کا خیال تھا، اسی طرح ساجدہ نے چاٹ والا برتن پکڑ رکھا ہے)
 سرجدہ: (یکدم ساجدہ سے برتن لے کر) وہ تم کیوں کر رہی ہو یہ، میں ہوں ناں۔ یہ لیں جی۔
 رونی: کیا ہے؟ (وہ کھانے والی چیز کا پوچھتی ہے)
 سلنی: (سرگوشی) زن مرید ہے۔ (سرجدہ کو دیکھ کر) میرا مطلب چارٹ ہے۔
 (سرجدہ شرمندہ سا ہوتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

ساجدہ: (ساجدہ، بدر، سرجدہ اور مسز بدر موجود ہیں۔ مسز بدر تجھے کھول کر دیکھ رہی ہے)
 سرجدہ: مسز بدر اتنا زیادہ نہ کیا کرو، پارٹی میں تم میرے پیچھے پیچھے ہی پھر رہے تھے۔
 مسز بدر: اچھی بات ہے۔ کسی اور کے پیچھے نہیں پھر رہا تھا.... ساجدہ یہ ویننگ مشین کا گفٹ کس بد ذوق نے دیا؟
 ساجدہ: اس پر لکھا ہوگا!
 مسز بدر: ضرور کسی مخالف نے دیا ہوگا کہ موٹی ہو گئی ہو، وزن کیا کرو۔
 سرجدہ: نہیں، وہ یہ گفٹ تو.... میرا مطلب کوئی محبت سے لایا ہوگا۔
 ساجدہ: ایسا فضول گفٹ کوئی فضول ہی لا سکتا ہے۔ سب سے اچھا گفٹ تو سرجدہ کا تھا۔
 سرجدہ: جی! وہ ہاں... پر ساجدہ اگر یہ سوٹ میں کسی اور کے لئے لایا ہوں... فرض کرو...
 ساجدہ: میں کیوں ایسا فرض کروں، یہ ہو ہی نہیں سکتا۔
 سرجدہ: وہ یہ سوٹ میں تمہارے لئے نہیں لایا۔

کچھ اور کے علاوہ.....

سرمد: سنو! ایسے کرتے ہیں۔

(خاموش سین ہے۔ سرمد عالی کو بتاتا ہے۔ وہ راضی نہیں ہو رہا۔ سرمد غصے سے دیکھتا ہے۔ عالی بادل خواستہ راضی ہوتا ہے۔)

رات کا وقت

ان ڈور

بیڈ روم

(سرمد اور ساجدہ موجود ہیں۔ ساجدہ سونے کی تیاری میں ہے۔ سرمد اسے دیکھ رہا ہے)

ساجدہ: آج آپ یہیں رہیں گے؟

سرمد: سوٹ جو لینا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: میرا مطلب آج شوٹنگ کینسل کرادی۔ تمہاری برتھ ڈے پر تمہیں چھوڑ کر کیسے

چلا جاؤں؟

ساجدہ: آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔

سرمد: ہاں.... وہ سوٹ کہاں رکھا تم نے...

ساجدہ: اس الماری میں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

سرمد: وہ بہت قیمتی ہے ناں! کوئی چور، ڈاکو نہ لے جائے۔ (اٹھ کر دیکھتا ہے۔ سوٹ وہاں

موجود ہے)

ساجدہ: آپ کو یہ بہت اچھا لگتا ہے؟

سرمد: ہاں.... وہ تو ہے۔

ساجدہ: تو میں پہن کر سو جاتی ہوں۔

سرمد: کیا! نہیں.... وہ اتنا بھی پسند نہیں۔ آؤ سوتے ہیں۔ چور کے آنے کا وقت ہو رہا

ہے۔ میرا مطلب نیند آنے کا وقت ہو گیا ہے۔

[Dissolv]

(سرمد اٹھ کر دیکھتا ہے، ساجدہ سوئی ہے۔ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے)

سرمد: عالی آنے والا ہوگا، کھڑکی تو کھول دوں۔

(سرمد کھڑکی کھولتا ہے)

ساجدہ: تم سوئے نہیں؟

سرمد: وہ میں کھڑکی کھول تو نہیں رہا تھا۔

ساجدہ: کھولنا بھی نہیں چاہیے۔ ٹھنڈی ہوا آرہی ہے، کر دیں بند۔

سرمد: بند کر دی تو عالی کیسے آئے گا؟

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب ہوا کیسے آئے گی، تھوڑی سی کھول نہ لوں، وہ آتو سکے... مطلب ہوا آ سکے۔

(غصے سے دیکھتی ہے۔ سرمد بند کر دیتا ہے۔ پھر مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ سو گئی ہے،

وہ پھر دبے پاؤں جا کے کھڑکی کھول کے آرام سے واپس مڑنے لگتا ہے تو دیکھتا

ہے ساجدہ اسے دیکھ رہی ہے)

سرمد: وہ بند کر کے آیا تھا، خود کھل گئی۔

(سرمد پھر بند کر تا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ساجدہ سوئی ہے تو اٹھ کر جا کے کھڑکی

کھول کر باہر جھانکتا ہے تاکہ عالی اندر آ سکے۔ مڑتا ہے تو دوسرے دروازے سے

نقاب پوش چور اندر آتا ہے۔ سرمد کی نظر اس پر پڑتی ہے۔ یہ عالی بے وقوف اس

طرف سے آگیا۔)

سرمد: (چور کو) تمہیں تو ادھر سے آنا تھا۔

چور: کیا! خبردار کوئی حرکت کی تو (پستول نکال لیتا ہے)

سرمد: پستول! اچھا پر فارمنس کے مارجن کے لئے لائے ہو۔ اصلی چور لگ رہے ہو۔ بیگم

اٹھ جاؤ، بھئی چور آیا ہے گھر میں۔

(ساجدہ یکدم اٹھتی ہے)

ساجدہ: چور.... چور....

سرمد: زیادہ شور نہ مچاؤ، محلے والوں کو پتہ چل جائے گا۔

ساجدہ: جی!

ساجدہ: (کھینچ کر سرمد کو دوسرے کمرے میں لے جاتے ہوئے) جلدی کرو، پولیس کو فون کرو۔
سرمد: وہ دیکھو ساجدہ، وہ.....

ان ڈور رات کا وقت

ڈرائنگ روم

(اس میں ساجدہ اور سرمد موجود ہیں۔ ساجدہ نے فون پکڑ رکھا ہے۔ ساجدہ نمبر ملا رہی ہے۔)
سرمد: ساجدہ تم تو پولیس کو فون کر رہی ہو!
ساجدہ: تو اور کسے کروں؟
سرمد: میرا مطلب رات کے دو بجے ہیں، وہ سو رہے ہونگے، ان کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔
ساجدہ: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ چور کے پاس پستول ہے، وہ گولی مار سکتا ہے۔
سرمد: نقلی پستول ہے۔
ساجدہ: نقلی پستول؟ تمہیں کیسے پتہ؟
سرمد: وہ ویسے میرا خیال ہے۔ مجھے وہ کوئی بھلا آدمی لگتا ہے۔ دیکھو ممکن ہے کسی کی مدد کے لئے چوری کر رہا ہو۔ ہمیں اسے پولیس کے حوالے نہیں کرنا چاہیے۔
ساجدہ: ہماری جان پر بنی ہے۔ آپ چور کی حمایت کر رہے ہیں۔
سرمد: یہ کوئی انکیشن ہیں جو میں چور کی حمایت کروں گا۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔ اس سے نیکی کریں، شاید وہ سدھر جائے۔
ساجدہ: جلدی پولیس کو بلاؤ، وہ دروازہ توڑ رہا ہے۔
سرمد: میں اسے منع کر کے آتا ہوں۔
ساجدہ: تم بالکل چور سے نہیں ڈر رہے؟
سرمد: ہماری طرح کا انسان ہی ہے، اس سے کیا ڈرنا۔ تم رکو، میں اسے چھوڑ آؤں۔
ساجدہ: جی!
سرمد: مطلب اسے چھوڑ کہ ادھر نہیں آنا چاہیے۔ وہ بھاگ ہی نہ جائے۔ تم فون کرو۔

چور: بولنا نہیں، گولی مار دوں گا....
سرمد: ٹون بھی اچھی بنائی ہے تم نے....
چور: پرے ہٹ جاؤ، پاس نہیں آنا.... کہاں ہے مال؟
سرمد: اچھا وہ (سرگوشی) ادھر ہے الماری میں سوٹ....
چور: جی!
سرمد: (چور کو) جلدی کرو.... منہ کیا دیکھ رہے ہو؟
چور: چپ کرو تم، اگر بولے تو گولی مار دوں گا۔
سرمد: پر فارمنس تو ٹھیک ہے، کام بھی دکھاؤ۔ (سوٹ والی الماری کی طرف اشارہ کرتا ہے) ادھر ہے مال، اس میں۔
چور: میں کن لوگوں کے ہاں آگیا ہوں۔ (سوٹ والا باکس کھول کر دیکھتا ہے) یہ تو سوٹ ہے۔ (اٹھا کر پھینکتا ہے)
سرمد: بے وقوف، یہ کیا کر رہے ہو۔ یہی تو لے جانا ہے۔
ساجدہ: کیا کہہ رہے ہو چور کو؟
(سرمد سوٹ اٹھا کر ٹھیک کرتا ہے)
سرمد: اس کو گائیڈ کر رہا ہوں، میرا مطلب مس گائیڈ۔
چور: اب کوئی نہ بولے۔ (ساجدہ کے سر پر پستول رکھ کر) کہاں ہے زیور؟
سرمد: جو کام کرنا ہے، وہ کرو۔
چور: چپ تم (ساجدہ کو) زیور بتاؤ۔
(ساجدہ اشارہ کرتی ہے۔ چور اس طرف جاتا ہے۔ یہ سنو رہے۔ اس میں داخل ہوتے ہی ساجدہ فوراً دروازہ باہر سے بند کر دیتی ہے)
ساجدہ: سرمد جلدی پولیس کو بلاؤ۔
سرمد: وہ ساجدہ یہ تم نے کیا کیا! وہ اس کا اندر دم نہ گھٹ جائے۔
چور: دروازہ کھولیں ورنہ گولی مار دوں گا۔
سرمد: کھولتے ہیں، چپ تو کرو۔ محلے والے سن لیں گے.... ساجدہ ہمیں چوروں کے منہ نہیں لگنا چاہیے۔

(خود کلامی) عالی بھی اور ایکٹنگ سے باز نہیں آتا۔

ان ڈور

رات کا وقت

ساجدہ کا بیڈ روم

(کھڑکی سے نقاب پہنے عالی اندر کو درہا ہے۔ کمرے میں آکر ادھر ادھر دیکھتا ہے)

عالی: یہ سرمہ کہاں گیا!

(سرمہ کمرے میں آتا ہے۔ دونوں ٹکراتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ٹکرانے کے

بعد چیخنے لگتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں)

سرمہ: تم باہر کیسے آگئے؟

عالی: پوچھنا یہ چاہیے تھا، میں اندر کیسے آگیا؟

سرمہ: تم نے سوٹ کیوں پھینکا تھا؟

عالی: ابھی تو آیا ہوں۔ آنے سے پہلے کیسے پھینک سکتا ہوں۔

چور: (اندر سے) دروازہ کھولو ورنہ گولی مار دوں گا۔

سرمہ: اس کا مطلب، اندر تم نہیں ہو!

عالی: جب میں باہر ہوں تو اندر کیسے ہو سکتا ہوں۔

سرمہ: یہ سوٹ لے کر تم تو بھاگو.....

ان ڈور

رات کا وقت

ڈرائنگ روم

(ساجدہ فون کر رہی ہے۔ سخت ڈرا ہوا سرمہ آتا ہے)

سرمہ: ساجدہ جلدی پولیس کو بلاؤ، وہ گولی نہ مار دے۔

ساجدہ: آپ تو کہہ رہے تھے، نقلی پستول ہے۔

سرمہ: تب کی بات اور تھی، اب میں ڈر رہا ہوں۔ (فون ملا کر) ہیلو! پولیس، وہ ہم چور کے

گھر آگئے ہیں۔ وہ میرا مطلب چور ہمارے گھر آگیا ہے۔ میں کون بول رہا ہوں۔
میں..... ساجدہ میں کون ہوں۔

ساجدہ: آپ میرے خاوند ہیں۔

سرمہ: میں اپنی بیوی کا خاوند بول رہا ہوں۔ جلدی پہنچیں۔

(ساجدہ حیرانی سے دیکھ رہی ہے۔ سرمہ ڈرا ہوا ہے)

ان ڈور

صبح کا وقت

سرمہ کا بیڈ روم

(سرمہ اور ساجدہ کی حالت سے لگتا ہے دونوں ساری رات نہیں سوئے)

سرمہ: شکر ہے چور پکڑا گیا۔

ساجدہ: خوشی کی بات ہے، کچھ نقصان بھی نہیں ہوا۔ وہ کچھ لے کر نہیں گیا!

سرمہ: وہ تمہارا قیمتی سوٹ تو لے گیا!

ساجدہ: کب؟ وہ تو خالی ہاتھ تھا!

سرمہ: میں نے خود اسے دیا تھا!

ساجدہ: جی!

سرمہ: مطلب دیکھا تھا۔ دیکھ لو، بے شک وہ لے گیا ہے۔ وہ.....

(ساجدہ دیکھتی ہے)

ساجدہ: پر چور تو کہہ رہا تھا، اس نے کچھ نہیں چرایا۔

سرمہ: تمہیں چور پر اعتبار ہے، مجھ پر نہیں۔ شکر ہے سوٹ چوری ہوا۔ مطلب شکر ہے

اور کچھ چوری نہیں ہوا۔

ساجدہ: میرا اتنا قیمتی سوٹ چوری ہو گیا۔ تم نے کتنی محبت سے دیا تھا۔

سرمہ: اچھا چلوں، مجھے دوسری طرف بھی جانا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمہ: مطلب وہ لوکیشن دیکھنے جانا ہے۔ بڑا کام ہے، چلتا ہوں۔

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(سرمد سوٹ والا باکس لئے بری حالت میں تھکا اندر آتا ہے۔)

سویرا: سرمد آپ نے کیا حال بنایا ہے۔ لگتا ہے ساری رات نہیں سوئے۔
سرمد: چور کی وجہ سے۔

سویرا: جی!

سرمد: وہ چور کا سین تھا۔ وہ بڑی دیر سے آیا۔ آج دو بجے دن کو پھر ایڈ شوٹ کرنا ہے۔

سویرا: آپ ریست کر لیں، دو بجے کا الارم لگا دیتی ہوں۔
(سرمد پاس ہی ٹیبل پر وہ سوٹ رکھ دیتا ہے۔ خود سوتا ہے۔ گھڑی کی سوئیاں گھومتی ہیں۔ دو بجے کا الارم بجتا ہے۔ سرمد اٹھتا ہے)

سرمد: او ہوا! دو بجے گئے۔ چمکیلی پہنچ چکی ہوگی۔ (دیکھتا ہے سوٹ کا پیکٹ کھلا ہوا ہے)

سرمد: ہیں یہ سوٹ کہاں گیا.... سویرا!.... سویرا۔
(کیمرہ دکھاتا ہے۔ یکدم کچھ دیکھ کر سرمد چونک جاتا ہے۔ سامنے سویرا ہے اور اس نے وہی سوٹ پہن رکھا ہے)

سویرا: جی جان! تھینک یو، آپ میرے لئے اتنا اچھا سوٹ لائے۔

سرمد: اونو!

(فریم شل ہوتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں)

ڈبل ٹریبل 3

اداکار

جاوید شیخ
ماریہ واسطی
فرح شاہ
اسمعیل تارہ
جاوید رضوی
عصمت صوفی

کردار

سرمد
ساجدہ
سویرا
عالی
بدر
مسز بدر

ان ڈور دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(وہاں کرسی پر سرمہ بیٹھا ہے۔ عالی کھڑا ہے۔ مڑاٹرا سکرپٹ اٹھاتا ہے)

عالی: ڈائریکٹر صاحب! آپ سکرپٹ پر بیٹھے تھے؟

سرمہ: کیوں؟

عالی: (سکرپٹ کرسی سے اٹھا کر جو مڑاٹرا ہے) وہ سکرپٹ کافی مڑاٹرا ہے اس لئے۔

سرمہ: ہیروئن تو امریکہ چلی گئی۔ ایک ہفتے بعد آئے گی۔

عالی: جب سے اخبار میں آیا ہے، وہاں ہیروئن فی گرام ہزار ڈالر کی ملتی ہے، ہماری

ہیروئنیں (سرمہ گھورتا ہے۔ عالی چپ ہو جاتا ہے) اچھا ہی ہے، فلم مکمل نہیں ہو

رہی۔ مکمل ہو گئی تو لگ جائے گی۔ سرمہ آپ کو پتہ ہے ہماری پہلے جو فلمیں فلاپ

ہوئیں، کیوں ہوئیں؟

سرمہ: کیوں ہوئیں؟

عالی: ریلیز ہونے کی وجہ سے۔

سرمہ: چپ کر کے یہ سوچو، ہفتہ بے کار یہاں کیا کریں گے؟

عالی: ہیں، ہم بے کار ہیں۔ پروڈیوسر کار ساتھ لے گیا! ویسے میری دو خواہشیں ہیں۔ بڑا

ساگر اور چھوٹی سی بیوی ہو۔ الٹ بھی ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسری

خواہش وہی جو ہر شوہر کی ہوتی ہے، اس کے پاس گاڑی ہو جس پر بیٹھ کر وہ اپنی

بیوی سے زیادہ سے زیادہ دور جاسکے۔

سرمہ: عالی!

عالی: جناب عالی۔

سرمہ: آئیڈیا۔ کیوں نہ ایک ہفتے کے لئے ساجدہ کو بلا لوں لاہور سے۔

عالی: صرف ایک ہفتے کے لئے۔ میرا خیال ہے سات دن کے لئے بلا سکتے ہو!

(سرمہ سکرپٹ اس کے سر پر مارتا ہے)

عالی: واہ واہ..... بڑا اچھا سکرپٹ ہے۔ طبیعت بحال ہو گئی۔ آگاہ ہے رائٹر نے بڑا
سرمہ: سراجا ہے۔

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ تیار ہو رہی ہے۔ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ فوراً اٹھاتی ہے)

ساجدہ: (فوراً) جی اباجی؟

سرمہ: (منہ بنا کر React کرتا ہے) ساجدہ میں بول رہا ہوں.... میرا تمہارے بغیر کہیں

دل ہی نہیں لگتا....

عالی: کئی بار لگانے کی کوشش کی۔

سرمہ: (روانی میں) کئی بار لگانے کی کوشش کی.... وہ نہیں میرا مطلب (فون پر ہاتھ رکھ

کر عالی کو) چلو تم ادھر۔

(عالی جاتا ہے تو سرمہ ساجدہ کو بے وقوف بنانے کے لئے موڈ بنا کر)

سرمہ: میری جان پوری دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جسے میں ہر وقت یاد کرتا ہوں۔ تمہارے

بغیر آج کل تو مجھے کچھ نظر ہی نہیں آتا!

ساجدہ: اباجی کی آنکھوں میں بھی انفیکشن ہوئی ہے۔ آج کل وہاں ہے اس کی۔

سرمہ: میری آنکھیں ٹھیک ہیں (بیزاری سے) دماغ خراب ہے۔

ساجدہ: (تابع داری سے) اچھا جی!

سرمہ: کیا! میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ فوراً ٹکٹ لے کر یہاں آ جاؤ!

ساجدہ: پر میری کزن کی تو شادی ہے!

سرمہ: کونسی؟

ساجدہ: پہلی!

سرمہ: شادی نہیں، کزن کونسی ہے.... اچھا.... اچھا.... (سنتا ہے، پھر فون رکھتا

ہے۔ عالی پاس آتا ہے) وہ نہیں آ سکتی ہے۔ اسے عزیز کی شادی پر جانا ہے۔

عالی: عزیز صاحب پھر شادی کر رہے ہیں (سرمد غصے سے دیکھتا ہے) دو شادیاں تو وہ پہلے کر چکے ہیں۔

سرمد: سویرا کو بلاتا ہوں۔ دوسری شادی کا یہ فائدہ تو ہے۔

عالی: اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے، دوسری شادی پہلے کروں گا۔

(سرمد فون کرتا ہے، سویرا کے گھر گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: (رومیٹک ہو کر) ہیلو جان! میں بول رہا ہوں۔

سویرا: (رعب سے) کون؟

سرمد: (گھبرا کر React کرتا ہے) وہ میں..... سرمد!

سویرا: بڑی عمر ہے آپ کی۔

سرمد: (خود کلامی) ہیں سوچ کر اسے کیسے پتہ چلا میری بڑی عمر ہے۔ وہ سویرا میری اتنی بڑی عمر بھی نہیں۔

سویرا: آپ کو ہی یاد کر رہی تھی۔

سرمد: میری جان پوری دنیا میں ایک تم ہی تو ہو جسے میں ہر وقت یاد کرتا ہوں۔ تمہارے بغیر آج کل مجھے (خود کلامی) نظر کا کہا تو یہ بھی آنکھوں کی انفیکشن کا نہ سنا دے۔

(سوچ کر) وہ تمہارے بغیر مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی۔

سویرا: ہاں نیند کی گولیاں آپ لے جانا بھول گئے تھے!

سرمد: جی! نہیں سویرا! میری جان سنو!

(سویرا سنتی ہے۔ سرمد اسے خاموشی میں وہاں آنے کے لئے راضی کرتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں اس کے والد اور والدہ آئے ہوئے ہیں۔ سب تیار ہیں۔ والد کی آنکھیں

خراب ہیں)

مسز بدر: سرمد نے بلوایا ہے تو تم وہیں جاؤ (بدر کو) دیکھا میرا داماد کتنا اچھا ہے۔ آپ توجہ

بھی Out Station گئے، ایک دفعہ فون نہیں کیا۔

بدر: شکر ہے تمہاری، ایک دفعہ فون نہیں کیا، باقی تو ہر دفعہ کیا!

ساجدہ: امی میں چلی جاؤں!

بدر: ہاں جاؤ!

ساجدہ: میں امی سے پوچھ رہی ہوں۔

بدر: میری بیٹی کی بھی ساری عادتیں میرے جیسی ہیں۔

ان ڈور دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(سرمد اس میں پھول اور کارڈ لکھ کر رکھ رہا ہے اور استقبال کے لئے تیار ہے۔
موبائل پر فون آتا ہے)

سرمد: ہیلو! جی سویرا میری جان پہنچ گئی ہو۔ آجاؤ کمرہ نمبر 150 میں.... (فون بند

کر کے) اوہو! ابھی تو کارڈ بھی نہیں لکھا! (بڑا سا کارڈ ہے، اس پر لکھتا ہے) ویلکم ٹو

مائی سویٹ ہارٹ.... (باہر دستک ہوتی ہے) ہیں اتنی جلدی آگئی۔ (پھر دستک

ہوتی ہے) سویرا کے سپینگ ایس اے ڈبلیو....

(پھر دستک ہوتی ہے۔ سرمد وہیں لکھنا چھوڑ کر کارڈ کو ٹیبل پر نمایاں جگہ رکھ کر

دروازہ کھولتا ہے)

سرمد: ویلکم! مائی ڈارلنگ.... وہ.... وہ.... تم....

(سامنے ساجدہ کھڑی ہے)

ساجدہ: (دیکھے بغیر سرمد نے ویلکم کہا، اس پر ساجدہ حیران ہے) ہیں! آپ کو پتہ تھا، میں

آ رہی ہوں؟

سرمد: نہیں!

ساجدہ: تو پھر آپ نے دیکھے بغیر ویلکم مائی ڈارلنگ کیوں کہا؟

سرمد: وہ ہاں.... وہ مجھے پتہ تھا۔ بالکل پتہ تھا۔ (خود کلامی) پتہ تو اب چلے گا۔

ساجدہ: آپ گھبرائے سے لگ رہے ہیں۔
 سرمد: نہیں وہ.... شکل ہی ایسی ہے.... وہ تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا۔
 ساجدہ: کیسے؟ بالی ایئر؟
 (ساجدہ اندر آ کے کمرہ دیکھتی ہے۔ سجا ہوا ہے)
 سرمد: مطلب میں لینے آتا خود....
 ساجدہ: آپ نے یہ کمرہ میرے لئے سجا یا ہے.... (سرمد بادل خواستہ ہاں میں سر ہل رہا ہے)
 سرمد: (فوراً دروازہ اندر سے بند کر لیتا ہے) اب کیا ہوگا، وہ نہ آجائے۔
 ساجدہ: کون نہ آجائے؟
 سرمد: وہ عالی.... عالی....
 ساجدہ: ہائے، یہ کارڈ آپ نے میرے لئے لکھا ہے؟
 سرمد: وہ یہ کارڈ... وہ نہیں وہ... تو... (خود کلامی) سرمد اب تو گیا!... وہ ساجدہ وہ یہ تو...
 ساجدہ: (خوشی سے کارڈ پڑھتی ہے) ویکلم ٹومائی سویٹ ہارٹ.... ہیں یہ کیا!
 سرمد: دیکھو ساجدہ... وہ بات یہ ہے... کیا بات ہے.... بہانہ بھی نہیں بن رہا!
 ساجدہ: (ناراض ہو کر) آپ کو میرے نام کے سپینگ بھی صحیح نہیں آتے۔ آپ نے
 ایس اے ڈبلیو لکھا ہے۔ ڈبلیو کی جگہ جے آتا ہے میرے نام میں....
 سرمد: میں نے پورا نام نہیں لکھا! (ساجدہ ناں میں سر ہلاتی ہے) شکر ہے! وہ دراصل آج
 کل امریکہ میں جے کی جگہ ڈبلیو لکھ رہے ہیں۔ امریکی کچھ بھی کر دیتے ہیں ناں،
 اس لئے لکھا ہے۔ تم بتاؤ کارڈ اچھا ہے ناں!
 ساجدہ: ہاں کارڈ تو اچھا ہے!
 سرمد: (خود کلامی) بے وقوف بیوی اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ اب کیا کروں، سویرا
 آنے والی ہے۔
 ساجدہ: کیا سوچ رہے ہیں؟
 سرمد: میں سوچ رہا ہوں.... نہیں میں تو نہیں سوچتا۔
 ساجدہ: پتہ ہے!
 سرمد: جی!

ساجدہ: میں آگئی ہوں، اب آپ کو سوچنے کی کیا ضرورت۔
 سرمد: اب ہی تو ضرورت ہے۔ (خود کلامی) اب کیا کروں.... چلو نیچے جا کے کافی پیو
 ہیں۔ تمہیں بہت پسند ہے ناں۔ کافی۔
 ساجدہ: کافی! آپ کو پتہ ہے مجھے کڑوی لگتی ہے۔ مجھے آکس کریم پسند ہے۔
 سرمد: اچھا! وہ دوسری کو پسند ہے۔
 ساجدہ: جی!
 سرمد: میرا مطلب دوسری قسم کی آکس کریم ہے یہاں کی سپیشل۔
 ساجدہ: سانس تولے لوں۔
 سرمد: اتنی دیر سے تم سانس نہیں لے رہی تھیں۔ میں کب سے انتظار کر رہا تھا، تم آؤ گی
 تو نیچے جا کے آکس کریم کھائیں گے۔
 ساجدہ: آپ کو پتہ تھا، میں آؤں گی۔
 سرمد: خدشہ تو نہیں تھا۔ میرا مطلب خدشہ بھی نہیں تھا کہ تم آؤ گی۔ جان آؤ ناں
 میرے ساتھ۔
 ساجدہ: کپڑے بدل لوں، فریش ہو کر چلتے ہیں۔
 سرمد: تب تک تو وہ آجائے گی.... وہ ان کپڑوں میں تم بہت حسین لگ رہی ہو۔ میں جج
 ہوں تو تمہیں حسینہ عالم چنوں۔
 ساجدہ: میں اتنی حسین ہوں۔
 سرمد: وہ کون سی ہوتی ہیں... میرا مطلب تم سے حسین، یہ کلر تو ویسے بھی مجھے بہت پسند ہے۔
 ساجدہ: شادی سے پہلے تو یہ کلر آپ کو ناپسند تھا۔
 سرمد: شادی کے بعد بندے کا ذوق اتنا بہتر تو نہیں رہتا ناں۔
 ساجدہ: جی!
 سرمد: مطلب بہتر ہو جاتا ہے، چلو چلتے ہیں۔
 ساجدہ: اچھا!
 (ساجدہ ابھی دروازے سے بہت دور ہے۔ سرمد دروازے کے پاس پہنچ چکا ہے
 تاکہ جلدی جائے۔ یکدم دروازے پر دستک ہوتی ہے اور سرمد اچھل پڑتا ہے)

سرمد: مر گئے، سویرا آگئی۔
 (سرمد کمرے میں پر غنائی سے ادھر ادھر دیکھتا ہے، اسے کچھ سمجھ نہیں آتی کیا کرے)
 ساجدہ: ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں، یہ کپڑے اچھے نہیں لگ رہے مجھے؟
 سرمد: ہاں... یاد آیا۔ یہ تو تمہیں بالکل اچھے نہیں لگ رہے۔ تم وہ سوٹ پہنو جو میں نے اسی ہفتے لے کر دیا تھا۔
 ساجدہ: اس ہفتے... اس ہفتے تو آپ نے کوئی سوٹ لے کر نہیں دیا تھا۔
 سرمد: دوسری کو لے کر دیا ہوگا۔ (پھر دستک ہوتی ہے) سرمد تواب گیا!
 ساجدہ: باہر کون ہے؟
 سرمد: کوئی ہوگا۔ تم کوئی اچھا سا سوٹ پہنو جس میں تم سب سے حسین لگو۔ جلدی کرو میری خاطر..... پلیز
 (اسے زبردستی واش روم میں بھیجتا ہے)
 ساجدہ: پر میرے کپڑے تو بیگ میں ہیں...
 سرمد: یہ لو بیگ... اچھی طرح تیار ہو کر نکلتا...
 (جلدی جلدی کمرہ ٹھیک کر کے سرمد باہر کا دروازہ کھولتے ہوئے)
 سرمد: سوری ڈار لنگ!
 (سرمد دیکھتا ہے سامنے بیٹا کھڑا ہے جو اس کے ڈار لنگ کہنے پر عجیب سا منہ بناتا ہے)
 بیٹا: وہ سر کمرہ ٹھیک کر دوں؟
 سرمد: اب دوبارہ کھنکھٹایا تو تمہیں ٹھیک کر دوں گا.....
 (بیٹا جاتا ہے۔ دروازہ کھلا ہے۔ واش روم سے پانی چلنے کی آوازیں آنے لگتی ہیں)
 سرمد: لگتا ہے اس نے نہانا شروع کر دیا۔ (زور سے) آجاؤ! ان کپڑوں میں تم بڑی حسین لگ رہی ہو۔
 (اسی وقت سویرا آتی ہے۔ وہ یہ فقرہ سنتی ہے۔ سمجھتی ہے سرمد نے یہ اسی کے لئے کہا ہے)
 سویرا: ہیں دیکھ بغیر تمہیں میرے کپڑے کیسے نظر آئے؟
 سرمد: (مڑ کر سویرا کو دیکھتا ہے) وہ..... تم.... آگئی!

سویرا: تو کیا تم کسی اور کے کپڑوں کی تعریف کر رہے تھے؟
 سرمد: نہیں نہیں، تمہیں ہی کہہ رہا تھا۔ وہ دراصل مجھے پتہ تھا، تم یہی سوٹ پہن کر آؤ گی۔
 سویرا: یہ سوٹ تم نے کب دیکھا، آج ہی نیا لیا ہے میں نے۔
 سرمد: یہی تو میں کہہ رہا ہوں، مجھے پتہ تھا تم نیا سوٹ پہن کر آؤ گی۔
 (سویرا اندر آ کے کمرہ دیکھتی ہے۔ کارڈ دیکھتی ہے)
 سویرا: تھینک یو۔ میرا نام پورا نہیں لکھا۔
 سرمد: اسی لئے تو بیچ گیا!
 سویرا: جی!
 سرمد: مطلب وہ۔ فیشن ہے شارٹ لکھنے کا.... (خود کلامی) سرمد اب تو گیا....
 سویرا: کمرہ مجھے پسند آیا!
 سرمد: وہ یہ کمرہ۔ نہیں وہ یہ کمرہ تمہارے لیول کا نہیں۔
 سویرا: زیادہ مہنگا ہے؟
 سرمد: نہیں وہ..... یہ کمرہ..... مجھے پسند نہیں۔ چلو نیچے چلتے ہیں، میں تمہارے لئے نیا کمرہ لیتا ہوں... یا اللہ عزت رکھنا..... (سویرا متوجہ ہوتی ہے) وہ اللہ سے دعا مانگتے رہنا چاہیے۔
 سویرا: یہ باتھ روم میں کون ہے؟
 سرمد: وہ... باتھ روم میں... وہ، وہ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ وہ ہے جو تم نہیں سمجھ رہی۔
 سویرا: عالی ہے؟
 سرمد: ہاں۔ وہی ہے۔ عالی ہی ہے۔ یہ اسی کا کمرہ ہے۔ چلو اپنا کمرہ لیتے ہیں۔
 (سرمد کو نہیں پتہ عالی کمرے میں آگیا ہے۔ سویرا نے دیکھ لیا ہے)
 سویرا: عالی واش روم میں ہے؟
 سرمد: اسے شک تو نہیں ہو گیا! ہاں وہی ہے۔
 سویرا: تو یہ کون ہے؟
 سرمد: ہیں عالی۔ یہ ہے تو اندر.... کون ہے؟
 عالی: ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

سرمد: وہ عالی... وہ بھابی کے لئے کمرے کا بند و بست کرو۔
 عالی: یہ کمرہ انہی کے لئے تو ہے.....
 سرمد: سمجھا کرو، یہ ان کے لیول کا نہیں۔ ان کا اونچا لیول ہے۔
 عالی: یہ بھی کافی اونچائی پر ہے۔ ویسے واش روم میں کون ہے؟
 سرمد: وہ ہے.... وہ....
 عالی: وہ کون.... اچھا وہ.... سرمد اب تو گیا....
 سرمد: جلدی آؤ، سویرا کے لئے اچھا سا کمرہ لینا ہے ورنہ گڑبڑ ہو جائے گی۔
 (جو انہی وہ نکلتے ہیں، ساجدہ واش روم سے نیا سوٹ پہن کر نکلتی ہے)
 ساجدہ: سرمد! سرمد! سرمد کہاں گیا!

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل کی لابی

(سویرا کے ساتھ سرمد وہاں آتا ہے)
 سویرا: آپ نے میرے آنے سے پہلے کمرہ بک کیوں نہ کرایا؟
 سرمد: کرایا تھا مگر وہ آٹپکی۔
 سویرا: کون آٹپکی....
 سرمد: وہ چھپکلی۔ اسی لئے تو اس کمرے سے تمہیں فوراً نیچے لے آیا۔ صاف ستھرا کمرہ لے کر دوں گا۔
 سویرا: آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں؟
 سرمد: تم تو ایسے ہی ناراض ہو جاتی ہو، کمرہ تیار ہو رہا ہے۔
 سویرا: کنسٹرکشن ہو رہی ہے!
 سرمد: جان! عالی کمرہ لے کر ابھی چابی ہمیں لا دے گا۔ تمہیں آئس کریم بہت پسند ہے ناں۔ چلو وہ کھلاتا ہوں۔
 سویرا: آئس کریم.... مجھے آئس کریم ناپسند ہے۔ کئی بار بتایا ہے۔

سرمد: ہاں۔ وہ تو دوسری کو پسند ہے....
 سویرا: جی!
 سرمد: مطلب دوسرے درجے کی پسند ہے۔ آؤ تمہیں کافی پلاتا ہوں۔
 (دونوں کافی والی سائڈ پر جا کے بیٹھ گئے ہیں۔ بیرا مینو لاتا ہے)
 سرمد: مینو کی ضرورت نہیں۔ جلدی دو کافی لاؤ کافی کریم ڈال کر....
 (ساجدہ ادھر ادھر اُسے تلاش کرتی آتی ہے)
 ساجدہ: سرمد پتہ نہیں کہاں چلا گیا!
 (اس طرف آتی ہے جدھر سویرا کے ساتھ سرمد بیٹھا ہے۔ سرمد ایزی بیٹھا ہے کہ یکدم اسے سامنے ساجدہ نظر آتی ہے۔ یکدم گھبرا جاتا ہے اور مینو کی اوٹ میں منہ چھپا لیتا ہے)
 سرمد: مر گئے۔ وہ آگئی!
 سویرا: کون آگئی۔
 سرمد: کافی آگئی....
 سویرا: کہاں آئی ہے۔ تم مینو میں کیا دیکھ رہے ہو۔ میری طرف دیکھو ناں!
 سرمد: وہ دیکھ رہا ہوں۔ اگر بیچ گیا تو کیا کیا کھاؤں گا؟
 سویرا: کون بیچ گیا!
 سرمد: مطلب کیا کیا بیچ گیا جو میں نے تمہیں نہیں کھلایا۔ (مینو سے دیکھتا ہے نظر چرا کر)
 سرمد: مر گئے۔ وہ تو ادھر ہی دیکھ رہی ہے!
 سویرا: کیا بات ہے؟
 سرمد: وہ سویرا میں واش روم سے ہو آؤں۔
 سویرا: جان ایک تو آپ ہر کام مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں۔
 سرمد: میں ابھی آیا۔ (مینو اوڑھے چلتا ہے)
 سویرا: مینو تو رکھ دو۔ آکے دیکھ لینا۔
 (سرمد مینو کی اوٹ میں جاتا ہے۔ بیرا غور سے دیکھتا ہے تو وہ مینو شرمندگی سے وہیں رکھ دیتا ہے۔ یکدم ایک طرف کھٹکے لگتا ہے تو سامنے ساجدہ ہے)

سرمد: ہیں وہ تم.... (سوچ کر) اس سے پہلے کہ یہ چڑھائی کرے۔ خود ہی کر دو (ساجدہ کو) کہاں تھی تم؟ کب سے تلاش کر رہا ہوں؟

ساجدہ: جی.... وہ تو میں انتظار کر کے نیچے آگئی۔

سرمد: کس چیز کے نیچے آگئی۔ چوٹ تو نہیں لگی۔ تمہیں پتہ ہے مجھے تمہاری کتنی فکر رہتی ہے۔

ساجدہ: سوری، آپ ناراض نہ ہوں... آئندہ جہاں کھڑا کریں گے، وہیں کھڑی رہوں گی۔

سرمد: ترکیب کار گر ہوئی!

ساجدہ: جی! چلیں آپ کو کافی پلائی ہوں۔

سرمد: وہ تو تمہیں پسند نہیں۔

ساجدہ: آپ کو تو پسند ہے ناں، چلیں!

سرمد: کیا! ادھر تو وہ ہے....

ساجدہ: وہ کون؟

سرمد: وہ کافی.... وہ تمہیں تو آکس کریم پسند ہے ناں!

ساجدہ: تو چلیں آکس کریم کھاتے ہیں، آئیں.... جان!

سرمد: ہاں۔ ادھر بیٹھتے ہیں۔

(ایک طرف ٹیبل پر وہ بیٹھ گئے ہیں۔ ساتھ والے پورشن میں سویرا بیٹھی ہے۔ وہی بیرا آتا ہے)

سرمد: دو آکس کریم لاؤ۔

ساجدہ: بڑے کپ!

بیرہ: وہ سر کافی آگئی!

ساجدہ: جی!

سرمد: جاؤ تم آکس کریم لاؤ دو بڑے کپ۔ کافی آکس کریم آجاتی ہے ناں اس کا کہہ رہا تھا۔

(بیرہ جاتا ہے)

سرمد: وہ جان! میں ذرا واش روم سے ہو آؤں۔

(وہاں سے جاتا ہے۔ دوسری طرف کافی پڑی ہے۔ سویرا بیٹھی ہے)

سویرا: جلدی پیئیں، کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

سرمد: وہ پیتا ہوں۔

(بیرہ آتا ہے)

بیرہ: وہ جی آکس کریم گرم ہو رہی ہے!

سویرا: جی!

سرمد: تم جاؤ.... وہ کہہ رہا تھا یہاں گرم آکس کریم بھی ملتی ہے۔ (خود کلامی) وہ ساجدہ ادھر ہی نہ آجائے۔ (سویرا کو) میں ابھی آیا۔

(اٹھ کر ساجدہ کی طرف جاتا ہے۔ وہاں آکس کریم کھاتا ہے۔ بیرے کے آنے پر ساجدہ سے اجازت لے کر دوبارہ سویرا کے پاس آتا ہے۔ کافی پیتا ہے۔ تیز تیز سین کیمرہ کبھی آکس کریم۔ کبھی کافی پیئے اسے دکھاتا ہے۔)

دن کا وقت

ان ڈور

ہوٹل کاریڈور

(سرمد پریشان کھڑا ہے۔ ساتھ عالی موجود ہے)

عالی: شادی ایک ہی کافی ہوتی ہے۔ دو شادیاں تو بیک وقت کافی اور آکس کریم کھانا ہی ہے۔

سرمد: کبھی کبھی مجھے تم پر رشک آتا ہے۔

عالی: فقرہ تعریف والا ہے۔ آپ نے جب کوئی ایسا کام کروانا ہو جس میں بے عزتی ہو تو آپ پہلے میری تعریف کرتے ہیں۔ ویسے کمرہ تو میں نے لے دیا۔

سرمد: مجھے انہیں یہاں بلانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا!

عالی: ویسے سوچنا تو آپ کو بہت پہلے چاہیے تھا۔

سرمد: دیکھو کسی طرح ایک کو یہاں سے بھیجو ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔

عالی: انشاء اللہ۔ میرا مطلب کسی کو بھیجتا ہوں۔ ویسے جتنا میرا دماغ آپ کے چکروں میں لگتا ہے۔ اس سے کم دماغ میں میں دو شادیاں کر سکتا ہوں۔

سرمد: کم دماغ ہو گا تو کرو گے۔ ساجدہ کمرے میں کھانے کا انتظار کر رہی ہے۔ سویرا کے

ساتھ ابھی کھا کر آیا ہوں۔

عالی: اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں۔

سرمہ: (غصے سے جاتے ہوئے) اچھا کچھ نہ کرو.... میں خود ہی کر لوں گا۔

عالی: اور شادی نہ کر لینا... ناراض ہو گئے۔ (سرمہ چلا جاتا ہے) اب تو کچھ کرنا پڑے گا۔

ان ڈور دن کا وقت

فائیو سٹار ہوٹل کا کمرہ

(سرمہ داخل ہوتا ہے۔ ساجدہ کھانے پر انتظار کر رہی ہے)

ساجدہ: کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے۔ جلدی شروع کریں!

سرمہ: ابھی تو کھا کے آیا ہوں (ساجدہ گھورتی ہے) میرا مطلب کھانے آیا ہوں۔

ساجدہ: شام کو نیچے کھانا کھائیں گے۔

سرمہ: اسے اوپر کا کہنا پڑے گا۔

ساجدہ: جی!

سرمہ: مطلب یہ کہنا پڑے گا وہ اوپر کھانا نہ بھیجیں۔ (کھانے کو دیکھ کر) اب کیا کروں...

وہ میں ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔

ساجدہ: چچ کے ساتھ کھانا ہے....

سرمہ: وہ میں منہ دھو کر آتا ہوں۔

(واش روم میں جا کر موبائل سے)

سرمہ: ہیلو! وہ ہوٹل فائیو سٹار کمرہ نمبر 150 ملائیں۔

(کمرے میں تیل ہوتی ہے۔ ساجدہ اٹھا نہیں رہی، کھانا کھا رہی ہے)

سرمہ: اوہو! اٹھالو.... (تیل ہو رہی ہے)

ساجدہ: وہ سرمہ تمہارا فون ہے! (واش روم کے دروازے پر دستک دے کر)

سرمہ: جی (اندر سے) وہ میرا نہیں تمہارا ہے، اٹھاؤ۔

ساجدہ: ہیں! سرمہ کو کیسے پتہ (جا کے فون اٹھاتی ہے) ہیلو کون بول رہا ہے؟

سرمہ: وہ میں ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ یہ....

ساجدہ: سوری رانگ نمبر، یہ ہوٹل ہے۔

(پھر آکر کھانے لگتی ہے۔ سرمہ واش روم سے پھر نمبر ملاتا ہے)

سرمہ: عجیب بے وقوف عورت ہے (فون پر) ہیلو! دیکھیں سرمہ۔ میں ڈاکٹر بول رہا ہوں۔

ساجدہ: آپ کی آواز تو....

سرمہ: (فون پر ہاتھ رکھ کر) پہچان ہی نہ لے۔ (آواز بدل کر) دیکھیں سرمہ فوراً ہسپتال

پہنچیں، اباجی کی طبیعت بہت خراب ہے۔

ساجدہ: طبیعت خراب ہے۔ صحت تو ٹھیک ہے نا!

سرمہ: ایمر جنسی ہے۔ فوراً آئیں۔

ساجدہ: ایک منٹ.... سرمہ۔ سرمہ (واش روم کا دروازہ کھول کر) سرمہ وہ فون ہے۔

سرمہ: وہ... میں فون تو نہیں کر رہا تھا۔ آیا تھا۔ (شرمندہ ہو کر فون بند کرتا ہے)

ساجدہ: وہ فون آیا ہے، تمہارے اباجی کی طبیعت بہت خراب ہے۔

سرمہ: میرے اباجی کی نہیں، تمہارے اباجی کی طبیعت خراب ہے۔

ساجدہ: تمہیں کیسے پتہ، فون تو میں نے سنا ہے۔

سرمہ: کیا تو میں نے ہے....

ساجدہ: جی!

سرمہ: اپنے اباجی کو اباجی میں نے کیا تھا، وہ ٹھیک ہیں۔

ساجدہ: ہیں تو میرے اباجی ایمر جنسی میں ہیں۔ ہائے اباجی!

سرمہ: ساجدہ آہستہ روؤ، یہ ہوٹل ہے۔

ساجدہ: تم میرے ساتھ چلو.... فوراً

سرمہ: میں بھی.... وہ اتنی بُری طبیعت نہیں ان کی.... مجھے یہاں بڑا کام ہے۔

ساجدہ: نہیں، بس تم میرے ساتھ چلو۔ میرے اباجی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا۔

سرمہ: کھانا تو کھا لو۔

ساجدہ: میں نے کچھ نہیں کھانا، مجھے اباجی جانا ہے۔ ہائے اباجی!

سرمہ: کھانے کے بعد ہی فون کر لیتا۔ مفت کا بل پڑے گا.... میرا مطلب حوصلہ کرو۔

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل کی لابی

(سرمد لفٹ کی طرف آرہا ہے۔ پس منظر میں سامان اٹھائے ساجدہ جاتی نظر آتی ہے۔)

یہ۔ یکدم سامنے عالی آتا ہے۔ سرمد بہت خوش ہے)

عالی: بہت خوش ہیں، لگتا ہے اچھی خبر مل گئی۔

سرمد: تم نے تو کچھ نہیں کیا۔ مجھے ہی اسے والد کی بیماری کے بہانے بھیجنا پڑا۔

عالی: والد کی بیماری۔ وہ اس لئے جارہی ہیں کہ میں نے سیٹھ بن کر انہیں ماڈلنگ کی آفر کی تھی۔ آرہی ہیں خود پوچھ لو۔

(لفٹ کا دروازہ کھلتا ہے۔ سامان اٹھائے سویرا نکلتی ہے)

سویرا: سرمد کہاں تھے آپ؟ کب سے ڈھونڈ رہی تھی۔ مجھے شیمپو کے اشتہار کے لئے

ماڈلنگ کی آفر ہوئی ہے۔

سرمد: وہ مت جاؤ، کسی نے مذاق کیا ہوگا۔ کیوں عالی؟

سویرا: (غصے سے) مذاق! کیا مطلب۔ آپ سمجھتے ہیں مجھے کوئی ماڈل نہیں لے سکتا۔

سرمد: لے کیوں نہیں سکتا! لے سکتے ہیں۔

سویرا: (جاتے ہوئے) اجازت دینے کا شکریہ اؤکے۔ بائے۔

سرمد: جی!

عالی: (خوشی سے) دیکھا تمہارا کام کر دیا ناں۔

سرمد: دل کرتا ہے تمہارا بھی کام تمام کر ہی کر دوں۔

(عالی کی خوشی یکدم ختم ہو جاتی ہے۔ وہ حیران ہے)

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سوئمنگ پول

(سوئمنگ پول کے کنارے یا کرسی پر سرمد بیٹھا پانی دیکھ رہا ہے۔ پانی میں عالی کی

شکل نظر آتی ہے)

عالی: آپ پانی پانی کیوں نہیں ہو رہے؟ مطلب سوئمنگ کرو!

(ایک طرف سے لڑکی آتی نظر آتی ہے۔ ادھر دیکھنے لگتا ہے۔ عالی یوں کھڑا ہے کہ

اس کی اوٹ میں سرمد نظر نہیں آرہا۔ عالی دیکھ رہا ہے۔ یکدم وہ ساجدہ نکلتی ہے۔)

ساجدہ: عالی بھائی! سرمد کہاں ہیں؟ انہیں بتائیں کہ کسی نے لباچی کی طبیعت کی غلط خبر دی تھی۔

(سرمد کے چہرے پر خوشی کی لہر آتی ہے۔ یکدم اسے سویرا کی آواز سنائی دیتی ہے)

سویرا: عالی کہاں ہیں؟ وہ میں نے ان کی خاطر اپنا جانے کا فیصلہ بدل دیا۔

(عالی گھبرا کر سرمد کو دیکھتا ہے۔ ایک طرف سے سلوموشن میں ساجدہ آرہی ہے۔

دوسری طرف سے سویرا۔ عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔ وہ یکدم اپنے پیچھے بیٹھے سرمد

کو پول میں دھکا دیتے ہوئے ان سے کہتا ہے۔)

عالی: وہ.... یہاں نہیں ہے۔ وہ ادھر ہے۔ ادھر....

(الٹی سمت اشارہ کرتا ہے۔ وہ دونوں ادھر دیکھنے لگتی ہیں۔ سرمد کے گرنے کی

آواز پیدا ہوتی ہے۔ سرمد ڈوبتے ہوئے سر نکالتا ہے۔ اتنی دیر میں آواز کی وجہ

سے سویرا، ساجدہ مڑ کر پول کی طرف دیکھتی ہیں۔ سرمد پھر گھبرا کر سر پانی کے

اندر کر لیتا ہے اور ٹیلپ چلتے ہیں۔)

☆.....☆.....☆

ان ڈور دن کا وقت

ریسٹ ہاؤس

(کسی ریسٹ ہاؤس کا منظر۔ وہاں سرمہ پریشان بیٹھا ہے۔ عالی اسے آکر دیکھتا ہے۔
سرمہ منہ بتائے بیٹھا ہے۔)

عالی: سرمہ صاحب آپ نے ایسا منہ کیوں بنایا ہے؟ (سرکھاتے ہوئے) خیر آپ نے کہاں بنایا، اللہ نے بنایا ہے۔

سرمہ: کب سے پروڈیوسر کے آگے پیچھے پھر رہا تھا۔ آج پروڈیوسر ہی پھر گیا۔ جمال جی کو ڈائریکشن کے لئے بلا لیا۔ آج کا دن ہی میرے لئے اچھا نہیں۔ میری شادی بھی آج کے دن ہی ہوئی تھی۔

عالی: آپ چاہتے کیا ہیں؟

سرمہ: میں فلم چاہتا ہوں۔

عالی: (براؤن لفافے سے ویڈیو کیسٹ نکال کر) یہ لیں فلم.... اتنی سی بات ہے۔ ویسے یہ آپ کی پہلی شادی کی فلم ہے۔ پر جس نے شوٹ کیا، لگتا ہے اس کی شادی کی بھی پہلی فلم تھی۔ ویسے اس میں آپ نے سیاہ سوٹ کیوں پہنا ہے؟ (کیسٹ لے کر پرے رکھ دیتا ہے)

سرمہ: سب پہنتے ہیں۔

عالی: ہاں سیاہ رنگ ایسے موقعوں کے لئے ہی ہے۔

سرمہ: ان باتوں کو چھوڑو۔ کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم مجھے ملنی چاہیے۔ بڑی ہیوی کاسٹ ہے اس کی۔

عالی: ہاں ہیروئن کافی ہیوی ہے.... ویسے میرا خیال ہے آپ گھر جائیں، شادی کی سا لگرہ پر بھابی آپ کا انتظار کر رہی ہوں گی۔

سرمہ: ایسا طریقہ سوچو جس سے جمال جی بھاگ جائیں۔

عالی: وہ کبھی نہیں بھاگیں گے۔ ڈاکٹر نے انہیں منع کیا ہے بھاگنے سے۔

ڈبل ٹریبل 4

کردار	اداکار
سرمہ	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	مارہ واسطی
عالی	استغیل تارہ
نوید	نسیم وکی
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی

سرمد: تم بالکل ہی نالائق ہو۔

عالی: ظاہر ہے آپ کا اسٹنٹ ہوں۔ میرا مطلب سر، کچھ کرتے ہیں۔

سرمد: مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا!

فرخندہ: یہ جمال جی کا کمرہ ہے۔ میں ان کی بیوی بول رہی ہوں۔

سرمد: (سن کر سوچتا ہے) نہیں یہ کمرہ تو ادکارہ چمکیلی کا ہے۔

فرخندہ: کیا! آپ ریٹر نے غلط ملا دیا۔

سرمد: نہیں، ٹھیک ملایا۔ دونوں ایک ہی کمرے میں رہ رہے ہیں۔

(سرمد فون بند کر دیتا ہے۔ فرخندہ کو غصہ چڑھتا ہے۔ جمال کے موبائل کا نمبر ملاتی ہے)

فرخندہ: (غصے سے) اب اٹھالو!

(سرمد ادھر ادھر دیکھ کر جمال کا ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھاتا ہے)

فرخندہ: میں بول رہی ہوں۔

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) یہ تو جمال جی کی بیوی ہے۔ (سرمد زنانہ آواز بنا کر) جی! چمکیلی

اسپیکنگ۔ (سرمد فرخندہ کو سنانے کے لئے فون سے پرے کر کے یوں بولتا ہے

تاکہ فرخندہ سن سکے)

سرمد: (مردانہ آواز، سیکرٹری بن کر) میڈم جی! وہ آپ کی جمال جی سے شادی کی خبر

پر یس کو دینی ہے؟

سرمد: (چمکیلی بن کر) پاگل ہو گئے ہو۔ تمہیں پتہ ہے ناں جمال جی کی بیوی کتنی پینڈوسی

ہے۔ اخبار میں خبر آئی تو اس کو پتہ چل جائے گا۔ جمال جی خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔

سرمد: (سیکرٹری بن کر) شادی کا ٹائم ایک بجے کنفرم ہے ناں جی۔

سرمد: (چمکیلی بن کر) اوکے جاؤ، فون پر بات کر رہی ہوں۔ (فون پر) ہیلو جی!

فرخندہ: (سب سن کر غصے سے آگ بگولا ہو کر) جی کی بچی جمال آج زندہ بچے گا تو تم

سے شادی کرے گا۔

(فرخندہ فون بند کر دیتی ہے۔ ادھر سرمد فون بند کر کے موب ہو کھڑا ہو جاتا

ہے۔ ڈائریکٹر جمال جی باہر آتے ہیں)

جمال: وہ کس کا فون تھا؟

سرمد: وہ سر میرا موبائل تھا۔ وہ سر آپ ناراض تو نہیں ہوں گے۔ وہ باہر کے

چیمیل والے آپ کا انٹرویو کرنا چاہ رہے تھے۔ میں نے ایک بجے آنے کا کہہ دیا۔

سرمد: دنیا کو پتہ چلنا چاہیے، آپ کتنے عظیم ڈائریکٹر ہیں۔

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل کا کمرہ

(دوہاں ڈائریکٹر جمال جی بیٹھے ہیں۔ سرمد بڑا مودب ہو کر خوشامدیں کر رہا ہے)

سرمد: جمال جی! میں تو آیا ہی اس لئے ہوں کہ آپ سے کچھ سیکھ سکوں۔ سب آپ سے

سیکھا ہے۔ ویسے میرے لائق کوئی خدمت!

جمال جی: بس یہی کہ کسی کو یہ نہ بتانا کہ مجھ سے سیکھا ہے۔

سرمد: ویسے سر! شوٹ کرنے کے لئے سب سے ضروری کیا ہے؟

جمال جی: یہی کہ بندے کا نشانہ اچھا ہو۔

سرمد: جی! وہ کیمرے سے شوٹ کا پوچھ رہا تھا۔ ویسے سر آپ نے جتنا کام کیا، لگتا ہی نہیں

کہ کوئی انسان اتنا کام کر سکتا ہے۔

جمال جی: تم مجھے انسان نہیں سمجھتے!

سرمد: میرا مطلب سر! آپ عظیم ہیں۔

جمال: میں ذرا تیار ہو جاؤں۔ آج ایک بجے فلم کا پہلا سیشن ہے شادی کا۔

(دو اش روم میں جاتا ہے۔ سرمد بے چین پھرنے لگتا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی، کیا

کرے۔)

سرمد: کیا کروں!

(یکدم فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ فرخندہ، جمال جی کی لڑاکا قسم کی بیوی کا فون ہے۔ وہ

گھر سے بات کر رہی ہے)

جمال: خود مجھے تو ابھی پتہ نہیں، میرا مطلب ٹھیک ہے۔
 سرمد: سر اسی کے لئے آپ سوٹ پہنیں۔ پتہ لگے آپ ہی دو لہا ہیں۔
 جمال: جی!
 سرمد: مطلب تقریب کے دو لہا۔ انٹرویو ہونا ہے ناں آپ کا۔

ان ڈور

دن کا وقت

ہوٹل کا لان

(شادی کا ماحول ہے۔ ٹینٹ لگے ہیں۔ سوٹ پہنے پریشان جمال جی اندر سے باہر آ جا رہے ہیں۔ جمال نے سوٹ پہنا ہوا ہے۔ عجیب سے لگ رہے ہیں۔)
 جمال: چکیلی کب سے دلہن بنی بیٹھی ہے۔ یہ نکاح خواں کس ایکٹر کو کاسٹ کر لیا تھا۔ ابھی تک نہیں آیا۔
 سرمد: وہ سر ابھی آ جاتا ہے، آتا ہے....
 (جمال غصے سے پھر اندر جاتا ہے۔ کیمرا دروازہ پر سرمد کے پاس ہی رہتا ہے۔ اتنے میں عالی بھاگتا آتا ہے۔ وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا ہے جس کا مطلب جمال کی بیوی آرہی ہے۔ جمال پھر باہر آتا ہے)
 سرمد: (اس کے گلے میں ہار ڈالتا ہے) وہ سر! پہلا سین ہے ناں فلم کا اس لئے... وہ آپ چلیں۔ میں خود لے کر آتا ہوں نکاح خواں کو....
 (جمال ہار سمیت اندر جاتا ہے۔ اتنے میں باہر سے فرخندہ اپنے بھائیوں کے ساتھ غصے میں آتی ہے۔ اسے آتے دیکھ کر)
 سرمد: (اونچی آواز میں) ابھی نکاح خواں کو جلدی بلاؤ۔ جمال جی فوراً نکاح چاہتے ہیں۔ لیٹ ہو رہے ہیں۔
 فرخندہ: لیٹ تو ایسا کروں گی کہ ہمیشہ کے لئے لیٹ جائے گا۔
 (دو بھائیوں سمیت اندر چلی جاتی ہے۔ سرمد، عالی باہر ہی ہیں۔ اندر سے مارتے پٹیتے جمال کو گھسیٹتی بیوی بھائیوں کی مدد سے باہر لارہی ہے۔)

جمال: بیگم میری بات تو سنو!
 فرخندہ: تم گھر چلو، پھر دیکھتی ہوں تمہیں.... بڑا شوق ہے تمہیں دو لہا بننے کا۔ (اس کا ہار توڑ کر پرے پھینکتی ہے۔ جمال کو کچھ سمجھ نہیں آرہی)

ان ڈور

دن کا وقت

ہوٹل کا کمرہ

(سرمد بیٹھا فون کر رہا ہے۔ عالی موجود ہے)
 سرمد: ساجدہ آج کا دن میرے لئے ہے ہی اچھا۔ آج تم سے شادی ہوئی تھی ناں! مجھے کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم مل گئی۔
 ساجدہ: فلم گم ہو گئی تھی!
 سرمد: جی! وہ مجھے ڈائریکٹر لیا ہے انہوں نے.... وہ اپنی شادی کی فلم ایڈٹ کر لی ہے میں نے۔ وہ میں بھجوا رہا ہوں۔ کوریئر سروس سے۔ مائنڈ نہ کرنا۔ آج نہیں آسکوں گا۔ میری طرف سے شادی کی ساگرہ مبارک۔ اوکے (فون بند کر کے عالی سے) مجھے یقین نہیں آرہا کہ میں اس فلم کو ڈائریکٹ کروں گا۔
 عالی: فلم لگے گی تو بھی یقین نہیں آئے گا کہ کس نے اسے ڈائریکٹ کیا ہے۔
 سرمد: اس پر ہمیں ایوارڈ بھی مل سکتا ہے۔ پچھلی بار مجھے فلم ”غندہ نمبر 1“ پر ایوارڈ ملا تھا۔
 عالی: پر اس کی ڈائریکشن تو آپ نے نہیں کی تھی۔
 سرمد: اسی پر تو ایوارڈ ملا تھا۔
 عالی: ویسے سرمد صاحب آپ کو لائف سیونگ ایوارڈ ملنا چاہیے تھا۔ آپ کی فلم کی وجہ سے کئی جانیں بچیں۔ وہ جس سینما گھر میں لگی تھی۔ شو کے دوران اس کی چھت گر گئی تھی۔ ہماری فلم تھی، کوئی دیکھنے نہیں آیا تھا۔ کسی اور کی فلم لگی ہوتی تو کئی جانیں ضائع ہو جاتیں۔
 سرمد: عالی چپ کر کے جاؤ اور ساجدہ کو یہ شادی کی کیسٹ کوریئر کر کے آؤ۔

ان ڈور دن کا وقت

فلم کا سیٹ

(فلم کے سیٹ پر سرد بڑا ڈائریکٹر بن کر عینک ماتھے پر رکھے ہوئے ہے۔ عالی باہر سے آتا ہے۔)

اسٹنٹ: سر جی! آج کے شائش میں کون کون ہوگا۔

سرد: شائش میں۔ میری فلم میں کوئی شائش میں نہیں ہوگا۔ سب پورے کپڑے پہنیں گے۔ (عالی آتا ہے)

عالی: میں آگیا۔

سرد: کون ہو تم؟ میرے سیٹ پر تو میں بھی نہیں بولتا!

عالی: وہ کوریئر کی رسید ہے۔

سرد: ہیں! وہ میری عینک کہاں گئی۔ میرے سیٹ پر چیزیں ادھر ادھر نہیں ہونی چاہئیں۔

کہاں ہے عینک ڈھونڈو۔

عالی: ویسے سر آپ عینک کے بغیر بھی پڑھ لیتے ہیں۔

سرد: ہیں! تمہیں کہا تھا، ساجدہ کو کوریئر کرنا ہے۔ تم نے یہ کسی مسز سرد کو کر دیا۔

عالی: وہ سر! ساجدہ بھابی، مسز سرد ہی ہیں۔

سرد: اچھا! پہلے بتانا تھا۔ میں! یہ کیا کیا تم نے! تم نے پتہ تو سویرا کا لکھ دیا۔ اگر سویرا نے

فلم دیکھ لی تو..... اب ہم کیا کریں۔

عالی: اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ جو کرنا ہے سویرا بھابی نے کرنا ہے کیونکہ کوریئر والوں

نے پکیٹ اسی وقت لاہور روانہ کر دیا تھا۔

سرد: جلدی کر، اس سے پہلے کہ میرا کلائم ہو جائے۔ لاہور پہنچنا چاہیے۔

اسٹنٹ: سر سین ریڈی ہے

(دونوں وہاں سے بھاگتے ہیں۔ اسٹنٹ دونوں کو بھاگتے دیکھتا ہے۔ وہ بھاگ

جاتے ہیں۔ اسٹنٹ حیران ہے)

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سرٹک پر

(سرد اور عالی کسی بس کی چھت پر بیٹھے سفر کر رہے ہیں)

ان ڈور دن کا وقت

کوریئر سروس کا آفس

(کوریئر سروس کے آفس کے کارڈور میں بھاگتے کوریئر کے دفتر میں پہنچتے ہیں۔

اس کے کاؤنٹر پر ایک بندہ ڈاک لے کر جا رہا ہے)

(گھبرائے ہوئے) ڈیوری کب ہوگی؟

(دیکھے بغیر) ہسپتال ساتھ ہے اس طرف۔

جی!

(اتنے میں کوریئر کا ملازم ڈاک لے کر جاتا ہے۔ سرد کریم کو رسید دکھاتا ہے۔

رسید دیکھ کر)

کریم: آپ کو خود آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ کا پارسل وقت پر پہنچے گا۔

سرد: آپ کے ہاں لیٹ نہیں ہوتے؟

کریم: بالکل نہیں!

سرد: کتنی بری سروس ہے آپ کی۔ اتنی بھی وقت کی پابندی کیا ہوئی۔ ہم آزاد ملک میں

رہتے ہیں، اتنی پابندیاں!

جی!

عالی: آپ کو ذرا احساس نہیں۔ آپ کی وجہ سے کسی کی بیوی سر پھاڑ سکتی ہے ان کا۔

آپ کی شادی ہوئی ہے۔ (وہ حیرانی سے سب دیکھ رہا ہے۔ وہ انکار میں سر ہلاتا

ہے) کیوں نہیں ہوئی، اسی لئے آپ کو کسی کی چوٹ کا احساس نہیں۔

کریم: کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے جو بندہ گیا ہے، وہی آپ کے

علاقے کو کور کرتا ہے۔

سرمد:

وہ جو ابھی گیا تھا۔

(وہاں سے بھاگے ہیں۔ کارڈور میں انہیں ایک کوریئر سروس کی وردی میں جانے والا ملازم نظر آتا ہے۔ یہ پیچھے بھاگ کر اسے پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کوئی واردات کرنے والے ہیں۔ وہ تھوڑا سا بھاگتا ہے۔ یہ فوراً قابو کرتے ہیں۔ وہ گر پڑتا ہے۔ عینک اس کی گرتی ہے، بمشکل اسے ڈھونڈتا ہے۔)

سرمد:

وہ نکالو ہمارا پارسل۔

نواز:

دیکھیں، وہ میں آپ کو یہ نہیں دے سکتا!

عالی:

یہ دیکھو (رسید دکھا کر) ہمیں یہ پارسل چاہیے ہر قیمت پر۔

نواز:

ہر قیمت پر.... پر ہم یہ بیچتے تو نہیں۔ (رسید غور سے دیکھ کر) یہ رسید والا پارسل۔ یہ تو میرے علاقے میں نہیں۔ یہ علاقہ جس کے پاس ہے، وہ تو وہ موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔

(یہ اسے دیکھتے ہیں جو باہر سڑک پر نکل گیا ہے۔ اس کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ نواز عینک ڈھونڈ کر قمیض ٹھیک کر کے اپنی موٹر سائیکل کی طرف جاتا ہے۔)

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سڑک کا منظر

(سڑک پر رکشے میں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ آگے ایک کوریئر والا موٹر سائیکل پر جا رہا ہے۔ یہ رکشے والے کو تیز چلانے کا کہتے ہیں۔ اشارے پر رکتا ہے تو دونوں رکشے سے اتر کر فوراً اسے دیوچ لیتے ہیں۔ وہ پھر نواز ہی نکلتا ہے۔ یہ اسے دیکھ کر اس سے معذرت کرتے ہیں۔ وہ ان سے ڈرنا قریب نہیں آ رہا۔)

ان ڈور دن کا وقت

سویرا کا گھر

(اس کا بھائی نوید آیا ہے۔ وہ وی سی آر پر فلم دیکھ رہا ہے۔ فلم میں شیر کسی جانور کو

سویرا:

چیر پھاڑ کر کھا رہے ہیں۔ سویرا یکدم سین دیکھ کر ناراض ہو جاتی ہے) پرے کرو اسے، جانوروں کی فلمیں دیکھتے ہو۔ جانور کوئی ہماری فلمیں دیکھتے ہیں؟ (نوید اسی طرح دیکھتے دیکھتے ٹی وی کا رخ دوسری طرف کر دیتا ہے۔ وہ غور سے دیکھ رہا ہے۔ بیل سنائی دیتی ہے۔ سین دیکھتے ہوئے)

نوید:

ہیں یہ جنگل میں بیل کہاں ہو رہی ہے؟

سویرا:

دروازے پر بیل ہو رہی ہے، دیکھو کون ہے؟

(وہ ٹی وی بند کرتی ہے تو اٹھتا ہے۔ باہر جا کر دروازہ کھولتا ہے۔ سرمد اور عالی سامنے کھڑے ہیں، بری حالت ہے۔ عجیب نظروں سے نوید کو دیکھ رہے ہیں)

نوید:

قانونی بھائی آپ؟

عالی:

(سرمد کو سرگوشی) عزت سے پیش آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے ابھی تک کیسٹ نہیں ملی۔

(سویرا غصے میں باہر آ رہی ہے۔ ہاتھ میں کیسٹ)

سویرا:

میں اس کیسٹ کو اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔ (یکدم سرمد کو دیکھ کر) سرمد آپ! آپ نے کیا حالت بنائی ہوئی ہے!

سرمد:

حالت تو اب بنے گی۔ اس نے کیسٹ دیکھ لی ہے۔

عالی:

وہ آپ نے یہ کیسٹ دیکھی!

سویرا:

(نفرت سے منہ بنا کر) ایک دو سین ہی مجھ سے برداشت نہ ہو سکے۔ اتنے خوفناک سین۔

سرمد:

خوفناک سین! عالی کیا ہمارا میک اپ ٹھیک نہیں تھا۔ وہ میرا مطلب وہ.... عالی کچھ بتاؤ ناں وجہ....

عالی:

آپ بتائیں۔ آپ اچھا جھوٹ بولتے ہیں.... میں تو نیوز کاسٹر کے اڈیشن میں بھی فیل ہو گیا تھا۔

نوید:

باہی دیں ناں کیسٹ (چھیننے کی کوشش کرتا ہے)

سویرا:

چپ کر جاؤ، میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں۔

سرمد:

وہ سویرا تمہیں کیسٹ دیکھ کر بہت برا لگا ہوگا!

سویرا: برا! میری توجہیں نکل گئی تھیں۔
عالی: آپ کی نکل گئیں، اب سرمد کی باری ہے۔
سویرا: جی!

سرمد: وہ سویرا مجھے معاف کر دو۔ اس فلم میں جو ہے، اس کی معافی!
نوید: شیر نے ہرن کو چیز پھاڑ دیا، اس کی معافی آپ مانگ رہے ہیں۔
سرمد: شیر نے ہرن کو!

سویرا: ہاں یہ نوید ڈراؤنی سی فلم کرائے پر لایا ہے!
سرمد: یہ ڈراؤنی فلم ہے (خوش ہو کر) میں ایسے ہی ڈر رہا تھا۔ (ہنسنے لگتا ہے) اس کا مطلب کوریژ والا نہیں آیا۔

سویرا: جی! کسی نے آنا تھا؟
سرمد: نہیں نہیں، کسی نے نہیں آنا تھا!
(اسی وقت باہر بیل ہوتی ہے۔ سرمد اور عالی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)

سرمد: کہیں وہ آ تو نہیں گیا!
(دونوں یکدم دروازے کی طرف بھاگتے ہیں۔ سویرا، نوید حیرانی سے دیکھتے ہیں۔
سرمد دروازہ کھولتا ہے تو مانگنے والا ہے۔ یہ منہ بنا کر کچھ اسے دیتے ہیں۔ دروازہ بند کر کے مڑتے ہیں۔ سویرا اور نوید حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔)
سرمد: وہ میرا مطلب تھا مانگنے والا.... ان کی بڑھ چڑھ کر مدد کرنا چاہیے۔ عادیاتے ہیں یہ لوگ۔

عالی: ہاں اب بات دعا تک جا پہنچی ہے۔

سویرا: طبیعت خراب ہے!

سرمد: ہیں تمہاری طبیعت خراب ہے، مجھے پہلے بتانا تھا!

نوید: آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے یا پھر ہونے والی ہے خراب۔

سرمد: جی! (سرمد ڈرتا ہے)

سویرا: تم تو یہ کیسٹ فور اوپس کر کے آؤ۔ خبردار ایسی فلم دوبارہ لائے۔

ان ڈور دن کا وقت

ڈرائنگ روم

سرمد: (دہاں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ دونوں گھبرائے ہوئے ہیں۔)
کتنی مشکل سے کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم ملی تھی۔ تمہاری وجہ سے سب چھوڑ کر یہاں خوار ہو رہا ہوں۔

عالی: ہاں مجھے آپ کو شادی سے روکنا چاہیے تھا!
سرمد: تم نے پتہ غلط لکھا۔ شادی کی سالگرہ پر بھی نہیں جاسکتا!
(سویرا آتی ہے)

سویرا: کس کی شادی کی سالگرہ؟
سرمد: (روانی میں) میری شادی کی سالگرہ.... وہ سویرا۔ وہ میری فلم میں شادی کی سالگرہ ہے۔

سویرا: مجھے پتہ ہے (دونوں باتیں کرتے ایک طرف ہو جاتے ہیں)
سرمد: تمہیں پتہ ہے۔ مجھے تو خود ابھی پتہ چلا.... یہ کہ... تمہیں پتہ ہے۔
سویرا: آپ کہہ رہے تھے آپ کو کے۔ کے پروڈکشنز کی فلم ملی ہے اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔
سرمد: بس تمہاری محبت میں دل نہیں کرتا یہاں سے جانے کو۔
سویرا: آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔ تو پھر میری محبت کی خاطر جائیں۔ کام کریں، جائیں ناں!

سرمد: وہ دیکھیں.... وہ میں.... کیسے جاسکتا ہوں؟

سویرا: جائیں ناں عالی آپ بھی جائیں ان کے ساتھ۔ پروڈیوسر کیا کہے گا۔

عالی: اس نے جو کہنا تھا کہہ دیا، بڑی تعریف کی اس نے سرمد کی۔ مادری زبان میں۔

(اتنے میں باہر سے نوید آتا ہے)

سویرا: تم پھر فلم لے آئے!

نوید: یہ فلم میں تو نہیں لایا۔ کوریژ والا لایا ہے مسز سرمد کے لیے۔ سرمد بھائی کی طرف سے۔

سرمد: ہیں یہ وہ فلم ہے!

سریا: کون سی فلم؟
 عالی: وہ فلم جو دیکھنا آپ کو سخت ناپسند ہے۔
 سریا: اچھا تشدد والی فلم ہے۔
 سرمد: ہاں.... وہ وہی ہے۔ اس میں نر اتشد ہی ہوگا!
 عالی: ہاں بڑا تشدد ہوگا۔ اگر آپ نے دیکھ لی!
 نوید: آپ کو یہ کیسے پتہ.... ویسے اگر تشدد ہے تو مزا آجائے گا۔
 (کیسٹ لے کر نوید اندر جانے لگتا ہے)
 عالی: وہ دیکھیں اسے نہ دیکھیں۔ سرمد صاحب کی عزت کا مسئلہ ہے!
 سریا: ان کی عزت کا مسئلہ کیسے ہوا؟
 عالی: وہ انہوں نے کہا ہے نوید نہ دیکھو۔ اگر دیکھے گا تو پھر ان کی بے عزتی تو ہوگی ناں۔
 سرمد: ہاں بالکل ہوگی۔ (نوید اندر چلا گیا ہے۔ سرمد پیچھے جاتا ہے) وہ دیکھو نوید میں منع کر رہا ہوں۔
 (وہ فلم۔ وی سی آر میں لگا دیتا ہے)
 نوید: کوئی مجھے روکے تو کام کرنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔ نہ روکتے تو اور بات تھی۔
 سرمد: میں تمہیں روک تو نہیں رہا!
 (اتنے میں سریا اور عالی آجاتے ہیں)
 نوید: دیکھا باجی! یہ روک تھوڑی رہے ہیں، مذاق کر رہے ہیں... روائنڈ کر لوں...
 (وہ Rewind پر لگا دیتا ہے، سرمد پریشان ہے۔ اشارے سے عالی کو پاس بلاتا ہے۔)
 سرمد: عالی کسی طرح فلم غائب کرو۔
 عالی: میں کیسے غائب کروں۔ مجھے تو جادو آتا ہی نہیں۔
 سرمد: فلم چل گئی تو سمجھ لو، میرا دی اینڈ ہو گیا!
 سریا: جی!
 سرمد: فلم چلے گی تو اینڈ ہوگی... کیا کروں!
 (سرمد عالی کو اشارہ کرتا ہے۔ اسے سمجھ نہیں آرہی، کیا کہہ رہا ہے)
 عالی: کیا ہے؟

سرمد: بجلی بند کر دو!

نوید: ہیں بجلی کیوں بند کر دیں، وہ....

سرمد: وہ... وہ اس لئے کہ اندھیرے میں فلم صاف نظر آتی ہے۔

نوید: لوجی! اب پلے کرتے ہیں۔

سرمد: وہ دیکھیں، یہ فلم دیکھنے والی نہیں۔ وہ سریا پلیز۔

سریا: اس نے کوئی ماننا ہے، دیکھ لینے دیں اسے۔

(فلم شروع ہوتی ہے۔ سرمد اور عالی اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں دکھی سے ہو کر۔ فلم شروع ہونے لگتی ہے کہ وی سی آر کے ہیڈ میں کچرا آنے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ بس گانے کی آواز آرہی ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ڈرائنگ روم

(دہاں میز چھوٹے پر دکھی سرمد اور عالی بیٹھے ہیں۔ پس منظر میں شادی کیسٹ پر جو گانے بھرے ہیں، ان کی آواز آرہی ہے)
 عالی: یکدم ان گانوں میں کتنا درد آگیا ہے!
 سرمد: عالی وہ فلم دیکھ کر کیا کرے گی؟
 عالی: فوری طور پر جو چیز ہاتھ آئی، اسے اٹھانے کی کوشش کرے گی۔
 سرمد: اچھا! میں سوچ رہا تھا۔ مجھے کچھ کہے گی!
 عالی: منہ سے تو کچھ نہیں کہے گی۔ جو کہے گی ہاتھ سے کہے گی۔ اچھا میں چلوں، مجھے ہسپتال جانے کے لئے پھول بھی لینے ہیں۔
 سرمد: دہاں کون ہے؟
 عالی: میرا دوست اور باس سرمد۔ اس کی عیادت کے لئے بغیر پھولوں کے جانا کوئی اچھا لگتا ہے۔
 سرمد: چپ کرو! مجھے ڈراؤ تو ناں! عالی ایسے موقعوں پر سالے کیا کرتے ہیں؟

دن کا وقت آؤٹ ڈور

سڑک کا منظر

(سرد اور عالی خوشی سے بھاگے جا رہے ہیں۔ ایک طرف سے نواز کوریز والا آہستہ آہستہ موٹر سائیکل پر آ رہا ہے۔ وہ انہیں اپنی طرف بھاگتے آتے دیکھتا ہے تو ڈر کر موٹر سائیکل وہیں چھوڑ کر بھاگ اٹھتا ہے۔ سرد اور عالی کو پتہ بھی نہیں، وہ اس کا ٹوٹلے بغیر تیزی سے گزر جاتے ہیں۔)

دن کا وقت ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(وہاں شادی کی سالگرہ کے مہمان بیٹھے ہیں۔ کچھ کھڑے ہیں۔ مسز بدر اور بدر موجود ہیں)

مسز بدر: وہ سرد کہاں ہے؟

ساجدہ: امی وہ دوسرے شہر میں شوٹنگ کر رہے ہیں۔

مسز بدر: میں نے گاڑی سے اس جیسے بندے کو سڑک پر بھاگتے دیکھا!

بدر: اس کی شکل کا کوئی اور ہوگا۔ سب خاندانوں کی شکلیں ایک سی ہوتی ہیں۔

(یکدم باہر سے سرد اور عالی آتے ہیں۔ سرد نے پھول اور کیسٹ پکڑی ہے)

ساجدہ: آپ یہاں امی ٹھیک کہتی تھیں۔ آپ نے جھوٹ بولا، آپ لاہور میں نہیں!

سرد: جی! وہ میں فلم کی شوٹنگ کر رہا تھا۔ پروڈیوسر نے بڑی مٹیں کیں کہ....

عالی: چلے جاؤ!

سرد: نہیں کہ نہ جاؤ۔ پر میں نے کہا، میرے لئے فلم سے بڑی شادی کی سالگرہ ہے۔

ساجدہ: پہلے بتاتے میں سالگرہ بڑی کر لیتی۔

عالی: سالگرہ میں شرکت کے لئے دوسرے شہر سے بھاگے آئے ہیں۔

مسز بدر: ٹھیک کہتے ہو۔ میں نے انہیں بھاگتے سڑک پر دیکھا تھا!

عالی: یکدم دروازے کھول کر نکلتے ہیں۔

(اسی وقت نوید اندر سے دروازہ زور سے کھول کر نکلتا ہے)

نوید: یہ آپ نے کیا کیا! باجی کو سخت غصہ چڑھا ہوا ہے۔

سرد: کیا کہہ رہی ہے وہ؟

نوید: یہی کہ ہمارا وی سی آر خراب کر دیا اس کیسٹ نے۔ ایک سین نظر نہیں آیا۔

سرد: ہیں کیسٹ نہیں چلی، ویری گڈ!

نوید: اس میں خوشی والی کوئی بات ہے۔

عالی: پہلی بار پتہ چلا وی سی آر کا ہیڈ خراب ہوتا ہے۔ اللہ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ فلم

چل جاتی تو پتہ نہیں کس کس کا ہیڈ خراب ہو جاتا۔

(سرد اور عالی خوشی خوشی اندر جاتے ہیں)

سرد: (خوشی سے) پتہ چلا وی سی آر کا ہیڈ خراب ہو گیا!

سویرا: ہاں گانوں کی آوازیں آرہی ہیں، نظر کچھ نہیں آرہا!

(نوید آتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پیچ کس ہے۔ فلم نکال کر باہر رکھتا ہے اور وی سی

آر کھولنے لگتا ہے)

سویرا: ویسے یہ فلم ہے کوئی!

سرد: شادی کی فلم ہے.... وہ مطلب فلم جو ہم بنا رہے ہیں، وہ شادی کی ہے۔

(فلم اٹھا کر چوری سے اسے چھپا لیتا ہے)

سرد: عالی چلو! دیر ہو گئی تو دوسری چھوڑے گی نہیں۔

سویرا: کون چھوڑے گی نہیں۔

عالی: وہ.... وہ.... پروڈیوسر پٹھان ہے ناں، وہ یہی کہتا ہے۔ دیر ہو گئی تو ہم چھوڑے

گی نہیں۔ چلیں!

سرد: اوکے سویرا!

سویرا: آپ یکدم بہت خوش ہو گئے ہیں!

سرد: وہ تمہیں دیکھ کر خوش ہو گیا ہوں! اوکے (سرد اور عالی جاتے ہیں)

سویرا: ہیں! اس کا مطلب ہے۔ انہوں نے مجھے ابھی دیکھا ہے۔ میں سمجھ رہی تھی جب

سے آئے ہیں، تب سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔

سرمد: جی! وہ موقع ہی ایسا ہے اور ساجدہ یہ ہماری شادی کی فلم۔
 عالی: ایسی فلم ہے، ابھی ایوارڈ ملتے ملتے بچا ہے۔
 ساجدہ: جی! وہ میں اپنی فرینڈز کو دکھاتی ہوں۔

ڈبل ٹریبل 5

اداکار	کردار
جاوید شیخ	سرمد
ماریہ واسطی	ساجدہ
فرح شاہ	سویرا
اسمعیل تارہ	عالی
جاوید رضوی	بدر
عصمت صوفی	مسز بدر

ان ڈور دن کا وقت

ٹی وی لاؤنج

(سب فلم دیکھنے بیٹھے ہیں۔ ساجدہ، سلمیٰ، مسز بدر اور بہت سی سہیلیاں بیٹھی ہیں۔ فلم چلتی ہے تو یہ شیر والی فلم ہے۔ جانوروں کے کھانے والا سین سب کو برا لگتا ہے۔ سرمد یوں آتا ہے کہ اسے نظر نہیں آرہا۔ ٹی وی پر کیا لگا ہے۔)

سرمد: دیکھا کیسی ایڈیٹنگ اور کیا Symbolic سچ ہیں!

سلمیٰ: ہاں پوری فلم ہی Symbolic ہے۔ آپ کے نزدیک شادی اس ہارر فلم کی طرح ہے۔ دیری گڈ....

ساجدہ: سرمد مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی۔

(غصے سے اٹھ کر رونے والی ہو کر باہر چلی جاتی ہے۔ سرمد دیکھتا ہے ٹی وی پر)

سرمد: ہیں! یہ کونسی فلم ہے؟

(ساجدہ کے پیچھے جاتا ہے۔ وہ کمرے میں روٹھ کر گئی ہے۔)

سرمد: ساجدہ پلیز!

ساجدہ: آپ نے میری فرینڈز اور گھر والوں کے سامنے میرا مذاق بنایا۔

سرمد: وہ دیکھو جان! یہ فلم تو غلطی سے آگئی۔ شادی مئی فلم تو اور ہے۔ اس فلم کی جگہ یہ غلطی سے آگئی! (یکدم سوچ کر) یہ فلم وہ نہیں تو فلم.... ہیں وہ فلم ادھر رہ گئی۔

اونو!

(وہاں سے بھاگتا ہے۔ اس کے مضحکہ خیز چہرے پر فریم سٹل ہوتا ہے اور ٹیلیپ چلتے ہیں۔)

ان ڈور دن کا وقت

سرم کا گھر

(ڈرائنگ روم سے ساجدہ میزھیاں چڑھتی اوپر جا رہی ہے)

ساجدہ: سرم کو تیار کراتی ہوں۔ مجھے ساتھ لے کر ڈریسز لے دیں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں سرم تیار ہو رہا ہے۔ پرفیوم لگا کر دیکھ رہا ہے)

سرم: لڑکیوں کے آڈیشن کے لئے بڑی تیاری کرنا پڑتی ہے۔ اس سوٹ میں تو بڑا پڑھا

لکھا لگ رہا ہوں۔ فلم ڈائریکٹر لگ ہی نہیں رہا۔ ٹائی اتار دیتا ہے۔

(ساجدہ اندر آتی ہے۔ حیرانی سے دیکھتی ہے۔ سرم تیار کھڑا ہے)

ساجدہ: آپ تیار ہیں!

سرم: (سوچ کر) اسے شک تو نہیں ہو گیا۔ (ساجدہ کو) وہ جان میں خاص طور پر تیار تو

نہیں ہو رہا۔

ساجدہ: تو پھر چلیں!

سرم: کیا تم بھی ساتھ جاؤ گی (خود کلامی) لگتا ہے اسے پتہ چل گیا لڑکیوں کے آڈیشن ہیں۔

ساجدہ: مل کر پسند کریں گے۔

سرم: جی! (خود کلامی) غصے کی بجائے خوش ہو رہی ہے (ساجدہ کو) ساجدہ تمہاری طبیعت

تو ٹھیک ہے!

ساجدہ: ہاں پتہ ہے۔ میری امی کی جب طبیعت خراب ہو تو ہمارا فیملی ڈاکٹر انہیں شاپنگ کا

مشورہ دیتا ہے۔ چلیں شاپنگ کرنے۔

سرم: اچھا تم شاپنگ کے لئے کہہ رہی تھیں۔ میں سمجھا تمہیں پتہ چل گیا۔

ساجدہ: کیا پتہ چل گیا؟

سرم: وہ... یہ کہ میں تیار ہوں....

ساجدہ: آج آپ مجھے دو سوٹ لے کر دیں گے۔

سرم: دو۔ پچھلے ہفتے تین لے کر تو دیئے تھے۔

ساجدہ: کب لے کر دیئے تھے؟

سرم: (خود کلامی) اچھا سویرا کو لے کر دیئے ہوں گے.... وہ میرا مطلب تھا اس ہفتے

تین لے کر دوں گا۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) اچھا.... چلیں، پھر لے دیں۔ آج ہفتہ ہی ہے۔

سرم: وہ.... آج.... وہ دراصل.... وہ آج تو میں نے رائٹر کے ہاں جانا ہے۔ سکرپٹ

پر بیٹھنا ہے۔

ساجدہ: ان کے ہاں بیٹھنے کو کچھ اور نہیں۔

سرم: وہ تم خود ہی جا کے کوئی اچھا سا سوٹ لے آنا۔ تمہاری چوائس بہت اچھی ہے۔

ساجدہ: آپ تو کہتے ہیں میری چوائس اچھی نہیں۔

سرم: مجھ سے تو اچھی ہی ہے۔ تم میری چوائس ہو۔ میں تمہاری چوائس ہوں، اس سے

اندازہ لگا لو۔

ساجدہ: جی!

سرم: جان یہ ایک ہزار لو، کوئی اچھا سا ایک سوٹ لے لینا۔

ساجدہ: ایک سوٹ!

سرم: وہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آدھا سوٹ ملتا نہیں۔ سوٹ اپنی پسند کا نہ لینا۔ کوئی اچھا

سایینا۔

ان ڈور دن کا وقت

دفتر کا منظر

(کمرے میں فلمی ہیروئین بننے کی شوقین کافی خواتین لڑکیاں فلمی انداز اور کپڑوں

میں بیٹھی ہیں۔ عالی آتا ہے)

عالی: دو ملاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے۔ سرم لگتا ہے دو بیویوں میں حلال ہو گیا، ابھی

نہیں آیا۔

روزی: (فلمی لہجے میں) ڈائریکٹر صاحب کب آئیں گے؟

عالی: ابھی آتے ہیں۔

(عالی جاتا ہے۔ عینک اور سگار سالے کر ڈائریکٹر بن کر آتا ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر)

عالی: اچھا تو آپ لوگ آڈیشن کے لئے آئے ہیں؟

روزی: آپ کون ہیں؟

عالی: مجھے نہیں جانتے۔ میں نے بڑی بڑی فلمیں ڈائریکٹ کی ہیں۔ چھ چھ سات سات گھنٹے کی فلمیں۔ یہ ریما، بارہ، میرا کو کس نے ہیروئن بنایا، میں نے۔

روزی: انہوں نے تو آپ کی کسی فلم میں کام نہیں کیا۔

عالی: اسی لئے تو ہیروئنیں بنی ہیں۔ میں نے کئی ڈائریکٹروں کے نام پر فلمیں بنائیں۔

سید نور کو فلمیں میں بنا کر دیتا تھا۔ خود تو اس نے تب سے بنانا شروع کی ہیں۔ جب سے فلاپ ہونا شروع ہوئی ہیں۔ سرمد کو میں بنا کر دیتا ہوں۔

(سرمد آتا ہے۔ عالی نے نہیں دیکھا)

شادی: سرمد جی کو آپ بنا کر دیتے ہیں؟

عالی: ہاں میں بنا کر دیتا ہوں۔ (یکدم دیکھ کر) چائے میں ہی بنا کر دیتا ہوں۔ ابھی لا رہا

ہوں۔ کینیا سے لاؤں یا سری لنکا سے۔ راستہ دینا، کینیا کو ادھر سے شارٹ کٹ ہے۔

سرمد: تم نے آڈیشن شروع تو نہیں کر دیئے؟

عالی: شروع تو نہیں کئے، ختم کئے ہیں۔

سرمد: (اداسے شادی سے) آپ کا نام!

شادی: شادی

سرمد: کیا سپر ہٹ نام ہے۔

عالی: بس ایک نطفے سے رہ گیا۔ شادی... شادی (سرمد غصے سے عالی کو دیکھتا ہے)

(فون کی گھنٹی بجتی ہے)

سرمد: پھر ساجدہ کا ہو گا۔ بڑی مشکل سے جان چھڑا کر آیا ہوں۔ ہیلو جان!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں، سویرا ہے)

سویرا: (رعب سے) کیا کر رہے ہیں؟

سرمد: (شادی سے ذرا دور ہٹتے ہوئے) وہ میں کچھ نہیں، قسم لے لیں۔

سویرا: اچھا! پھر ابھی ایئر پورٹ جا کر میری خالہ کو لے آئیں۔

سرمد: ابھی..... مجھے کل بتانا تھا۔

سویرا: کل تو آپ کی ریکارڈنگ تھی!

سرمد: کل ریکارڈنگ تھی۔ اچھا دوسرے گھر میں تھا۔ وہ ہاں ریکارڈنگ تھی، وہ جان اتنا

کام کرتا ہوں، بھول جاتا ہوں۔ کیا کر رہا ہوں۔

عالی: بھول جاتے ہیں، کیا کر رہے ہیں۔ اسی لئے تو خوش ہیں۔

سرمد: پر جان میں نے تو تمہاری خالہ کو دیکھا نہیں۔ اچھا، اچھا... اچھا (فون بند کر کے)

وہ عالی ایئر پورٹ سے میری خالہ ساس کو لے آؤ!

عالی: خالہ ساس پہلے ساسیں کم تھیں۔ لوگوں کو دو شادیوں پر سزا ملتی ہے دو ساسیں

تمہیں تو کئی سزائیں ملی ہیں۔

سرمد: عالی صاحب آپ جائیں! سلمیٰ نام ہے خالہ کا، انہیں گھر چھوڑ آئیں۔

عالی: یہی کچھ کرنا تھا تو خود ہی شادیاں نہ کر لیتا... (سرمد گھورتا ہے) جاتا ہوں!

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(عالی سلمیٰ کے بیگ اٹھائے نیل دیتا ہے۔ پیچھے خالہ سلمیٰ آرہی ہیں۔ بچی ملازمہ

دروازہ کھولتی ہے)

عالی: آئیے یہی ہے آپ کے داماد کا گھر۔

(عالی اندر چلا جاتا ہے۔ ادھر ادھر دیکھتا ہے)

عالی: ساجدہ..... بھابی.....

(واپس آتا ہے۔ سلمیٰ آتی ہے اندر)

عالی: (اندر آئی ہوئی سلمیٰ کو) وہ بھابی تو شاپنگ کرنے گئی ہیں، آپ بیٹھیں۔

سلمیٰ: میری بھانجی میرے لئے گفٹ لینے گئی ہوگی۔ یہ لو پچاس روپے، چالیس ٹیکسی کو

دے دینا۔ دس تم رکھ لینا۔

عالی:
سلی:
عالی:

جی! اور بیگ سے کپڑے نکال کر استری کر کے ہینگر میں لٹکا دو۔
جی... وہ میں آپ کا داماد نہیں ہوں جی۔ مجھے کوئی باعزت کام ہی بتائیں۔

ان ڈور

دن کا وقت

آفس کا منظر

(سرمد بیٹھا ہے۔ ہیروئن بننے کی شوقین لڑکی کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے)

نازو: مجھے جی بڑی ہیروئن بنادیں!

سرمد: ہیروئن میں بنادیتا ہوں، بڑی بننے کے لئے آپ خوراک بہتر کریں۔ میری فلموں

میں کام کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے۔ یہ فلاپ نہیں ہوتیں....

(عالی داخل ہوتا ہے)

عالی: ریلیز ہوں گی تو فلاپ ہوں گی ناں!

سرمد: تم بیٹھو باہر، بلا تا ہوں۔

نازو: آپ کہہ رہے تھے، آپ نے ابھی شادی نہیں کی۔

سرمد: ابھی... (عالی کو) وہ ابھی تو نہیں کی... پہلے کی بات اور ہے۔

عالی: میں آپ کی ساس کو گھر چھوڑ آیا ہوں۔

سرمد: (نازو کو) وہ سگی ساس نہیں خالہ ساس ہے۔

عالی: ساجدہ بھابی گھر نہیں تھیں، سلی خالہ کو چھوڑ کر آگیا ہوں۔

سرمد: اچھا... (سوچ کر) کیا تم انہیں ساجدہ کے ہاں چھوڑ آئے! (گھبرا کر کھڑا ہو جاتا ہے)

عالی: فکر نہ کرو، اندر بٹھا کر آیا ہوں۔

سرمد: عالی! وہ تو سویرا کی خالہ تھی۔ تجھے انہیں لانے بھیج کر غلطی کی۔

عالی: یہ تو نہ کہیں۔ غلطی تو آپ نے بہت پہلے کی کی ہے۔

(سرمد وہاں سے بھاگتا ہے۔ کیمرا تیز تیز اسے بھاگتے دکھاتا ہے۔ نازو ایک دو اور

ہیروئنیں ان کو بلاتی رہ جاتی ہیں۔)

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(سرمد بھاگتا گھر میں داخل ہوتا ہے)

یا اللہ ساجدہ نہ آئی ہو۔

(یکدم سیڑھیوں پر اسے کوئی کھڑا ڈرا دیتا ہے۔ یہ سلی ہے۔)

سلی: کدھر منہ اٹھائے چلے آ رہے ہو۔ کس سے ملتا ہے؟

سرمد: جی وہ.... وہ یہ میرا گھر ہے۔

سلی: اچھا تو آپ ہیں داماد جی! بچی کو نوکرانی رکھا ہے۔ کب کا کہا ہے پکوڑے بنا کر لاؤ،

ابھی نہیں آئی۔ میری بھانجی کہاں ہے!

سرمد: نہیں آئی، شکر ہے۔ (خوش ہو جاتا ہے)

سلی: اس میں خوش ہونے والی کونسی بات ہے؟

سرمد: وہ آئی... وہ آپ کی بھانجی تو گھر میں انتظار کر رہی ہے۔ وہ عالی غلط گھر لے آیا!

سلی: غلط گھر! یہ گھرا تا غلط تو نہیں لگتا، ٹھیک ٹھاک ہے۔

سرمد: عالی مروائے گا۔ وہ آنٹی کدھر ہے آپ کا سامان، جلدی کریں وہ گھر چلیں۔

سلی: کیسی باتیں کر رہے ہو؟ یہ گھر نہیں کیا!

سرمد: نہیں وہ، یہ سیٹ ہے۔ میں فلم ڈائریکٹر ہوں ناں۔ (فخر سے کہتا ہے)

سلی: بھانجی تو کہہ رہی تھی، تم اچھی پوسٹ پر ہو۔

سرمد: وہ یہاں شوٹنگ کرتے ہیں۔ شوٹنگ کے لئے گھر لیتے ہی ناں کرائے پر۔

سلی: یہاں شوٹنگ ہوتی ہے۔ مجھے بھی ڈراموں کا بڑا شوق ہے۔ سکول ڈرامے میں میں

نے چنل کارول کیا تھا!

سرمد: کیا ہو گا۔ اس رول کے لئے آپ کو کوئی مشکل نہیں ہوئی ہو گی۔

سلی: ہاں.... کیا!

سرمد: وہ جلدی چلیں، وہ سویرا نے....

سلی: کس نے....

سرمد: مطلب آپ کی بھانجی نے پکڑے نکال کر رکھے ہیں، ٹھنڈے ہو جائیں گے۔
 سامان کہاں ہے آپ کا۔
 (اوپر اشارہ کرتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھتا جاتا ہے۔ تیز تیز سین میں سامان لاتا ہے۔)
 سرمد: بس جلدی کریں۔ شکر ہے ابھی تک ساجدہ نہیں آئی۔
 (دروازہ کھولتا ہے۔ ساس دوسری طرف منہ کئے چیزیں چیک کر رہی ہے۔ سرمد دروازہ پر کھڑا ہے۔ دور پیچھے ساجدہ شاپنگ بیگ اٹھائے آرہی ہے۔ سرمد نے نہیں دیکھا۔ یکدم مڑ کر دیکھتا ہے۔)
 سرمد: مر گیا! اب کیا کروں۔
 (دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر کے کھڑا ہو جاتا ہے)
 سلمیٰ: داماد جی چلیں!
 سرمد: نہیں وہ.... ہاں... وہ آپ نے سیٹ تو دیکھا نہیں۔
 سلمیٰ: ڈنر سیٹ کی بات کر رہے ہیں۔ دیکھ لیا بلکہ رکھ بھی لیا۔
 (بیگ کی طرف اشارہ کرتی ہے)
 سرمد: وہ آپ نے اوپر ڈرامے کا سیٹ تو دیکھا نہیں۔ وہ آئیں ناں پلیز ورنہ میری بے عزتی ہو جائے گی۔
 سلمیٰ: میرے نہ دیکھنے سے بے عزتی کیسے ہوگی!
 سرمد: وہ آپ کی بھانجی کیا سوچے گی، میں نے آپ کو سیٹ بھی نہیں دکھایا۔ (بیل ہوتی ہے۔ ڈر کر) جلدی کریں۔
 (سامان اٹھا کر زبردستی سلمیٰ کو اوپر لے جاتا ہے۔ ایک کمرے میں چھوڑ کر سیڑھیوں کی طرف آ رہا ہے کہ مڑ کر دیکھتا ہے۔ وہ بھی پیچھے آرہی ہے۔ جا کر واپس اسے کمرے کے اندر لے جا کر دروازہ اچھی طرح بند کر کے آتا ہے۔ گرتا پڑتا آ کے دروازہ کھولتا ہے۔)
 ساجدہ: وہ آپ!
 سرمد: ہاں وہ ساجدہ.... تم آگئی!
 ساجدہ: آپ اتنے گھبرائے کیوں ہیں؟

سرمد: اتنی گھبراہٹ تو ہر خاوند کے چہرے پر نیچری ہوتی ہے۔ وہ تم اتنی جلدی آگئی۔
 ساجدہ: یہ تو مجھے پوچھنا تھا۔ آپ کو تو اسٹر کے ساتھ سکرپٹ پر بیٹھنا تھا۔
 سرمد: وہ سکرپٹ چھوٹا سا تھا، اسٹر اور میں دونوں کیسے بیٹھتے۔
 ساجدہ: جان میں سوٹ لے کر آئی ہوں۔ کیسا ہے!
 سرمد: سچ بتانا ہے یا تعریف کرنی ہے۔ ہاں وہ جان یاد آیا تم نے ایک سوٹ کیوں لیا۔
 کیوں لیا ایک سوٹ۔
 ساجدہ: جی!
 سرمد: دو لینے تھے۔ تم نے صبح مجھے کہا کہ تم دو سوٹ لینا چاہتی ہو۔ بس میں سارا دن یہی سوچتا رہا کہ تمہیں کس طرح دو سوٹ لے کر دوں۔ یہ لو ایک ہزار۔
 ساجدہ: اس سے دو سوٹ تو نہیں آئیں گے۔
 سرمد: وہ اس کا ایک اور سوٹ لے آؤ۔
 (ساجدہ کی کمر ہے۔ سرمد کو اوپر خالہ سلمیٰ کی جھلک نظر آتی ہے۔ گھبرا جاتا ہے)
 ساجدہ: یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں!
 سرمد: (گھبرا کر اوپر دیکھ کر) مر گئے، تم نے دیکھ لیا!
 ساجدہ: اور کیا! آپ کتنے اچھے ہیں، مجھے ایک اور سوٹ کے لئے رقم دے رہے ہیں۔
 سرمد: اچھا یہ.... میں سمجھا کچھ اور ہے.... وہ جان تم جلدی جلدی جاؤ۔ جب تک تم جا کر ایک اور سوٹ نہیں لے آتیں، مجھے سکون نہیں ملے گا۔
 ساجدہ: آپ کتنے اچھے ہیں۔
 (سرمد اوپر دیکھ کر)
 سرمد: یہ تو مجھے بھی پتہ ہے، وہ نیچے نہ آجائے۔
 ساجدہ: کون نیچے نہ آجائے؟
 سرمد: مطلب احتیاط سے جانا، تم نیچے نہ آجانا ٹریفک کتنی Terrific ہے ناں۔
 ساجدہ: چلیں پھر!
 سرمد: ہاں جاؤ۔ کوئی جلدی نہیں.... مطلب آنے کی۔
 (جانے لگتی ہے۔ سرمد بہت Relax ہوتا ہے کہ ساجدہ تھوڑا سا جا کر مڑتی ہے)

اپر فلور

(ساجدہ کے گھر کا پر فلور ہے۔ سرمد، سلمیٰ کو لے کر ایک طرف چلا گیا ہے۔ سلمیٰ گھبراہٹ ہوئی ہے)

سرمد: آپ باہر کیوں آگئیں؟

سلمیٰ: کیوں باہر کیا ہے؟

سرمد: آہستہ بولیں۔

سلمیٰ: (آہستہ) باہر کیا ہے؟

سرمد: وہ.... ہاں وہ اتنی ٹھنڈی ہوا ہے، طبیعت خراب ہو جائے گی۔

سلمیٰ: کس کی، تمہاری؟

سرمد: ہاں.... مطلب آپ کی۔ آئیں آپ کو اپنا بیڈروم دکھاتا ہوں۔

سلمیٰ: تمہارا....

سرمد: وہ مطلب ڈرامے کے لئے بیڈروم بنایا ہے، آپ دیکھیں، میں آتا ہوں۔

(اس کمرے میں ساجدہ کی تصویر لگی ہے۔ سلمیٰ اسے اٹھا کر)

سلمیٰ: یہ کون ہے؟

سرمد: مر گئے.... وہ.... یہ.... ہاں اس ڈرامے کی ہیروئن ہے نا۔ اس کا کمرہ بنایا ہے۔

(خود کلامی) کہیں میرے ساتھ تو ساجدہ کی کوئی تصویر نہیں یہاں!

سلمیٰ: کیا کہا؟

سرمد: کچھ نہیں۔ وہ آپ دیکھیں اسے، میں آیا....

(باہر نکل کر باہر سے کنڈی لگا دیتا ہے)

سرمد: اب کیا ہوگا!

(فون ملا کر سیڑھیوں میں کھڑا ہو کر فون کرتا ہے۔)

سرمد: ہیلو! ہیلو! عالی کے بچے اٹھا لو فون۔

(عالی فون اٹھاتا ہے)

ساجدہ: آئیں ناں!

سرمد: کیا مطلب!

ساجدہ: وہ میں آپ کے بغیر تھوڑی جاؤں گی۔ چلیں!

سرمد: وہ میں کیسے چل سکتا ہوں؟

ساجدہ: نہیں چل سکتے، کیا ہوا؟

سرمد: ہاں وہ.... میری ٹانگ میں بہت درد ہے، چل نہیں سکتا!

ساجدہ: مجھے پہلے بتانا تھا۔ آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔

سرمد: وہ تم سوٹ لے آؤ.... مجھے آرام مل جائے گا۔

ساجدہ: نہیں میں آپ کو ایسے چھوڑ کر کیسے جاؤں! (ساجدہ اوپر سیڑھیاں چڑھنے لگتی ہے)

سرمد: ہیں! وہ ساجدہ تم کہاں جا رہی ہو؟

ساجدہ: وہ آپ کی مالش کر دیتی ہوں، درد ٹھیک ہو جائے گا۔ اوپر سے دوائی لے آؤں۔

سرمد: نہیں وہ.... تم اوپر نہیں جانا، مجھے چھوڑ کر۔

ساجدہ: جی.... جان میں اتنا اوپر نہیں جا رہی۔

سرمد: بس تم یہیں رہو! وہ جان تم سوٹ لے آؤ ناں! میں ٹھیک ہوں۔

ساجدہ: اچھا چلو شکر ہے۔ چلیں پھر میرے ساتھ!

سرمد: جی! وہ میں اتنا بھی ٹھیک نہیں، بہت درد ہے۔

(اوپر دیکھتا ہے۔ سلمیٰ سیڑھیوں سے نیچے آنے لگتی ہے)

سلمیٰ: (آواز) داماد جی کہاں ہیں؟

ساجدہ: یہ کون بولا؟

سرمد: وہ یہ.... وہ ہاں میں ٹی وی چلتا چھوڑ آیا تھا۔ وہ ہے.... ابھی آتا ہوں۔

(تیزی سے بھاگ کر اوپر جاتا ہے اور ساجدہ سے چھپا کر خالہ کو واپس اوپر لے جاتا ہے۔ خالہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی ہے)

سرمد: عالی گڑبڑ ہو گئی۔

عالی: ہو گی۔ چلو کام ختم ہوا۔

سرمد: میں ساجدہ کو لے کر باہر جا رہا ہوں۔

عالی: ویزہ لگ گیا!

سرمد: عالی گھر سے باہر۔ اوپر والے کمرے میں خالہ ہے۔ اسے نکال کر سویرا کے ہاں لے

جانا، میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔

عالی: میں بتا دیتا ہوں، بارہ بجے ہیں تمہارے۔

سرمد: جلدی کرو، ساجدہ کو پتہ نہ چل جائے۔

ساجدہ: کس بات کا!

سرمد: (روانی میں) اسی مصیبت کا جو آئی ہے.... ہیں وہ ساجدہ تم۔

ساجدہ: جان آپ کس مصیبت کی بات کر رہے ہیں؟

سرمد: میں تو تمہاری بات کر رہا تھا۔ وہ میرا مطلب مصیبت کو چھوڑو، تم مسکراتی ہو تو میں

بالکل ٹھیک ہو جاتا ہوں۔

ساجدہ: جیسے ٹانگ کا درد ٹھیک ہو گیا؟

سرمد: ہاں۔ میری اس ٹانگ میں، نہیں اس ٹانگ میں، کس میں تھا.... جان دیکھا مجھے

بھول گیا کہ کس ٹانگ میں درد تھا۔ چلو تمہارے لئے میں خود سوٹ لینے چلتا ہوں۔

ساجدہ: ہیں! ایک سوٹ کے لئے آپ جائیں گے؟

سرمد: وہ.... دو لے دوں گا۔ تم بس چلو سہی۔

ساجدہ: اچھا! میں جوتے بدل لوں، یہ تو کاٹتے ہیں۔

سرمد: کس کی کھال کے ہیں.... جلدی بدل لو۔

(اس کمرے میں جاتی ہے جس میں سلمیٰ ہے)

سرمد: ہیں تم اس کمرے میں جا رہی ہو۔ وہ جان تم پر یہ شوز بہت اچھے لگ رہے ہیں۔

(درد سے کراہتے ہوئے)

ساجدہ: ہاں لگ رہے ہیں ناں!

سرمد: وہ تم ان کو نہ بدلنا پلیز۔ ایسے ہی شوز تم نے اس دن پہنے تھے جب تم سے میری پہلی

ملاقات ہوئی تھی۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) آپ کو یاد ہے؟

سرمد: شادی سے پہلے میں سب سے پہلے لڑکیوں کے جوتے دیکھتا تھا احتیاطاً۔ چلو جان آؤ

نئے شوز لینے چلتے ہیں۔

ساجدہ: جی۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی۔ (سیڑھیاں اترتے ہوئے)

سرمد: نہیں سمجھ آرہی۔ شکر ہے، آئیں چلیں۔ تم سیڑھیاں اترتی کتنی اچھی لگتی ہو۔

(ساجدہ حیران ہے۔ یکدم اوپر سے سلمیٰ دروازہ کھٹکھٹاتی ہے)

ساجدہ: یہ اوپر کس نے دروازہ کھٹکھٹایا؟

سرمد: وہ۔ ہاں خالہ ہو گی۔ میرا مطلب ہمسائیوں کی خالہ، ان کے گھر سے آواز آرہی ہے

ناں! آؤ جان۔

(سرمد ساجدہ کو خوش کر کے سیڑھیاں اتار کر باہر کے دروازے پر لاتا ہے اور خوشی

خوشی دروازہ کھولتا ہے تو سامنے سرساس کھڑے ہیں۔)

سرمد: او نو!

ساجدہ: (خوشی سے) امی ابا آپ!

بدر: تم کہیں جا رہے تھے، ہم غلط ٹائم پر آئے۔

سرمد: ہاں!....

ساجدہ: کیسی بات کرتے ہیں۔ امی سرمد مجھے دو سوٹ اور شوز لے کر دے رہے ہیں۔

مسز بدر: داماد جی کیا بات ہے!

بدر: وہ۔ ایسے ہی دل کر رہا تھا۔ وہ ساجدہ چلیں!

ساجدہ: امی آئی ہیں، اب کیسے جاسکتی ہوں۔ امی آئیں بیٹھیں۔

(ڈرائنگ روم میں بیٹھنے لگتے ہیں)

مسز بدر: ساجدہ اس سے کپڑوں کے پیسے لے لو، بعد کا کیا پتہ!

سرمد: وہ آپ یہاں بیٹھنے لگے ہیں وہ.... ادھر اندر بیٹھتے ہیں۔

ساجدہ: نہیں اوپر میرے کمرے میں چلتے ہیں!

سرمد: کیا! وہ اوپر.... سیڑھیاں چڑھ کر جانا ابا جی کے لئے ٹھیک نہیں!

مسز بدر: پھر تو اوپر ہی چلتے ہیں۔
 (جانے لگے ہیں۔ سرمد بہت پریشان ہے)
 مسز بدر: سرمد تم پریشان لگ رہے ہو۔
 بدر: وہ اتنی پریشانی تو خاوند کے چہرے پر ہونی چاہیے ورنہ لوگ سمجھیں گے بیوی میکے گئی ہے!
 سرمد: وہ..... نیچے بیٹھے ہیں کیوں انکل؟
 (اوپر سسلٹی سے کچھ گرتا ہے۔ اس کی آواز آتی ہے)
 بدر: یہ اوپر کون ہے؟
 سرمد: وہ.... اوپر.... وہ دراصل..... میں دیکھتا ہوں۔ وہ آپ اوپر نہ جائیں۔
 مسز بدر: داماد جی کیا بات ہے۔ آؤ ساجدہ اوپر چلتے ہیں۔
 (وہ سیڑھیاں چڑھ کر جا رہی ہیں۔ یہ گھبراہٹا ہوا ہے)
 سرمد: عالی نے مروادیا!
 مسز بدر: کچھ مجھے کہا؟
 سرمد: نہیں وہ آنٹی.... وہ آپ اوپر نہ جائیں.... وہ اوپر (پھر اوپر کچھ گرنے کی آواز) وہ اوپر بڑا سا چوہا ہے۔
 ساجدہ
 مسز بدر: ہیں! چوہا....
 (دونوں سیڑھیوں سے بھاگتی نیچے اترتی ہیں۔)
 سرمد: شکر ہے میں سمجھتا تھا خدا نے چوہا بیکار ہی بنایا ہے۔ (اوپر جاتے ہوئے) وہ میں اسے نکالتا ہوں۔
 (سرمد اوپر آتا ہے۔ کمرے میں دیکھتا ہے)
 سرمد: وہ خالہ... وہ.... یہ خالہ کہاں مر گئی؟
 (کوئی پیچھے سے اس کا گاندھا تھپتھپاتا ہے۔ سرمد یکدم ڈرتا ہے۔)
 سسلٹی: کون مر گئی؟
 سرمد: وہ کوئی نہیں، وہ آپ بتائیں!

سسلٹی: پہلے داماد جی آپ بتائیں۔ یہ نیچے کون ہیں، آوازیں آرہی تھیں؟
 سرمد: وہ... وہ کوئی نہیں۔ ٹی وی لگا ہو گا۔ وہ نیچے والے ٹی وی پر آوازیں ہی آتی ہیں اور تو کوئی نہیں۔
 (سرمد، سسلٹی وہاں کھڑے ہیں جہاں سے سیڑھیوں پر ڈنڈے لے کر آہستہ آہستہ ساجدہ، بدر، مسز بدر چڑھتے نظر آتے ہیں)
 سسلٹی: یہ کیا کر رہے ہیں؟
 سرمد: (دیکھ کر) مر گیا! وہ یہ.... وہ....
 سسلٹی: ڈرامہ کر رہے ہیں!
 سرمد: ہاں وہ ایکٹر ہیں۔ شوٹنگ کر رہے ہیں۔ وہ آپ بولنا نہیں!
 سسلٹی: کیوں؟
 سرمد: وہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے ناں!
 سسلٹی: (سرگوشی) وہ یہ کس پر حملہ کرنے لگے ہیں۔ عجیب حرکتیں کر رہے ہیں۔
 سرمد: آپ نے بولنا نہیں۔
 (سرمد سیڑھیوں پر ساجدہ، بدر، مسز بدر کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ گھبرا جاتے ہیں)
 سرمد: وہ وہ غائب ہو گیا.... چوہا!
 ساجدہ: چوہا کیسے غائب ہو سکتا ہے۔ اسے جادو آتا تھا؟
 مسز بدر: یہیں ہو گا۔ ایک بار اسے ڈھونڈ کر مار دو.... ادھر ہو گا!
 سرمد: وہ.... اس کمرے میں تو وہ ہے.... مطلب وہ نہیں ہے! اب کیا ہو گا۔ وہ دیکھیں پلیز چوہے کا اعتبار کریں.... وہ میرا مطلب میرا اعتبار کریں۔
 (آہستہ آہستہ ساجدہ، بدر، مسز بدر یکدم اس کمرے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ سامنے سسلٹی کھڑی ہنس رہی ہے۔ اس کے ہنسنے پر حیران ہوتے ہیں۔)
 ساجدہ: آپ کون ہیں۔ یہاں کیا کر رہی ہیں؟
 سسلٹی: وہ میں شوٹنگ دیکھ رہی تھی۔ وہ کیمرہ کدھر ہے؟
 مسز بدر: جی! یہ کیا باتیں کر رہی ہے؟

سلمیٰ: وہ جی مجھے آٹو گراف دیں جی!

سرمہ: وہ.... یہ دے دیں گی۔ وہ یہ خالہ ہیں....

سلمیٰ: خالہ۔ نہیں خالہ ساس کہو!

ساجدہ: جی! کس کی خالہ ساس!

سرمہ: وہ.... وہ اپنے داماد کی۔ وہ (سرگوشی) یہ عالی کی خالہ ساس ہیں! وہ آ رہا ہے لے

جانے کے لئے۔ وہ چھوڑ گیا تھا!

سلمیٰ: کس کی ساس!

سرمہ: ہماری ہی ہوئی۔ آپ نے کچھ کھایا؟

ساجدہ: ہمیں تو عالی بھائی نے بتایا ہی نہیں کہ وہ شادی کر رہے ہیں!

سلمیٰ: عالی بھائی!

سرمہ: وہ آئیں ناں چلتے ہیں۔ میں خالہ جی کو چھوڑ آتا ہوں۔

ساجدہ: عالی بھائی کو آ لینے دیں۔ خالہ جی آپ آئیں (سرمہ کو) آپ نے کچھ کھلایا کہ

نہیں۔

سلمیٰ: (خود کلامی) ڈائریکٹر کی ساس ہونے کا بڑا فائدہ ہے۔ سب عزت کر رہے ہیں۔

ان ڈور

دن

ڈرائنگ روم

(سلمیٰ، بدر، مسز بدر بیٹھے ہیں۔ ساجدہ پکڑے اور بہت سی چیزیں لائی ہے۔)

سرمہ: عالی ابھی تک نہیں آیا۔ وہ آئیں ناں میں گھر لے چلوں... ان کی بھانجی کے گھر۔

ساجدہ: عالی بھائی تو آجائیں۔ آپ کھائیں!

(بیل ہوتی ہے۔ دروازہ کھولتے ہی عالی آتا ہے اور سب کو بیٹھے دیکھ کر حیران ہو

جاتا ہے)

عالی: ادھر تو لگ رہا ہے آخری سین چل رہا ہے!

ساجدہ: عالی بھائی آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا!

عالی: جی کس بات کا؟

ساجدہ: یہی شادی کا!

عالی: پتہ چل گیا۔ سرمہ چوٹ تو نہیں لگی.... ابھی نہیں لگی۔ اللہ کے گھر دیر ہے

اندھیر نہیں۔

ساجدہ: آپ بتائیں ناں، شادی کا کیوں نہیں بتایا!

عالی: حیرت ہے۔ سرمہ کی شادی کا ذکر اتنے آرام سے۔ بھابی آپ کو غصہ نہیں آ رہا۔

ساجدہ: غصہ کس بات کا! خوشی کی بات ہے۔

عالی: سرمہ مجھے چنگلی کاٹنا، میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔

بدر: بھئی عالی تمہاری ساس بہت اچھی ہیں۔

(مسز بدر گھورتی ہے)

عالی: یہ میری ساس تو نہیں!

ساجدہ: جی!

سرمہ: مطلب ساس نہیں، خالہ ساس ہے۔

عالی: ہاں میری خالہ ساس ہیں۔

سلمیٰ: کیا مطلب! میرے داماد تو یہ ہیں۔

(سب چونکتے ہیں)

مسز بدر: کیا!

عالی: سرمہ اب تو گیا!

سلمیٰ: یہ میری بھانجی کے میاں ہیں۔ ابھی گھر لے جانا تھا۔ ڈرامے کا سیٹ دکھانے لائے

تھے۔ آپ ان کے ڈرامے میں کام کر رہی ہیں!

ساجدہ: میں.... میں تو سرمہ کی بیوی ہوں!

سلمیٰ: کیا تم نے دو شادیاں کی ہیں!

سرمہ: نہیں وہ.... دراصل بات.... یہ ہے.... عالی کچھ کہو ناں!

عالی: ساجدہ بھابی میں نے بہت سمجھایا تھا۔

سرمہ: نہیں جان.... میں نے تمہارے علاوہ کسی کا کبھی سوچا بھی نہیں۔

عالی: ہاں سوچنے کی بات ٹھیک ہے۔ سوچنا یہ بالکل نہیں!
سہلی: میں ابھی اپنی بھانجی کو فون کر کے بلاتی ہوں۔

(تیزی سے سیڑھیوں کی طرف جاتی ہے)

سرمہ: وہ ساجدہ میری جان، معافی دے دو۔ انکل سمجھائیں ناں بس ایک بار غلطی ہو گئی!
عالی: ایک بار، دوبار کہو۔

سرمہ: تم تو چپ کرو۔

سہلی: میری بھانجی آرہی ہے۔

ساجدہ: سرمہ آپ چلے جائیں، میں آپ کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔

سرمہ: جان وہ.....

(ساجدہ کے جو ہاتھ میں آتا ہے سرمہ کو مارتی ہے۔ نشانہ چوکتا ہے۔ عالی کو لگتی ہے۔ سہلی بھی غصے میں آکر مارتی ہے۔ وہ بھی عالی کو ہی لگتی ہے۔ دونوں بھاگ کر سٹور میں خود کو بند کر لیتے ہیں۔)

ان ڈور دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(سہلی دروازہ کھولتی ہے۔ ساجدہ، بدر اور مسز بدر موجود ہیں۔)

سہلی: یہ ہے میری بھانجی۔ بھانجی یہ ہے تمہارے میاں کی دوسری بیوی۔ وہ خود اس کمرے میں چھپا ہے۔

بھانجی: خالہ میرے میاں تو میرے ساتھ ہیں، آؤ ناں سلیم۔ یہ!

سہلی: تو پھر یہ کون تھا!

بھانجی: خالہ جی آپ غلطی سے یہاں آ گئیں۔ سوری جی ان کی وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی۔

ساجدہ: جی! کیا سرمہ نے دوسری شادی نہیں کی؟

سہلی: ہائے میں نے تو اسے کافی زور سے مارا تھا۔

ان ڈور دن کا وقت

سٹور

(جہاں عالی اور سرمہ دونوں بند ہیں۔ عالی کان لگا کر باہر سن رہا ہے کہ کیا ہو رہا ہے)

عالی: دونوں بیویوں کی آوازیں نہیں آرہیں۔ چپ کر کے دو خواتین کیسے لڑ سکتی ہیں؟

سرمہ: اب کیا کریں؟

عالی: ہم نے کیا کرنا ہے۔ اب توجہ کرنا ہے، انہی نے کرنا ہے۔

(باہر سے دستک ہوتی ہے)

عالی: دروازہ نہ کھولنا۔ تمہارے گھر میں تو اٹھا کر مارنے والی چیزیں بھی بہت ہیں۔

ساجدہ: (آواز) سرمہ جان! دروازہ کھولو۔ پلیز!

سرمہ: کافی عزت سے دستک نہیں دے رہی!

بدر: (آواز) بیٹا پلیز کھول دو۔

ساجدہ: سرمہ پلیز۔

ان ڈور دن

سٹور

(جس میں سرمہ اور عالی دونوں ہیں۔ انہوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا ہے۔)

سرمہ کا موبائل بجتا ہے۔

سرمہ: سویرا کا فون ہے۔ کیا کروں؟

عالی: سن لو، سن لو فون۔ یہاں کونسا چوٹ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

سرمہ: سوچا نہ تھا ایک دن ایسا ہو گا۔

عالی: جس دن کو ایسا ہونے پر پریشان ہو، ایک دن نہ ہوتا تو ایک شام ہو جاتا۔

(باہر بیل ہوتی ہے)

عالی: لگتا ہے سویرا بھابی آگئی۔

(ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولتے ہیں۔ سرد، عالی حیران کھڑے ہیں۔ ساجدہ معافی مانگ رہی ہے۔)

ساجدہ: مجھے معافی دے دیں۔

سرد: جی! عالی یہ بے عزتی کرنے کا کونسا طریقہ ہے!

بدر: دراصل خاتون کی بھانجی کامیاں تو کوئی اور ہے! غلط فہمی تھی۔

مسز بدر: معاف کر دیں ناں، ساجدہ غصے میں ہاتھ اٹھا گئی۔

عالی: سرد تمہارے پاس معافی ہے تو دے دو۔

سرد: (ساجدہ کو) خیر تم نے ایسی حرکت کی، معافی مشکل ہے۔

ساجدہ: جان پلیز! اب آپ پر کبھی شک نہیں کروں گی۔

سرد: اچھا چلو معاف کیا!

(ساجدہ اور اس کے ماں باپ خوش ہوتے ہیں۔ موبائل فون کی گھنٹی بجتی ہے۔)

سرد اٹھاتا ہے)

سرد: ہیلو! ہاں کیا خالہ پہنچ گئیں! اچھا جان!

ساجدہ: کیا!

(سرد کو مارنے لپکتی ہے۔ فریم سٹل ہوتا ہے)

☆.....☆.....☆

ڈبل ٹریبل 6

اداکار	کردار
جاوید شیخ	سرد
اسمعیل تارہ	عالی
ماریہ واسطی	ساجدہ
فرح شاہ	سویرا
صحابہ خاں	ثریا
طارق مصطفیٰ	ڈاکٹر

ہیں۔ (فون اور پرے کر کے یوں بولتا ہے جیسے اس کی آواز کم ہو رہی ہے۔ ساجدہ چائے لے کر آتی ہے۔ وہ دیکھ رہی ہے۔) ہیلو! ہیلو!.... آواز نہیں آرہی.... جان... ہیلو!.... شکر ہے جان چھوٹی۔

(خوش ہوتا ہے۔ مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ چائے لئے کھڑی ہے)

ساجدہ: آپ ایسے کیوں بات کر رہے تھے۔ یہ جان کون ہے؟

سرمد: وہ... جان... ہاں وہ جان محمد فلمساز ہے۔ وہ منہ دور کر کے اس سے اس لئے بات

کر رہا تھا۔ اسے فلو ہوا ہے۔ کہہ رہا تھا آ کے نئی فلم سائن کر لو۔

ساجدہ: ہیں۔ یقین نہیں آتا۔

سرمد: مجھے کونسا یقین ہے۔ وہ ویسے آج کا دن تو میں تمہارے ساتھ گزاروں گا۔

تمہارے ساتھ گزارا دن کتنا لمبا ہوتا ہے۔

ساجدہ: (خوش ہو کر) اچھا.... کیا!

سرمد: میرا مطلب آج ہالی وڈ کا کوئی فلمساز بھی چل کر آئے اور کہے، آج فلم سائن کر لو تو

نہیں کروں گا۔

ساجدہ: یقین نہیں آتا کہ آپ انکار کر سکتے ہیں۔

سرمد: اس پر یقین آتا ہے کہ وہ چل کر میرے پاس ڈائریکشن کروانے آئے گا تو میرے

انکار پر کیوں نہیں آ رہا۔

ساجدہ: آپ پلیر فور اجائیں، فلم نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سرمد: ہیں! یہ تو خوش ہونے کی بجائے بھیج رہی ہے۔ ساجدہ آج دل کرتا ہے، تم بولتی

رہو، میں سوتا رہوں۔ میرا مطلب سننا ہوں۔

ساجدہ: (شرما کر) آپ مجھے اتنا پسند کرتے ہیں۔ کتنی لکی ہوں میں۔

سرمد: میرا حوصلہ ہے.... میرا مطلب لکی تو میں ہوں۔ شادی سے پہلے میرے سارے

دوست مجھے لکی لکی کہتے تھے۔

(سرمد چائے کا گھونٹ لے کر منہ بناتا ہے)

سرمد: یہ کیا ہے؟

ساجدہ: چائے ہے!

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(سرمد کوئی فلمی رسالہ دیکھ رہا ہے۔ ساجدہ پاس بیٹھی اسے دیکھ رہی ہے۔ وہ

رسالے میں بڑی ہے۔)

ساجدہ: آپ تو اتنے بڑی رہتے ہیں، گھر کے لئے آپ کے پاس وقت ہی نہیں۔

سرمد: جان! ادھر گھر بھی تو جانا ہوتا ہے۔

ساجدہ: جی!

سرمد: وہ مطلب ادھر گھر کا سیٹ لگا ہے ناں فلم میں اس کا کہہ رہا تھا۔

ساجدہ: میں آپ کے لئے چائے لاؤں خود بنا کر۔

سرمد: میں نے کیا غلطی کی ہے۔

(فون کی گھنٹی بجتی ہے، اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو! سویرا اس وقت (ساجدہ کو دیکھ کر فون پر ہاتھ رکھ کر) وہ فلم ساز کہہ رہا ہے

سویرے اٹھ گئے۔ اسے کہا سویرا تو نہیں۔ تم اپنے ہاتھ سے میرے لئے چائے بنا

کر لا رہی تھی۔ تمہارا ہاتھ جسے لگے، وہ چیز مزیدار ہو جاتی ہے۔

(خوش ہو کر) اچھا میں ابھی لاتی ہوں۔

سرمد: (فون پر) ہاں سویرا جان، وہ سپاٹ بوائے تھا۔ کیسے فون کیا، خیر تو ہے ناں!

سویرا: وہ میری سسٹلی کے میاں ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کو دیکھنے جانا ہے۔

سرمد: تم نے ابھی تک انہیں نہیں دیکھا۔ گھر آئیں گے تو دیکھ لینا۔

سویرا: ان کی عیادت کے لئے جانا ہے۔ بیماروں کی عیادت میری باپی ہے ناں۔ آپ

جلدی آجائیں، آپ کے بغیر عیادت کے لئے کیسے جاسکتی ہوں۔ کوئی پھول

اٹھانے کے لئے تو ہو۔

سرمد: جی! وہ.... میں تو شوٹنگ کر رہا ہوں۔ کہاں.... سوچ لینے دیں۔ ہاں کاغان

میں۔ (کچھ سوچتا ہے اور پھر فون دور کر کے) ہیلو! ہیلو! وہ سگنل ڈاؤن ہو رہے

سرمد: اچھا چائے ہے۔ (فوراً Smile دے کر پیئے لگتا ہے)
 ساجدہ: وہ میری Friend ثریا کئی بار کہہ چکی ہے، آپ سے ملنا ہے۔ اسے فلموں میں کام کرنے کا بڑا شوق ہے۔
 سرمد: دیکھنے میں کیسی ہے؟
 ساجدہ: میرے جیسی ہے۔
 سرمد: اچھا خوبصورت نہیں۔
 ساجدہ: کیا مطلب؟
 سرمد: مطلب، بہت خوبصورت ہے۔
 ساجدہ: اسے بلاؤں۔

(خوشی سے ہاں میں سر ہلاتا ہے۔ اٹھ کر جاتی ہے تو برا سامنہ بناتا ہے۔ مڑ کر دیکھتی ہے تو پھر خوشی والا منہ بناتا ہے۔ خاموش سین، وہ فون کر رہی ہے، پھر آتی ہے)

ساجدہ: میں نے فون کر دیا ہے۔ آرہی ہے۔ (اسی وقت باہر بیل ہوتی ہے)

سرمد: لگتا ہے آگئی۔ باہر گلی میں ہی کھڑی تھی۔

ساجدہ: اتنی جلدی..... وہ تو ہر جگہ لیٹ جاتی ہے۔

سرمد: پھر تو فلموں میں چلے گی۔

(ساجدہ دروازہ کھولتی ہے تو عالی آتا ہے)

عالی: بھابی سرمد کہاں ہے۔ سرمد میں نے کمال کر دیا۔

سرمد: ہاں جو کچھ نہیں کرتے، کمال ہی کرتے ہیں۔

عالی: میں نے ایک حلوائی کو پھنسیا ہے۔ وہ فلم بنوانے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔

سرمد: تو نے شادی کی فلمیں بھی پکڑنا شروع کر دیں۔

عالی: بس تمہاری ہی دوبار بنائی تھیں۔

ساجدہ: دوبار؟

عالی: وہ بھابی پہلی بار اچھی نہیں بنی تھی۔ دوبار بنانا پڑی تھی..... سرمد میں نے حلوائی سے کہا ہے، پیسہ لگاؤ تو فلم ”خردماغ حلوائی“ میں تمہیں ہیر و لے لیں گے۔ چلو

اس کی دکان میں شیشہ بھی ہے۔ کہیں ہمارے جانے سے پہلے شیشہ نہ دیکھ لے۔
 سرمد: تو پھر جلدی کرو۔
 ساجدہ: جی آپ تو کہہ رہے تھے۔ سارے کام چھوڑ کر آج گھر رہیں گے۔
 سرمد: وہ تب کوئی کام نہیں تھا ناں! وہ جان فلم ساز کا کیا پتہ، کب اسے عقل آ جائے۔
 ساجدہ: وہ میری سہیلی....
 سرمد: اسی کے لئے تو فلم لینے جا رہے ہیں۔
 ساجدہ: پھر ٹھیک ہے۔ جلدی آنا۔

دن کا وقت آؤٹ ڈور

سرک

(چلتی سرک وہاں کیمروہ سرمد اور عالی کے مڈشاٹ پہ آتا ہے۔ دونوں چلتے کیمروہ کی طرف آرہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔)

عالی: میں نے اسے کہا۔ پاکستان میں ایک ہی ڈائریکٹر ہے۔ انٹرنیشنل لیول کا۔ اس سے فلم بنوانا۔

سرمد: ہیں! تم نے اسے کسی اور کا نام بتادیا۔

عالی: اوہو! تمہارا ہی ہے۔ تم کہنا ساری ہیروئنیں تمہارے سامنے پانی بھرتی ہیں۔ چاہے

پانی بھرنے کا سین کروانا پڑے۔ کہنا اس کا Face بنائی بڑی سکریں کے لئے ہے۔

Face ہے ہی اتنا بڑا چھوٹی سکریں اسے Face نہیں کر سکتی۔ اب تم اوپر ہی اوپر

جاؤ گے۔ (یکدم مڈشاٹ میں دیکھتے ہیں۔ سکریں سے سرمد یکدم نیچے گر گیا۔ عالی

چلتا جا رہا ہے اور باتیں کر رہا ہے۔ وہ ذرا آگے آتا ہے تو کیمروہ دکھاتا ہے۔ پیچھے

ایک گٹر ہے۔) بس تم ایڈوانس قابو میں کر لینا۔ ہیں سرمد کہاں گیا۔ زیادہ اوپر تو

نہیں چلا گیا۔ سرمد۔ سرمد۔ کہاں ہو؟

(آواز سرمد کی) عالی! عالی مڑ کے ادھر ادھر دیکھتا ہے اور گٹر کے قریب آ کے

دیکھتا ہے)

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں، ساجدہ گھر سے فون کر رہی ہے)

ساجدہ: کیا ہسپتال میں ہیں؟

ثریا: ہسپتال کا سین ہے۔ ہسپتال میں گانا بھی ہے؟

ساجدہ: (فون پر) کیا گر گئے ہیں؟

ثریا: کتنے گر گئے ہیں؟

ساجدہ: اچھا.....

(کٹ کر کے واپس آتے ہیں۔ ڈاکٹر سرد کا معائنہ کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ایکسرے دیکھ

رہا ہے۔ عینک اتری ہے۔)

ڈاکٹر: ایکسرے کہاں ہے؟

(عالی اس کی عینک لگاتا ہے تو اسے ہاتھ میں پکڑا ایکسرے نظر آنے لگتا ہے۔)

ڈاکٹر: کتنی زبردست ہڈی ٹوٹی ہے۔ ویری گڈ

سرد: ویری گڈ!

ڈاکٹر: وہ میں نے اپنے لئے کہا ہے۔ خاندان میں پہلے بھی کسی کی ٹانگ ٹوٹی ہے؟ مطلب

یہ آپ کا خاندانی مرض تو نہیں؟

سرد: جی! جی نہیں۔

ڈاکٹر: چوٹ پر سر لگا ہے؟

عالی: جی!

ڈاکٹر: مطلب سر پر چوٹ لگی ہے۔ ایک دن یہاں انڈر آبزرویشن رہنا ہو گا۔ (جانے

لگتا ہے)

سرد: وہ ڈاکٹر صاحب درد بہت ہے۔ کوئی دوائی؟

ڈاکٹر: مجھے پیچھے سے آواز نہیں دینا۔ جو مریض مجھے پیچھے سے آواز دیتا ہے، بچتا نہیں۔

(جاتا ہے)

عالی: لیکن بات تو سنیں۔ (سرد عالی کو چپ کراتا ہے)

سرد: جب بھی فلم ملنے لگتی ہے۔ کوئی نہ کوئی حادثہ ہو جاتا ہے۔ اب کیا کریں، رات

یہیں رکنا ہو گا۔

عالی: ہیں تم یہاں گر گئے ہو۔ کیا کہے گا، گرا ہوا ڈائریکٹر ملا ہے اسے۔

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں ثریا عجیب مضحکہ خیز انداز میں جی ہوئی بیٹھی ہے۔ فلمی ہیروئن بنے۔ بے شک

لاپے کرتے میں دکھادیں۔)

ثریا: (فلمی انداز میں) کب آئیں گے۔ ”وہ“ فون سنتے ہی میں تو دوڑی آئی۔

ساجدہ: رکشہ نہیں ملا تھا۔ (ثریا چونکتی ہے) تم کہہ رہی ہوناں دوڑی آئی۔

ثریا: ساجدہ ان کو یہ نہ بتانا۔ میں نے بی اے کیا ہے۔ کہنا میٹرک ہوں ورنہ وہ مجھے ٹی وی

کی ایکٹرس سمجھیں گے۔ ”وہ“ کب آئیں گے۔ میں ہیروئن لگ رہی ہوں ناں۔

ساجدہ: سرد تمہارے لئے فلم لینے گیا ہے۔ ابھی آیا سمجھو۔

ثریا: کیا! یہ کس کو آیا سمجھنا ہے۔ ویسے میں آیا دیا نہیں بنوں گی۔ ویسے فلم میں میرے

کتنے گانے ہوں گے۔ فون کر کے پوچھیں ناں ان سے تاکہ میں پریکٹس کر لوں۔

ساجدہ: اچھا!

ان ڈور دن کا وقت

ایمرجنسی وارڈ

(ایمرجنسی وارڈ میں زخمی سرد لیٹا ہے۔ ٹانگ پر پلستر ہوا ہے۔ ڈاکٹر غفار اور عالی

پاس ہیں۔ ڈاکٹر سینے پر اسٹیٹھو سکوپ رکھ کر چیک کرتا ہے۔ یکدم سینے کی پاٹ میں

سرد کا موبائل بجاتا ہے۔)

ڈاکٹر: ہیں! دل اتنا اونچا دھڑک رہا ہے۔ میں نہیں بچوں گا، مطلب یہ نہیں بچے گا۔

(پھر فون بجاتا ہے۔ عالی نکال کر سنتا ہے۔)

عالی: ہیلو جی بھابی میں ہسپتال بول رہا ہوں۔ میرا مطلب ہسپتال سے بول رہا ہوں۔

عالی: وہ ساجدہ بھابی ساز و سامان لے کر آرہی ہیں۔
سرمد: سامان تک تو ٹھیک ہے، پر ساز کس لئے۔

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا ریڈور

(سویرا وہاں اپنی سہیلی کے میاں کو ڈھونڈ رہی ہے۔ وہ وارڈ میں آتی ہے۔ سرمد اور عالی کے پاس سے گزر جاتی ہے)
سویرا: میری فرینڈ کا میاں پتہ نہیں کہاں ہے۔
(وہ اس کمرے میں دیکھ رہی ہے۔ یکدم سرمد اسے دیکھ کر فوراً آمنہ دوسری طرف کر لیتا ہے)
سرمد: عالی مر گئے۔
عالی: ہسپتال میں کئی مرتبے ہیں۔
سرمد: وہ سویرا....
عالی: شام ہونے والی ہے۔ سویرا کہہ رہے ہو.... ہیں... وہ بھابی۔
(سویرا کو دیکھ کر منہ چھپا لیتے ہیں۔ وہ ان کے پاس سے گزر جاتی ہے)
سرمد: یہ یہاں کیوں آئی ہے؟
عالی: اس سے پوچھ کر بتاؤں؟
سرمد: چپ کرو۔ اسے پتہ نہیں چلنا چاہیے۔ میں نے اسے کہا تھا، میں کاغان میں ہوں۔
یہ تو ہسپتال ہے۔
عالی: کاغان میں ہسپتال نہیں ہوتے۔
(وہ ان کی طرف آتی ہے۔ یہ گھبرا کر چپ ہو جاتے ہیں۔ عالی کے پاس رک کر)
سویرا: وہ سنئے!
عالی: جی میں اونچا سنتا ہوں۔
سویرا: ہیں عالی تم... یہ مریض کون ہے۔ ہیں سرمد آپ یہاں، آپ تو کاغان میں تھے۔

سرمد: وہ... میں... ہاں وہ میں مزنگ چونگی میں کاغان ہاؤس میں سین کر رہا تھا۔
عالی: سین ان کی ٹانگ پر آگیا!
سویرا: مجھے پہلے بتانا تھا۔ میں نے دیکھا تھا۔ اب کیا ہوگا؟
عالی: کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ آنے والی ہے۔
سویرا: کون؟
عالی: وہ.... دوائی۔
(ڈاکٹر وہاں کسی مریض کی طرف آتا ہے)
سویرا: ڈاکٹر صاحب یہ بچ جائیں گے ناں!
ڈاکٹر: کوئی امید ہی نہیں۔ (سرمد ڈرتا ہے) نہ بچنے....
سویرا: یہ میاں ہیں!
ڈاکٹر: ہم بھی میاں ہوتے ہیں۔ ایک رات انہیں ہسپتال میں رکھیں گے۔ سر پر چوٹ لگی ہے۔ ٹانگ پر پلستر میں نے خود کیا ہے۔
عالی: ڈاکٹر صاحب پلستر بہت اچھا کرتے ہیں۔ دفتر کا بھی انہیں سے کروائیں گے۔
ڈاکٹر: شکریہ.... (سمجھ کر) کیا!
عالی: وہ دفتری کا....
سویرا: اچھا ہوا میں آگئی ورنہ آپ اکیلے ہی یہاں رہتے۔ عالی جاؤ گھر سے سامان لے آؤ۔
(عالی گھبرا کر کھڑکی سے دیکھتا ہے۔ اسے سامان اٹھائے ساجدہ نظر آتی ہے۔
بھاگ کر آتا ہے)
عالی: سرمد آئی!
سویرا: جی!
عالی: وہ میں کھڑکی کے قریب گیا تو بڑی ٹھنڈی ہوا آئی۔ سرمد آئی۔ میں نے تو ایک بار آئی کیا۔ اب تو آئی آئی ہوگی۔
سویرا: میں تو فرینڈ کے میاں کی عیادت کرنے آئی تھی، اچھا ہوا آپ مل گئے۔
سرمد: اچھا ہوا! وہ تم اپنے دوست کے میاں کی عیادت کر آؤ ناں!
سویرا: نہیں اب تو میں آپ کے پاس سے ذرا نہیں بلوں گی۔ میرے خاندان میں جو بھی

مرا، میرے سامنے مرا۔

جی! سرمد:

عالی: چانس ہے.... وہ بھابی آپ گھر جا کے سرمد کے لئے دعا کریں ناں۔

سویرا: ہسپتال میں خدا زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہاں دعا کرتی ہوں۔

سرمد: عالی سوچو، اب کیا ہوگا؟

عالی: پہلے سوچنا تھا ناں.... وہ بھابی آپ یہاں بیٹھی اچھی نہیں لگتیں۔

سویرا: کھڑی ہو جاتی ہوں! عالی یہاں پرائیویٹ رومز ہیں؟

عالی: ہاں ہیں.... وہ آپ جلدی جلدی جا کے پرائیویٹ کمرے کا بندوبست کریں۔ جلدی کریں۔

سرمد: ہاں وہ نہ آجائے۔ مطلب کوئی اور نہ آجائے کمرہ لینے اس ہسپتال میں۔ بڑی جلدی ہاؤس فل ہو جاتا ہے۔ جلدی جاؤ۔

سویرا: میں ابھی آتی ہوں۔

(سویرا جاتی ہے تو ساجدہ دوسرے دروازے سے سامان اٹھائے اندر آتی ہے۔

سرمد کو دور سے دیکھ کر بھاگتی آتی ہے۔ ڈاکٹر کمرے میں دوسرے مریض کو دیکھ رہا ہے۔)

ساجدہ: کیا ہو گیا میرے میاں کو!

ڈاکٹر: میاں کو!

عالی: وہ یہ بھی میاں ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر: اچھا!

ساجدہ: کتنی چوٹیں لگی ہیں!

عالی: ابھی تو آدمی لگی ہیں!

ساجدہ: جی! (سرمد کو) آپ پریشان نہ ہوں۔ اب میں آگئی ہوں۔

سرمد: یہ ہی تو پریشانی ہے۔

(ساجدہ سرمد کے زخم دیکھتی ہے یا سامان اٹھا کر وہاں رکھ دیتی ہے جہاں زخم ہے۔

سرمد کراہتا ہے۔ بیچارگی سے عالی کو دیکھ کر اشارہ)

عالی: سرمد گیا!

ساجدہ: ہیں! کیسی باتیں کرتے ہیں۔ ان کو کچھ ہو گیا تو میرے پاس تو کوئی سیاہ سوٹ بھی سلا ہوا نہیں ہے۔

جی! سرمد:

ساجدہ: ڈاکٹر صاحب! یہ بیچ جائیں گے ناں؟

ڈاکٹر: کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میرے علاج سے کئی ٹھیک بھی ہوئے ہیں۔ ان کو ایک رات یہاں رکھیں گے۔

ساجدہ: صبح چھٹی ہو جائے گی؟

ڈاکٹر: ہاں اگر بیچ گئے تو چھٹی ہو جائے گی۔

(ڈاکٹر جاتا ہے۔ سرمد عالی کو اشارے کرتا ہے کہ کچھ کرے)

عالی: وہ.... بھابی آپ..... گھر جائیں۔ یہاں مردوں کے رہنے کی اجازت نہیں۔ مطلب عورتوں کو رہنے کی اجازت نہیں۔

سرمد: جلدی کرو، وہ آنے جائے۔

ساجدہ: کون؟

عالی: وہ.... دوسری.... مطلب دوسری ڈاکٹر۔ وہ کہہ رہی تھی کہ وارڈ میں کسی کا ملنے آنا سرمد کی صحت کے لئے ٹھیک نہیں۔

ساجدہ: ایسی بات ہے تو ہم پرائیویٹ کمرہ لے لیتے ہیں، میں ابھی انتظام کر کے آئی۔

سرمد: کیا! آج کا دن ہی برا ہے۔

عالی: ہاں! میری آپ سے آج کے دن ہی ملاقات ہوئی تھی۔

سرمد: سوچا تھا یادگار فلم بنانے کا موقع ملے گا۔

عالی: یادگار فلم کا پتہ نہیں، آپ کی یادگار بننے کے چانس ہیں۔

سرمد: جلدی سے مجھے یہاں سے لے چلو ورنہ....

(اسے بمشکل اٹھا کر عالی گھبراتا ہوا وہیل چیئر پر بٹھا کر لے کر باہر نکلتا ہے۔ بھاگتا

ہے۔ ایک جگہ جہاں سویرا دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہے، عالی وہیل

چیئر لئے کھڑا ہے۔ سویرا اکاؤنٹر پر کسی نرس سے بات کر رہی ہے)

سرمدا: کسی نے دیکھا تو نہیں؟

عالی: دیکھا ہے۔

سرمدا: کیا!

عالی: میں نے دیکھا ہے۔ ایک سکیوزمی ادھر سے باہر جانے کا راستہ۔

سوریا: (مڑتی ہے) آپ انہیں کدھر لے جا رہے ہیں۔ کمرہ تو ادھر ہے۔

سرمدا: وہ سوریا... تم!

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا پرائیویٹ روم

(سرمدا بستر پر لیٹا ہے۔ عالی کھڑا ہے۔ پاس سوریا ہے۔ سرمدا اشارے سے کہہ رہا ہے کہ کسی طرح سوریا کو باہر بھیجے۔ سوریا دیکھتی ہے تو سرمدا اس اشارے کو عجیب سا انداز دے دیتا ہے۔ سوریا عالی کی طرف دیکھتی ہے۔)

سوریا: لگتا ہے سر پر چوٹ آئی ہے۔

عالی: مجھے اسی دن پتہ چل گیا تھا جب دوسری کی تھی۔

سوریا: جی!

عالی: وہ ڈاکٹر نے دوسری پٹی کی تھی۔

سرمدا: وہ سوریا۔ اب تم جا کے آرام کرو۔ میں ٹھیک ہوں، جاؤ۔

عالی: تاکہ ٹھیک ہی رہوں۔

سوریا: کیا! میں تو سرمدا کے پاس ہی رہوں گی۔ ان کو کچھ ہو گیا تو عمر بھر مجھے Guilt رہے گی۔

سرمدا: جی! (سرگوشی) عالی کچھ کرو۔ دوسری کا کیا بنے گا؟

سوریا: کس دوسری کا!

عالی: وہ دوسری ٹانگ کا... اللہ کرے اسے کچھ نہ ہو۔

سوریا: یہ سب ہوا کیسے؟

عالی: ہم ان کے گھر سے نکلے۔

سوریا: ان کے گھر سے؟

سرمدا: وہ مطلب گھر سے جہاں شوٹنگ ہو رہی تھی۔ کاغان ہاؤس....

(سرمدا عالی کو کچھ مارتا ہے۔ اس کی چیخ نکلتی ہے)

سوریا: آپ کیوں چیخے؟

عالی: یہ سوچ کر کہ انہیں کتنی درد ہو رہی ہو گی (بہانہ سوچ کر) ہاں وہ بھابی ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اسے بیوی کے ہاتھ کا پکا کھانا کھلائیں۔ اس میں دوا کا اثر ہوتا ہے۔

سرمدا: سوریا کے کیس میں تو ذائقہ بھی.... وہ سوریا جاؤ گھر سے کھانا پکا کر لاؤ۔

عالی: مریض کی آخری خواہش پوری کرنا چاہیے۔ ان کا کتنا دل چاہتا ہے آپ کے ہاتھ کا پکا کھانے کو.....

سوریا: اچھا.... میں لے کر آتی ہوں۔

سرمدا: جلدی نہ آتا.... میرا مطلب آرام سے آنا جلدی ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے میری طرح۔

سوریا: اچھا میں اور سامان بھی لے آؤں گی۔ (جاتی ہے)

سرمدا: شکر ہے گئی!

سوریا: (واپس آ کے) مجھے کچھ کہا؟

سرمدا: نہیں۔ وہ درد گئی (سوریا جاتی ہے۔ سکھ کا سانس لیا) اگر دونوں کو پتہ لگ جاتا؟

عالی: تو پھر لگ پتہ جاتا۔

سرمدا: ساجدہ کا پتہ کرو، کہاں ہے وہ۔

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا ریڈور

(سوریا جلدی جلدی جا رہی ہے۔ دوسری طرف سے ساجدہ مڑتی ہے۔ دونوں ٹکرا جاتی ہیں)

سوریا: ایکسکیوزمی!

ساجدہ: وہ آپ کو کہاں دیکھا!

سویرا: ہاں آپ تو وہی ہیں۔ میری گاڑی خراب ہوئی تھی اور میں آپ کے گھر آئی۔ آپ یہاں کیسے؟

ساجدہ: وہ میرے میاں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔

سویرا: ہیں! میرے بھی میاں کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ کہاں ہیں وہ؟

ساجدہ: وہ میں کمرہ لینے گئی تھی۔ لگتا ہے۔ ان کو ٹیسنوں کے لئے لے گئے۔ آپ کے میاں کس کمرے میں ہیں؟

سویرا: آئیں ان سے ملواتی ہوں۔

(عالی دوسری طرف سے آ رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے سویرا اور ساجدہ ادھر آ رہی ہیں۔ ڈر کر کمرے میں جاتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا کمرہ

(بستر پر سر ملینا ہے۔ باہر سے گھبرایا ہوا بھاگتا ہوا عالی آتا ہے)

عالی: سر مد تو گیا!

سر مد: گیا کہاں ہوں۔ تمہارے سامنے بستر پر ہوں۔

عالی: ساجدہ آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ سویرا ہے۔

سر مد: اچھا اس کے ساتھ سویرا ہے.... کیا (یکدم گھبرا کر بستر سے اچھل پڑتا ہے)

عالی: ساجدہ سویرا کے خاوند کی عیادت کرنے آ رہی ہے۔

سر مد: مر گئے، اب کیا ہوگا؟

عالی: عیادت! دو ملاؤں میں مرغی حرام ہوتی ہے۔ آج دو مرغیوں میں ملا حلال ہوگا۔

سر مد: عالی پلیز کچھ کرو۔

(عالی کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ ادھر ادھر دیکھتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

ہسپتال کا ریڈور

(سویرا اور ساجدہ آتی ہیں۔ سامنے سے کمرے سے عالی نکل کر سامنے انہیں دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)

ساجدہ: عالی تم یہاں..... وہ کہاں ہیں؟

عالی: وہ یہاں تو نہیں ہیں..... وہ میں دونوں کے میاؤں کا دوست۔ ایک ہی تو میرا دوست ہے۔

سویرا: کیا!

عالی: مطلب، میں ایک ہی ان کا دوست ہوں۔ (ساجدہ کو) وہ ٹیسٹ کروانے گئے ہیں۔

سویرا: ساجدہ میرے میاں کی عیادت کرنے آئی ہے۔

عالی: ان کی تو پہلے ہی ایک ٹانگ ٹوٹی ہے جو دوسری.....

سویرا: پرے تو ہٹو!

عالی: وہ دیکھیں ڈاکٹر نے ان کی عیادت سے منع کیا ہے۔ ان کی دوسری ٹانگ بھی ٹوٹ

سکتی ہے اس سے۔

عالی: سر مد گیا!... اتنی خاموشی، دو بیویاں اکٹھی ہو کر سر مد کی بے عزتی کیوں نہیں کر رہیں۔

(دروازہ کھول کر اندر دیکھتا ہے۔ سویرا، ساجدہ کھڑی دیکھ رہی ہیں۔)

سویرا: وہ کہاں ہیں؟

عالی: نہیں ملے، شکر ہے..... وہ میرا مطلب ٹیسٹ کروانے گئے ہوں گے۔ میرج

ٹیسٹ ہو رہا ہے ان کا۔

سویرا: اب ساجدہ آپ بیٹھیں، آ جاتے ہیں۔

(عالی سر مد کو ڈھونڈتے ہوئے)

عالی: یہیں تھا، کہاں گیا؟

سویرا: کیا!

عالی: وہ مطلب یہاں ہسپتال میں ہے۔

(یکدم کھڑکی سے دیکھتا ہے۔ لگتا ہے۔ کوئی دوسری طرف لٹکا ہوا ہے۔ وہ صرف ہاتھ دیکھتا ہے)

عالی:

اچھا! تو یہاں ہیں!

سویرا:

(کھڑکی کھلی دیکھ کر) ایئر کنڈیشن چل رہا ہے تو کھڑکی کیوں کھول رکھی ہے؟

عالی:

وہ... وہاں وہ کمرے میں بہت گرم ہو گئی تھی۔ اسے نکالنے کے لئے کھولی ہے۔

سویرا:

بند کر دو سارا گرم ہو رہا ہے۔

(وہ بند کرتی ہے تو سرمد کا ہاتھ چھوٹ جاتا ہے۔ باہر کسی کے گرنے اور چیخنے کی آوازیں آتی ہیں۔)

ساجدہ:

یہ کون چیخا؟

عالی:

ہو گا کوئی دو بیمار یوں کا مریض۔

(کھڑکی مکمل بند کرنے کے بہانے دیکھتا ہے۔ نیچے سڑک پر سرمد گرا ہے۔ پیٹ کے بل۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔)

دن کا وقت

ان ڈور

ایمرجنسی وارڈ

(بہت سی چوٹیں لگی ہیں اور ہڈیاں بندھی ہیں۔ سرمد لیٹا ہے۔ پاس عالی کھڑا ہے۔)

سرمد کو وہیل چیئر پر بٹھا رہا ہے۔)

عالی:

تیسری منزل سے چھلانگ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ خیر پہلے دو چھلانگیں مجھ سے پوچھ کر لگائی ہیں۔

سرمد:

ہائے... میری جان!

عالی:

کوئی والی۔ ایک جان کمرے میں انتظار کر رہی ہے۔ دوسری ڈھونڈ رہی ہے۔

سرمد:

مجھے جلدی یہاں سے لے چلو۔

(عالی اسے وہیل چیئر پر بٹھا کر تیزی سے لے کر نکلتا ہے۔ سامنے دروازے پر

ساجدہ ہے)

ساجدہ: کہاں تھے آپ؟

سرمد: وہ... ٹیٹ تھے۔

عالی:

ہاں جمپ ٹیٹ تھا۔

ساجدہ:

پہلے کم چوٹیں نہیں تھیں؟

عالی:

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

ساجدہ:

وہ میں نے کمرہ لے لیا ہے۔ انہیں وہاں لے چلیں۔

عالی:

ابھی لے کر جا رہا ہوں۔

(وہیل چیئر لے کر ایک کاریڈور میں بھگتا ہے۔ سرمد کو وہاں سے بھگا کر لے جانا

چاہ رہا ہے۔ کافی آگے جا کر کاریڈور کی دوسری طرف سے سویرا آتی ہے۔ اسے دیکھ

کر یکدم گھبرا کر)

عالی:

سرمد تو گھبرا گیا!

سویرا:

وہ ہو گئے ٹیٹ؟

سرمد:

بس آخری ٹیٹ رہ گیا ہے عالی۔

(عالی واپس موڑتا ہے۔ تیزی سے وہیل چیئر دوڑاتا واپس آتا ہے۔ سامنے سے

ساجدہ آرہی ہے۔ ایک طرف سے سلوموشن میں سویرا، دوسری طرف سے ساجدہ۔

یہ درمیان میں ہیں، کچھ سمجھ نہیں آتی۔ سرمد اور عالی گھبرائے ہیں۔ درمیان

میں ایک کمرہ کھول کر عالی وہیل چیئر اندر کر کے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ دونوں

سویرا اور ساجدہ اس کے پاس آ جاتی ہیں۔)

ساجدہ:

کوئی اور ٹیٹ ہے؟

عالی:

بس جی آخری ٹیٹ ہے۔

سویرا:

میرے میاں کا بھی ایک ہی ٹیٹ رہ گیا ہے۔

عالی:

(سویرا کو) وہ بھابی آپ جائیں، میں رپورٹ لے کر آتا ہوں۔

سویرا:

ایسے کیسے جاؤں۔ مجھے تو اپنے میاں کی فکر ہی بہت ہوتی ہے۔

ساجدہ:

میری طرح۔ میں بھی جب تک وہ ٹیٹ کرا کے باہر نہیں آ جاتے، یہیں ویٹ

کروں گی۔

Dissolve

(عالی گھبراہٹ کے عالم میں اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔ اندر سے دروازہ کھلتا ہے۔ سامنے ساجدہ، سویرا ہیں۔ وہ کسی کو دیکھتی ہیں۔ پرے ہو جاتی ہیں۔ کیمرہ دکھاتا ہے۔ وہیل چیئر پر جو بندہ ہے، وہ مکمل پیٹوں میں چھپا ہے۔ صرف اس کے ہونٹ اور آنکھیں نظر آرہی ہیں۔ ساجدہ اور سویرا اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ سرد عالی کو دیکھ کر آنکھ مارتا ہے۔ عالی کو پتہ چلتا ہے، یہ سرد ہے۔ پیٹوں میں عالی سرد کو لے کر بھاگتا ہے۔ فریم شل ہوتا ہے۔)

☆.....☆.....☆

ڈبل ٹریبل 7

اداکار	کردار
جاوید شیخ	سرد
فرح شاہ	سویرا
ماریہ واسطی	ساجدہ
اسلمعلیل تارہ	عالی
خالد بٹ	حوالدار
نسیم وکی	نوید

ان ڈور دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(سرمد بہت خوش ہے اس کے ہاتھ میں خوبصورت کی رنگ اور اس میں گاڑی کی چابی ہے۔)

سرمد: مجھے یقین نہیں آرہا کہ فلم ساز نے مجھے گاڑی کی چابی دی۔

عالی: چابی تک تو ٹھیک تھا، اس نے تو ساتھ گاڑی بھی دیدی۔ ویسے یہ وہی فلساز ہے ناں جس کا ایک بار دماغ خراب ہوا تھا؟

سرمد: یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟

عالی: احتیاط۔ ہو سکتا ہے، پھر ہو گیا ہو۔

سرمد: لگتا ہے اس نے میری ڈائریکٹ کی فلم دیکھی ہے۔

عالی: دیکھی ہوتی تو گاڑی کیوں دیتا۔ (سرمد غصے سے دیکھتا ہے) مطلب چھوٹی سی گاڑی کیوں دیتا لمبی دیتا بلکہ چلانے کے لئے ساتھ سرک بھی دیتا۔

سرمد: تم کیا سمجھتے ہو میں اچھا ڈائریکٹر نہیں؟

عالی: ”اچھا“ ڈائریکٹر... وہ اچھا جو پہلے فاسٹر تھا... ویسے سرمد تم ڈائریکٹر سے اچھے کہانی کار ہو۔ ہمارے رائٹر تو وہی پرانی کہانیاں دہراتے ہیں، تم دونوں بھائیوں کو روز نئی نئی کہانیاں سناتے ہو۔

سرمد: تمہاری بھابی کو تو یقین نہیں آئے گا۔

عالی: کیسے آسکتا ہے۔ وہ تو آپ کو جانتی ہیں۔

سرمد: فلساز نے بس گانے دیکھ کر خوش ہو کر گاڑی انعام میں دی۔

عالی: گاڑی گانوں کی طرح نہ ہو۔ مطلب چوری کی نہ ہو... ویسے گانے آپ نے ایسے

شوٹ کئے کہ فائن ہونا چاہیے۔ مطلب کام ایسا ہی فائن ہونا چاہیے۔

سرمد: اداکارہ چکیلی نے بہت اچھی اداکاری کی!

عالی: ہاں... ادا... کاری ہے ان کی اور ادا... کار آپ کو ہوئی کار سے ہمیں بھی

کچھ ادا ہو۔

سرمد: یہ لو... (سرمد چابی نکال کر کی رنگ اسے دے دیتا ہے) اس میں چابی ڈلو لینا۔ میں نے جلدی تمہاری بھابی کو سر پر اندر دینا ہے۔

(سرمد گاڑی کی چابی لہراتا جاتا ہے۔ عالی کی رنگ کو دیکھ کر منہ بناتا ہے)

(عالی ڈائریکٹر کی کرسی پر بیٹھتا ہے۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ یہ ٹیلی فون کی گھنٹی کی بیل تیز کر دیتا ہے۔ تیز بیل سنتا ہے۔)

عالی: فلم ڈائریکٹر کی کرسی بھی عجیب ہے۔ یہاں بیٹھ کر ہر چیز Loud ہی اچھی لگتی ہے۔ (فون اٹھاتا ہے)

عالی: ہیلو! میں ہوں مشہور ”زنانہ“ ڈائریکٹر... ہیں... وہ بھابی میں عالی....

سویرا: سرمد کہاں ہیں؟

عالی: آپ اسے بتائیے گا نہیں... اسے فلم ساز نے گاڑی دی ہے۔

سویرا: سرمد کو نہیں پتہ کہ اسے فلم ساز نے گاڑی دی ہے؟

عالی: نہیں بھابی کہ میں نے آپ کو بتایا۔ وہ آپ کو سر پر اندر دینے آرہا ہے۔

سویرا: ہیں سرمد کو گاڑی ملی۔ اس فلم ساز کی سرمد نے فلم بنائی ہے؟

عالی: بنائی کہاں ہے۔ فلم بننے کے بعد فلم ساز نے گاڑی دینا تھوڑی ہے، واپس لینا ہے۔

سویرا: کیا؟

عالی: وہ بھابی وہ سرمد بس آپ کے ہاں پہنچنے ہی والا ہوگا۔ وہ کہتا تھا سب سے پہلے میں

نے یہ خبر تمہاری اس بھابی... مطلب آپ کو دینی ہے!

سویرا: (خوش ہو کر شرما کر) اچھا!

ان ڈور دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمد ساجدہ کے گھر داخل ہوتا ہے۔ بہت خوش ہے)

سرمد: سر پرانزا! جان یہ کیا ہے؟

ساجدہ: وہی پرانا کی رنگ ہے جو پہلے بھی تمہارے پاس تھا!
 سرمد: اوہو... اس میں کیا ہے؟
 ساجدہ: کی رنگ میں کیا ہوتا ہے، کیڑ۔ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے جو اتنا بڑا منہ کھول کر خوش ہو رہے ہیں۔
 سرمد: فلم ساز نے مجھے گاڑی دی ہے۔
 ساجدہ: سر دس کروانے کے لئے۔ اب آپ فلم سازوں کے یہ کام بھی کرو گے۔
 سرمد: کر لو بات۔ اس نے میری فنی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر دی ہے۔
 ساجدہ: آپ اتنے فنی تو نہیں ہیں۔
 سرمد: آؤ میرے ساتھ۔
 (باہر آکر سرمد ساجدہ کو گاڑی دکھاتا ہے)
 سرمد: یہ گاڑی اب ہماری ہے۔ بیٹھو بیٹھو! (دروازہ کھول کر بٹھاتا ہے)
 ساجدہ: کہتے ہیں میاں اتنے پیار سے گاڑی کا دروازہ کھولے تو اس کا مطلب ہے یا بیوی نئی ہے یا گاڑی۔
 سرمد: گاڑی پر اپنی صحیح، ملی تو نئی ہے ناں۔ ویسے بھی تمہیں کھڑی ہو تو گاڑی نئی لگتی ہے۔
 ساجدہ: ہاں.... (سمجھ کر) کیا!
 سرمد: تمہاری وجہ سے گاڑی کی شان ہے ناں!
 ساجدہ: جان ہم گاڑی کھڑی کہاں کریں گے۔ آج کل تو بڑی چوریاں ہوتی ہیں۔ چور لاک ہے اس میں؟
 سرمد: چور لاک کا مجھے کیا پتہ۔ کسی چور کو پتہ ہو گا۔ چلو تمہیں سیر کر کے لاتا ہوں۔
 ساجدہ: شاپنگ پر لے جا رہے ہیں! میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں۔ میک اپ تو کر لوں۔
 سرمد: کیا فرق پڑتا ہے؟
 ساجدہ: کیا مطلب؟
 سرمد: مطلب، تم ایسے ہی پیاری لگتی ہو۔
 ساجدہ: سلیپر تو بدل لوں۔
 سرمد: سلیپرز میں تمہیں سلیپ آجائے گی، ایسے ہی آجاؤ۔

(ساجدہ جاتی ہے بھاگ کر۔ سرمد وہاں گاڑی کے پاس اچھے موڈ میں کھڑا ہے۔
 فون کی بیل بجتی ہے)
 سویرا: آپ کی نئی گاڑی خراب ہو گئی ہے!
 سرمد: وہ سویرا جان۔ (فون پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھتا ہے۔) کہاں سے دیکھ رہی ہے۔ (فون پر) جان تم کہاں ہو؟
 سویرا: آپ کے پاس!
 سرمد: مر گئے۔ وہ اس نے دیکھ تو نہیں لیا۔ (گھبرا کر فون پر) جان وہ... کہاں ہیں آپ؟
 (گاڑی کی اوٹ میں ادھر ادھر دیکھتا ہے۔ اوپر سے ساجدہ حیرانی سے دیکھتی ہے۔
 سرمد چھپ کیوں رہا ہے؟)
 سویرا: ذرا گردن جھکائیں نظر آجاؤں گی!
 سرمد: یہاں تو کہیں نہیں؟
 سویرا: کیا میں آپ کے دل میں نہیں!
 سرمد: اچھا۔ ہاں وہ.... دل میں.... وہ تو ہے۔ ویسے میری جان بیوی اتنا میاں کے دل میں نہیں رہتی جتنا دماغ اور جیب میں۔
 سویرا: نئی گاڑی کی سر پرانز دینے آرہے تھے!
 سرمد: اسے تو سب پتہ چل گیا! وہ نہیں میں کسی کو سر پرانز دینے تو نہیں گیا!
 سویرا: ظاہر ہے کسی کو دینے کیوں جاؤ گے، مجھے دینے آرہے ہو۔ جلدی پینچیں دفتر سے تو کب کے نکلے ہیں۔
 سرمد: تو عالی کے بچے نے بتایا! میں نے تو سر پرانز رکھا تھا۔ (ادھر سے ساجدہ آتی ہے)
 وہ آگئی!
 سویرا: کون آگئی!
 سرمد: وہ سامنے سے گاڑی آگئی۔ ٹکر نہ ہو جائے، میں بچوں گا نہیں، او کے بائے!
 ساجدہ: گاڑی کے پیچھے کیا ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ فون کس کا تھا؟
 سرمد: وہ.... ہاں.... وہ گاڑی ٹھیک ہے ناں وہ دیکھ رہا تھا.... وہ فون.... ہاں جس نے دی اسی فلم ساز کا تھا!

سرمد: مرگیا، دوسری کو بتایا گیا ہو گا۔ وہ میرا مطلب جان ابھی پتہ چلا، ابھی ملی نہیں۔
نوید: مجھے اس میں سے پیسے دینے ہیں آپ نے۔ ویسے قانونی بھائی، یہ گاڑی چلتی بھی ہے یا نہیں۔

(سرمد، سویرا اور نوید باہر سے اندر جاتے ہیں)
نوید: ذرا دکھائیں۔ میں چیک کر کے آتا ہوں۔
سرمد: نہیں، وہ مجھے جلدی ہے!
نوید: آپ کو پتہ ہے، مجھے کوئی جس کام سے منع کرے، میں وہ کام ضرور کرتا ہوں۔
آپ مجھے باہر جانے سے منع کر رہے ہیں۔

سویرا: (آتے ہوئے) پھر کیا ہوا؟
نوید: قانونی بھائی میں گاڑی لے جاؤں! منع تو نہیں کر رہے ناں۔

سرمد: ہاں.... وہ.... نہیں.....
نوید: (چابی چھین کر جاتے ہوئے) شکریہ!
سرمد: کیا مطلب تم تو کہہ رہے تھے.... وہ نوید جلدی آ جانا، وہ پریشان ہو گی!
سویرا: کون پریشان ہو گی؟

سرمد: وہ جان.... تم.... بھائیوں کے لیٹ ہونے پر بہنیں پریشان ہوتی ہیں ناں!
(خاموش سین۔ سرمد گھڑی دیکھ رہا ہے۔ سویرا کو کہہ رہا ہے۔ ابھی نوید نہیں آیا۔
وقت گزرتا ہے، بے چین ہے سرمد)

سرمد: جان نوید پتہ نہیں کہاں گیا ہے؟

سویرا: اوہو آکر بتادے گاناں کہاں گیا ہے!

سرمد: وہ انتظار کر رہی ہو گی!

سویرا: کون انتظار کر رہی ہو گی!

سرمد: وہ پارٹی... جس نے ایڈوانس کار دی ہے۔ وہ اس فلم ساز نے میرے دفتر 4 بجے آنا تھا۔

سویرا: ابھی آتا ہے، کبھی کبھی تو جاتا ہے۔

سرمد: ہاں جب سے یہاں آیا ہے، کبھی جاتے دیکھا تو نہیں۔

ساجدہ: اسے چور لاک کا کہنا تھا!

سرمد: ہاں.... یاد آیا۔ وہ اسی لئے تو اس نے فون کیا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا ابھی آکر لگو!لو!

ساجدہ: چلو میں بھی ساتھ ہوں، لگو الیتے ہیں۔

سرمد: نہیں وہ.... تمہیں وہاں کیسے لے جاسکتا ہوں۔ حادثہ ہو سکتا ہے میرے ساتھ....

مطلب درکشاپ پر کوئی اچھا لگتا ہے!

ساجدہ: کتنی دیر کا کام ہے۔ گھنٹے کا ہے تو مجھے شاپنگ مال چھوڑ کر آجائیں۔

سرمد: ویری گڈ آئیڈیا! سویرا.... تم.... مطلب ساجدہ تم کتنی ذہین ہو۔ تھینک یو ویری مچ
چلو! تم شاپنگ کرنا گھنٹے بعد تمہیں آکے لے لوں گا۔

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(سرمد گاڑی میں آتا ہے۔ سویرا اور نوید باہر انتظار کر رہے ہیں۔ سویرا کی اپنی
سوزوکی کھڑی ہے)

سرمد: جان سب سے پہلے تمہیں دکھائی ہے۔

نوید: حالانکہ سب سے پہلے کسی مکینک کو دکھانی چاہیے تھی۔ چلتی ہے ناں! یا چلانا
پڑتی ہے۔

سرمد: جان مجھے تو سر پر اندر دینا تھا!

سویرا: مجھے تو آپ کی ہر بات کا پتہ چل جاتا ہے!

سرمد: ہر بات کا.... آپ مذاق کر رہی ہیں۔

(سویرا کو خوش دیکھ کر)

سرمد: جتنی خوش ہیں اس سے تو لگتا ہے کچھ پتہ نہیں۔ وہ میرا مطلب سب پتہ ہے۔ جان

مجھے جب بھی کوئی اچھی خبر ملتی ہے میرا دل چاہتا ہے سب سے پہلے تمہیں

بتاؤں۔ میری کمیٹی نگلی میں نے سب سے پہلے تمہیں بتایا۔

سویرا: آپ کی کمیٹی نکل آئی۔ آپ نے کب بتایا؟

سویرا: کیا مطلب!

سرمد: وہ جان وہ دفتر میں بیٹھے ہوں گے۔ ناراض ہو کر نہ چلے جائیں۔

سویرا: آپ کو بہت جلدی ہے، چلیں۔

سرمد: تمہیں پتہ ہے نوید کہاں گیا ہے!

سویرا: آئیں میرے ساتھ۔

سرمد: نوید گاڑی لے گیا۔ اس وجہ سے لیٹ ہو گیا! نوید نے گڑبڑ کر دی۔

سویرا: میرے بھائی کے گاڑی لے جانے سے مسئلہ ہو گیا۔ آتا ہے تو اسے منع کرتی

ہوں، خبردار گاڑی کو ہاتھ لگایا!

عالی: ہاں دستانے پہن کر چلانا چاہیے۔

سویرا: فلمساز کا نمبر ہے، ملاؤ میں سوری کر لیتی ہوں۔ بھائی کی وجہ سے لیٹ ہوئے۔

(عالی نمبر ملانے لگتا ہے)

سرمد: عالی کے بچے!

عالی: بتایا بھی ہے میری شادی نہیں ہوئی، پھر بچوں کی بات!

سرمد: جان آپ ناراض ہو گئیں۔ میں تو تم سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔

عالی: دوسری بیوی سے بھی زیادہ۔

سویرا: کیا!

سرمد: وہ مطلب جتنا میں تم اکیلی سے پیار کرتا ہوں، اتنا تو لوگ دو بیویوں سے بھی نہیں

کرتے۔ جان! سوری

(سویرا جاتی ہے)

سرمد: ساجدہ ادھر شاپنگ مال پرویٹ کر رہی ہوگی!

عالی: وہاں میں نے ویننگ مشین دیکھی تو نہیں۔

دن کا وقت

ان ڈور

شاپنگ مال

(ساجدہ کتنی دیر سے شاپنگ بیگ اٹھائے کھڑی ہے)

ساجدہ: سرمد ابھی تک نہیں آئے۔ (پارک میں گاڑی دیکھتی ہے) لگتا ہے سرمد آگئے۔

گاڑی تو وہ کھڑی ہے۔

(ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ اتنے میں نوید آ کے گاڑی کو چابی لگا کر اپنی مستی میں یوں

ادھر ادھر دیکھتا ہے اور اسے بیٹھتا ہے۔ یہ سمجھتی ہے چوری کر رہا ہے)

دن کا وقت

آؤٹ ڈور

سرک

(سویرا گاڑی ڈرائیو کرتی آرہی ہے۔ گاڑی روکتی ہے۔ باہر سویرا نکلتی ہے۔ سرمد

اس کے پیچھے آتا ہے)

سرمد: جان، وہ میرے آفس لے آئی تم۔

سویرا: تمہاری پارٹی آنا تھی۔ (سویرا کے آنے پر عالی حیران ہوتا ہے) عالی کہاں ہے

فلمساز؟

عالی: بھابی۔ فلم یہ ہے ساری ہے۔ اکٹھے رکھ دو تو فلم ساز ہو گئے۔

سویرا: جس نے یہاں میننگ کے لئے آنا تھا!

عالی: یہاں (ہنستا ہے)

سرمد: عالی..... وہ فلمساز آنا تھا ناں..... وہ.....

عالی: بیویاں وہ کہیں تو بات سمجھ آتی ہے۔ فلمساز کے ساتھ وہ لگا دیا، وہ پہلے ہی بڑے وہ

ہوتے ہیں۔

سرمد: عالی ابھی وہ..... (آنکھ مارتا ہے)

سویرا: آپ آنکھ کیوں مار رہے ہیں؟

سرمد: وہ فلمساز ایسے آنکھ مارتا ہے، اسے بیماری ہے..... عالی وہ.....

عالی: اچھا وہ ڈبل ٹریبل والا... ہاں وہ انتظار کر رہا تھا، ابھی پھر آئے گا۔ بہت غصے میں

تھا۔

ساجدہ: ہیں یہ تو ہماری گاڑی چوری کر رہا ہے۔ چور چور چور۔ دیکھیں ہماری گاڑی چوری کر رہا ہے۔
(پولیس کو بتاتی ہے۔ حوالدار اور سپاہی جا کے نوید کو پیچھے سے پکڑ لیتے ہیں۔ وہ حیران رہ جاتا ہے۔)

ان ڈور دن کا وقت

سرمہ کا آفس

(آفس سے سرمہ نکلنے لگتا ہے۔ اس کے موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)

سرمہ: ہیلو! ہاں جان ساجدہ! وہ میں مارکیٹ میں ہی ہوں۔

(کٹ۔ ساجدہ تھانے میں ہے)

ساجدہ: میں تھانے میں ہوں!

سرمہ: ہیں تم نے کیا چرایا؟

ساجدہ: جان ہماری گاڑی چوری ہوتے ہوتے بچی۔ جلدی تھانے پہنچیں۔

سرمہ: کیا!

ان ڈور دن کا وقت

تھانہ

(حوالدار اور سپاہی موجود ہیں۔ سرمہ گھبراہٹ میں آتا ہے۔ ساجدہ شاپنگ بیگ اٹھائے بیٹھی ہے)

ساجدہ: وہ میرے میاں آگئے!

حوالدار: یہ تو آپ کے مالک ہیں۔ گاڑی کا مالک کون ہے؟

سرمہ: میں ہوں جی!

ساجدہ: حوالدار صاحب کو عادیں، انہوں نے موقع پر چور پکڑ لیا!

حوالدار: دوا دینا بھی ہے تو جوڑوں کی دینا۔

سپاہی: چودھری صاحب کو جوڑوں کو دیکھ کر بڑا درد ہوتا ہے!

ساجدہ: پر انہوں نے چور کو عزت سے بند کیا ہے، چھترول نہیں کی!

سرمہ: چوروں کو تو الٹا لٹکا کر پھینٹی لگانی چاہیے!

حوالدار: آپ ہمارے محکمے کے ہیں نہیں (انکار میں سر ہلاتا ہے) تو پھر کوئی مناسب مشورہ دیں!

ساجدہ: میں نے تو چور کو دیکھ کر آسمان سر پر اٹھالیا!

حوالدار: ابھی تک اٹھایا ہوا ہے یا اتار دیا ہے۔

سرمہ: کدھر ہے چور؟

(سرمہ حوالدار کے ساتھ جاتا ہے۔ دیکھتا ہے وہاں نوید سلاخوں کے پیچھے ہے۔ سرمہ واپس مڑ آتا ہے)

سرمہ: اوہو! یہ تو نوید ہے۔

حوالدار: آپ چور کو جانتے ہیں؟

سرمہ: نہیں۔ نہیں میں تو کسی چور کو نہیں جانتا۔

ساجدہ: چور کہہ رہا ہے، یہ اس کے بہنوئی کی گاڑی ہے؟

سرمہ: ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میرا مطلب ٹھیک نہیں کہہ رہا!

ساجدہ: عادی چور لگتا ہے۔ اس کی چھترول ہونی چاہیے!

سرمہ: سمجھایا تھا اسے..... وہ میرا مطلب ویسے سمجھانا چاہیے۔

ساجدہ: آپ رپٹ درج کریں جی۔ اب۔ اب گاڑی کے مالک آگئے ہیں۔

سرمہ: وہ.... رہنے دیں جی..... چھوٹی سی تو بات ہے۔

ساجدہ: کیا چھوٹی سی بات ہے۔ لکھیں جی.....

حوالدار: لکھتے ہیں، اس کے لواحقین تو آجائیں۔ اس کی بہن آرہی ہے!

سرمہ: کیا وہ آرہی ہے؟

ساجدہ: آپ کیوں گھبرا گئے؟

سرمہ: وہ.... دراصل لڑائی جھگڑے سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ ایسے ہی بے عزتی ہو گی۔ وہ

جان تم گھر چلو، پتہ نہیں وہ کیسے لوگ ہوں!

ساجدہ: کیا مطلب۔ ایک ہماری کار چوری کی، اوپر سے ڈراتے ہیں۔

سرمد: وہ جان.... وہ قانونی باتیں ہوتی ہیں۔ وہ جان چل کے وکیل کو بھیجتے ہیں۔ وہ خود ذیل کر لے گا۔

(سرمد اور ساجدہ جانے لگتے ہیں کہ سامنے سے سویرا آتی ہوئی نظر آتی ہے)

سرمد: اونو! وہ آگئی!

ساجدہ: کون آگئی؟

سرمد: وہ.... وہ.... میرے ذہن میں قانونی بات آگئی۔ وہ آپ گھر چلیں، میں آتا ہوں ورنہ میں گیا!

ساجدہ: آپ پریشان ہو گئے ہیں۔ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی!

سرمد: وہ.... جان.... وہ.... تم گاڑی میں یہ سامان تو رکھ کر آؤ.... وہ.... جلدی کرو۔ پلیز جان۔

ساجدہ: جاتی ہوں۔ آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔

(ساجدہ جاتی ہے، سویرا سرمد کو دیکھ کر)

سویرا: سرمد آپ آگئے۔ نوید نے فون کیا کہ پولیس نے اسے کار چوری میں پکڑ لیا ہے۔

حوالدار: آپ کا تعارف!

سویرا: میں ان کی بیوی ہوں!

حوالدار: آپ بھی!

سویرا: کیا مطلب!

سرمد: وہ ان کا مطلب آپ بھی آگئیں۔ وہ جی ایک غلط فہمی ہو گئی جو آپ نے میرے سارے کو پکڑ لیا۔

حوالدار: ایک غلط فہمی۔ یہاں تو دو دو ہیں۔

سویرا: میرا بھائی کہاں ہے، اس سے ملائیں۔ (لے کر نوید والے کمرے میں حوالدار

جاتا ہے)

حوالدار: (سرمد کو) یہ ہے جی آپ کا چور!

سرمد: نہیں وہ.... میری گاڑی ہے۔ یہ میرا سالا ہے۔

حوالدار: قانون کو بے وقوف بنا رہے ہو یا تم خود ہو!

نوید: کہاں ہے وہ خاتون۔ وہ کہہ رہی تھی میرے خاوند کی گاڑی ہے۔ بلائیں اسے کہاں ہے؟

حوالدار: بلاتا ہوں!

سرمد: نہیں وہ چودھری صاحب! بات کیا بڑھانی!

سویرا: نہیں بلائیں اسے۔ اس نے جھوٹے کیس میں پھنسا دیا۔ آپ پر بھی کیس ہو سکتا ہے۔

حوالدار: چودھری کفایت کو دھکی۔

سرمد: نہیں وہ چودھری صاحب.... وہ معافی دے دیں، بس غلطی ہو گئی!

سویرا: آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔ معافی تو اسے مانگنا چاہیے۔ بلا وجہ میرے بھائی کو پکڑا۔ اس کی پیٹی اتروادوں گی۔

نوید: میں اس خاتون اور اس کے میاں کو نہیں چھوڑوں گا۔

سرمد: چودھری صاحب! وہ میری بات سنیں ناں ایک طرف آکر۔

سویرا: میں اس حوالدار کو معطل کروادوں گی۔ پتہ ہے میرے میاں کتنے بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

سرمد: وہ بیگم چپ کرو۔ چودھری صاحب! آپ ذرا اس کمرے میں آئیں۔

سویرا: اس کا دماغ درست کریں۔ میرے بھائی کو پکڑتا ہے۔

سرمد: میں کرتا ہوں بات۔ میرے بڑے تعلقات ہیں۔

(دوسرے کمرے میں رعب سے جاتا ہے۔ دروازہ بند کر کے خاموش سین۔ جس

میں سرمد چودھری کی فتیس کر رہا ہے۔ کچھ دیتا ہے۔ کافی دیر کے بعد چودھری

مانتا ہے۔ ادھر نکلتے ہیں۔)

سرمد: وہ جان آپ اپنی گاڑی میں بیٹھو.... وہ قانونی کارروائی پوری کر کے میں لے کر

آتا ہوں نوید کو۔

سویرا: میں گاڑی میں بیٹھتی ہوں۔ جلدی آنا۔

(سوراجاتی ہے۔ پاس سے گزر کر ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: اتنی دیر! کب سے گاڑی میں بیٹھی ہوں۔

(دفتر میں حوالدار بیٹھا ہے۔ سرمد کو نہیں پتہ کہ ساجدہ پیچھے آگئی ہے۔)

حوالدار: آپ نے اتنی منتیں کیں، اس لئے چھوڑ رہا ہوں۔

ساجدہ: کسے چھوڑ رہے ہیں؟

حوالدار: اسی کارچور کو! کا کے سپاہی چھوڑ دے اسے!

سرمد: وہ جان.... وہ تم....

ساجدہ: آپ اسے سزا کروانے کی بجائے چھڑوا رہے ہیں؟

سرمد: نہیں۔ وہ میں تو کہہ رہا تھا، چھوڑنا نہیں۔ بند کر دیں اسے۔

حوالدار: کا کے سپاہی بند کر دے اسے!

سرمد: جی!.... اچھا جی!

ساجدہ: جان چلیں!

(دونوں کمرے سے جاتے ہیں تو تھوڑی دیر بعد سوراجا جاتی ہے)

سوراجا: کہاں گئے ہیں؟

(کمرے سے باہر کھڑکی سے نظر آتا ہے۔ ساجدہ اور سرمد باتیں کر رہے ہیں۔)

سرمد ساجدہ کو بھیجتا ہے لیکن سوراجا دیکھ نہیں پاتی)

حوالدار: کون کہاں گئے؟

سوراجا: میرے بھائی کو ابھی تک نہیں چھوڑا! سرمد کہاں ہیں! کیا کہہ کے گئے ہیں؟

حوالدار: وہ کہہ کے گئے ہیں بند کریں....

سرمد: (آتے ہوئے) جان میں تو کہہ کر گیا تھا کیس بند کر دیں۔ وہ چودھری صاحب وہ

سمجھیں ناں!

حوالدار: ناں جی۔ مخالف پارٹی بڑی پاور فل ہے۔ کہیں تو چہرہ کرادوں ان کا۔

سرمد: نہیں وہ.... یہ لیس سرجی۔ بڑی مہربانی (رقم دیتا ہے)

حوالدار: اس سے زیادہ تو مخالف پارٹی دے رہی تھی۔

سرمد: کب دے رہے تھے؟

حوالدار: ابھی اس کی بیوی کو بلا کر پوچھ لیتے ہیں اوکا کا سپاہی....

سرمد: چودھری صاحب (اور رقم دیتا ہے)

دن کا وقت آؤٹ ڈور

تھانے کا لان

(سرمد، نوید اور سوراجا تھانے سے باہر آ رہے ہیں)

سوراجا: میں اور سرمد آتے ہیں۔ تم سرمد کی گاڑی میں آ جاؤ۔

سرمد: وہ.... نہیں.... وہ اس میں تو وہ ہے.... وہ میرا مطلب وہ اس میں رسک ہے،

پھر کوئی نہ پکڑ لے۔

نوید: باجی میں آپ کی گاڑی میں جاؤں گا۔

سرمد: کتنا اچھا بچہ ہے۔

نوید: لائیں چابی۔ آپ قانونی بھائی کی گاڑی میں آ جانا!

سرمد: ہاں یہ ٹھیک ہے... کیا.... میری گاڑی میں.... وہ تو....

(نوید چلا جاتا ہے)

سوراجا: آپ گھبرا کیوں گئے!

سرمد: وہ.... اب تو گھبرا گھبرا کر شکل ہی ایسی ہو گئی ہے۔ اب کیا کروں.... وہ جان....

وہ تم یہاں ٹھہرو میں سوچ کر آتا ہوں۔ میرا مطلب گاڑی لے کر آتا ہوں۔

دن کا وقت آؤٹ ڈور

سرمد کا منظر

(سرمد کی گاڑی میں ساجدہ بیٹھی ہے۔ سرمد جاتا ہے۔ گاڑی میں بیٹھتا ہے)

ساجدہ: جان اتنی دیر کرا دی۔ کیا بنا اس چور کا!

سرمد: چلا گیا.... میرا مطلب جیل چلا گیا....

ٹیکسی چلی نہ جائے۔ گاڑی ٹھیک کروا کر لاتا ہوں گھر۔ تم ٹیکسی میں چلی جاؤ۔
 سویرا: ٹیکسی میں جاؤں، پر ٹیکسی ہے کہاں؟
 (گاڑی کا بونٹ کھلا دیکھ کر رکتی ہے)
 سرمد: (ساجدہ جو باہر نکلی ہے) جان ٹیکسی چلی جائے گی۔ بیٹھو بیٹھو
 سویرا: اوکے!
 (سویرا اس ٹیکسی میں بیٹھ جاتی ہے۔ ساجدہ پہلے والی ٹیکسی میں روانہ ہو جاتی ہے)
 سرمد: شکر ہے بچ گیا۔
 (بونٹ بند کر کے سویرا کی طرف آتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے)
 سرمد: جان.... ٹھیک ہو گئی گاڑی.... ہیں سویرا کہاں گئی....
 (دیکھتا ہے ٹیکسی جا رہی ہے۔ اس میں سویرا بیٹھی ہے)
 سرمد: وہ جان سویرا (خود کلامی) اس نے کچھ دیکھ تو نہیں لیا... اب کیا ہو گا... وہ
 جان جان۔
 (دور ٹیکسی رکتی ہے۔ پاس جاتا ہے)
 سویرا: جان گاڑی ٹھیک کروا کے گھر آ جانا۔ ٹیک کیئر
 سرمد: اس کا مطلب ہے اسے بھی پتہ نہیں چلا۔
 (خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اس دوران ایک چور سرمد کی گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ اس
 میں چابی پہلے سے لگی تھی۔ وہ گاڑی چلاتا ہے۔ سرمد مڑ کر دیکھتا ہے۔ اس کی گاڑی
 کوئی لے جا رہا ہے)
 سرمد: وہ.... میری گاڑی.... پکڑیں۔ چور۔ چور۔ چور
 (گاڑی کے پیچھے بھاگتا ہے۔ فریم شل ہوتا ہے)

☆.....☆.....☆

ساجدہ: چلیں سوچ کیا رہے ہیں؟ گاڑی تو ٹھیک ہے ناں؟
 سرمد: ہاں.... وہ.... گاڑی تو خراب ہے۔ وہ جان تم ٹیکسی لے کر گھر چلی جاؤ۔
 ساجدہ: نہیں اکٹھے چلتے ہیں۔
 سرمد: مجھے اسے لے کر جانا ہے۔
 ساجدہ: کسے؟
 سرمد: وہ.... مطلب گاڑی کو درکشاپ۔ زیادہ خراب لگتی ہے، ٹیکسی.... وہ ٹیکسی رک گئی۔
 (ساجدہ ٹیکسی میں بیٹھتی ہے۔ یہ شکر کرتا ہے۔ گاڑی میں بیٹھ کر اسے ریورس
 کرتا ہے تاکہ سویرا کے پاس جائے۔)
 (چلتی ٹیکسی کے مرر سے دیکھتی ہے ساجدہ کہ سرمد گاڑی چلا کر پیچھے لے جا
 رہا ہے)
 ساجدہ: وہ ٹیکسی موڑو، ہماری گاڑی ٹھیک ہو گئی۔
 (سرمد گاڑی کھڑی کرتا ہے۔ سویرا کو بٹھاتا ہے۔ ٹیکسی مڑ کر پس منظر میں آرہی
 ہے۔ سویرا والی سائیڈ سے وہ ڈرائیونگ سیٹ کی طرف جاتا ہے۔ یکدم ساجدہ کی
 ٹیکسی آتی دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)
 سرمد: اونو! سرمد تواب گیا۔
 (ساجدہ ابھی ٹیکسی سے نکلنے لگتی ہے)
 سویرا: سرمد چلاؤ ناں گاڑی....
 سرمد: وہ جان... وہ لگتا ہے خراب ہو گئی۔
 (بونٹ کھولتا ہے۔ یوں سویرا کو سامنے ٹیکسی نظر نہیں آتی۔ ساجدہ ٹیکسی سے
 نکلنے لگتی ہے۔ سرمد اسے سنانے کے لئے کہتا ہے۔ سویرا شیشہ کھول لیتی ہے۔
 اسے آواز آنے لگتی ہے۔)
 سرمد: جان گاڑی ٹھیک نہیں ہوئی۔
 (سویرا سمجھتی ہے مجھے کہہ رہا ہے)
 سویرا: جان اب کیا ہو گا!
 سرمد: (اوپنی ساجدہ کے لئے) وہ ٹیکسی میں ہی گھر جانا ہو گا۔ (ساجدہ اترتی ہے) اوہو

ڈبل ٹریبل 8

کردار

اداکار

سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمعیل تارہ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
نوید	نسیم وکی
ثریا	صحابہ خاں

ان ڈور

دن کا وقت

سویرا کا گھر

(ٹیلی فون پر نوید رومینک انداز میں باتیں کر رہا ہے۔ ہاں ہوں کرتا ہے۔ پیچھے سے سرمد آتا ہے۔)

سرمد: ہر وقت فون پر بیٹھے رہتے ہو۔
نوید: فون پر... میں تو صوفے پر بیٹھا ہوں۔ (فون پر) میرے برادران لاء ہیں۔ نہیں لاء نہیں پڑھاتے۔ (سرمد فون پر ہاتھ رکھ کر) آپ کو اس کی انگریزی سے پتہ چل گیا ہو گا۔ فلمی ہیروئن ہے ہونے والی (فون پر) میرے برادران لاء دولہا بھائی بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ وہ ساجدہ کی سہیلی ثریا سے فون پر بات کر رہا ہے)
ثریا: میری فرینڈ ساجدہ کے ہسبنڈ بھی فلم ڈائریکٹر ہیں... وہ تمہیں ان سے ملانا ہے۔
نوید: مجھے اپنی ٹائم آیا سمجھو۔ حالانکہ میں آیا نہیں ہو سکتا۔ عورتیں ہی آیا ہو سکتی ہیں۔
(سرمد اسے دیکھتا ہوا باہر جاتا ہے۔ ڈرائنگ روم میں سویرا اخبار پڑھ رہی ہے۔)
یکدم کوئی خبر پڑھ کر چو نکلتی ہے)

سویرا: یہ کیا ہے؟

سرمد: جان اسے اردو میں اخبار اور.....

سویرا: یہ پڑھو "باجی ڈاکو" فلم کی خبر!

سرمد: وہ جان جب تک فلم کے نام میں ڈاکو کا لفظ نہ ہو، فلم چلتی نہیں۔ اس لئے فلم باجی کا نام باجی ڈاکو رکھا ہے۔

سویرا: لکھا ہے اس کے ڈائریکٹر اے اے خان ہیں۔

سرمد: ہاں تو وہی ہیں ناں!

سویرا: کیا! پچھلے ہفتے تو آپ اس فلم کی شوٹنگ کرنے مری گئے تھے!

سرمد: میں! ہاں یاد آگیا۔ (خود کلامی) اب تو بہانے بھی یاد نہیں رہتے۔

سویرا: تو اس کا مطلب فلم ساز نے آپ کو نکال کر دوسرا ڈائریکٹر رکھ لیا!

سرمد: کسی نے رکھا ہوتا تو نکالتا۔ ہاں وہ جان کسی کو رکھ کر نہیں نکالنا چاہیے۔ (سویرا اٹھ کر جاتی ہے) (شکر ہے اسے پتہ نہیں چلا کہ میں شوٹنگ کے بہانے دوسرے گھر گیا تھا۔ سوچا تھا اس نام کی کوئی کسی نے فلم بنانی ہے پر.....)

(سویرا اندر جاتی ہے۔ نوید فون بند کرتا ہے۔ سویرا اٹھا کر لے آتی ہے)

سویرا: میں اس فلم ساز سے بات کرتی ہوں۔ اتنا کام کروا کر ڈائریکٹر کو کان سے پکڑ کر کیسے نکال سکتے ہیں!

سرمد: جان کان سے پکڑ کر تو نہیں نکالا..... وہ جان وہ..... فون نہیں کرو ورنہ بڑی بے عزتی ہوگی!

سویرا: کیا!

سرمد: مطلب اس کی بڑی بے عزتی ہوگی..... (نمبر ملاتی ہے) وہ جان دیکھو.... وہ جان دیکھو میں نے جھوٹ کہا تھا.....

سویرا: اس کا فون ہی انگیج ہے!

سرمد: آج کا دن ہی اچھا ہے..... وہ میرا مطلب.....

سویرا: آپ نے کیا جھوٹ کہا تھا؟

سرمد: وہ کیا جھوٹ کہا تھا! سوچ تو لینے دو..... ہاں۔ وہ جان میں نے خود وہ فلم چھوڑ دی۔ ڈائریکٹر کمزور تھا۔ وہ میرا مطلب سکرپٹ۔ اور ہیروئن مجھے پسند نہیں آئی۔

سویرا: آپ ہیروئن پسند کرنا چاہتے تھے؟

سرمد: (خود کلامی) گڑبڑ ہو گئی (سویرا کو) وہ جان۔ میں نے کہا ہیروئن میری سویرا کو رکھو۔ تمہارے سامنے تو ساری اداکارائیں بچیاں ہیں۔

سویرا: ہیں میں بڑی لگتی ہوں!

سرمد: وہ جان تمہاری اداکاری کے سامنے۔ اس نے کہا، سویرا کو نہیں رکھنا۔ میں نے فلم چھوڑ دی۔ چھوڑنے میں میرا کوئی جوڑ نہیں۔

سویرا: (خوش ہو کر) آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں!

سرمد: ہاں سب سے زیادہ، پہلی سے بھی زیادہ.....

سویرا: پہلی سے بھی زیادہ؟

سرمد: وہ میرا مطلب پہلی محبت سے زیادہ محبت کرنے لگا ہوں۔

سویرا: (شرما کر) آپ کے لئے کافی بنا کر لاتی ہوں۔ پی کر خوش ہو جائیں گے۔

سرمد: جان آپ کی کافی نہ پی کر زیادہ خوش ہوتی ہے (سویرا دیکھتی ہے) وہ میرا مطلب پی کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔

(سویرا جاتی ہے۔ موبائل بجتا ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو.... ہاں.... جان!

(سویرا سن کر واپس آتی ہے)

سویرا: مجھے بلایا!

سرمد: (فون چھپا کر) نہیں!

سویرا: تو جان کسے کہہ رہے تھے؟

سرمد: جان کہہ رہا تھا! جلدی آنا تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔

(وہ جاتی ہے۔ سرمد کان سے فون لگاتا ہے۔ ادھر ساجدہ فون پر ہے)

ساجدہ: یہ کسے کہہ رہے تھے؟

سرمد: مر گئے، اس نے سن لیا۔ وہ جان عالی کو بتا رہا تھا، ڈائلاگ کیسے بولنا ہے۔ ٹریننگ دے رہا ہوں ناں اس کو۔

ساجدہ: میں نے عالی بھائی کو فون کیا، وہ تو دفتر میں ہیں۔

سرمد: ہاں جان.... وہ ٹیلی فون پر ہی ڈائریکشن دے رہا ہوں۔

ساجدہ: جان میری سہیلی ثریا کی ایک لڑکے سے بات چل رہی ہے۔

سرمد: بند کروانی ہے؟

ساجدہ: میں نے ثریا کو بتایا تھا۔ آپ چہرہ دیکھ کر بتا دیتے ہیں، بندہ کیسا ہے!

سرمد: ہاں بتا سکتا ہوں، دیکھنے میں کیسا ہے؟

ساجدہ: جان اس نے اس لڑکے کو بلوایا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے آجائیں ناں!

سرمد: اوہو، وہ میں بڑی ہوں۔

(سویرا کافی لئے آرہی ہے۔ سرمد دیکھ کر گھبرا جاتا ہے)

سرمدا: کہاں ناں.... اچھا... اچھا آتا ہوں۔

سویرا: کس کا فون تھا؟ کہاں جانا ہے؟

سرمدا: وہ جان... وہ... وہی فلم ساز کا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ تم ہی ڈائریکشن دو۔ میں نے کہہ

دیا، میری بیوی ہیروئن ہوگی تو فلم کروں گا۔ کہہ رہا تھا آکر میٹنگ تو کرو۔

سویرا: (کافی دے کر) جان آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں۔

سرمدا: اتنی محبت کرتا ہوں جتنے آسمان پر تارے ہیں۔

سویرا: کتنے تارے ہیں؟

سرمدا: مجھے کیا پتہ!

سویرا: کیا!

سرمدا: وہ جان میرے کپڑے نکال دو... وہ ضد کر رہی تھی... وہ میرا مطلب ضد کر رہا

تھا میٹنگ کے لئے....

(سرمدا دیکھتا ہے نوید تیار ہو کر باہر جا رہا ہے)

سرمدا: ہیں یہ میرے کپڑے.... یہ تو میں نے پہننے تھے۔

سویرا: نوید تو کسی کے کپڑے پہنتا نہیں۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے۔ اس نے آپ کے

کپڑے پہنے۔

سرمدا: اُلٹا خوش ہوں۔

نوید: الٹا نہیں سیدھا خوش ہو لیں۔ اوکے باجی!

سرمدا: یہ تو ساجدہ کا پسندیدہ سوٹ ہے۔ (سویرا سننے کی کوشش کرتی ہے) وہ مطلب میرا

لکی سوٹ ہے۔ چلو دوسرے نکال دو۔ (نوید کو دیکھ کر) دل تو اسے نکالنے کو چاہتا

تھا۔ مطلب اس سوٹ کو جو نوید نے پہنا ہے۔

ساجدہ: ثریا تم نے بتایا نہیں، وہ کرتا کیا ہے!

ثریا: مجھے فون کرتا ہے۔

(بیل ہوتی ہے)

ساجدہ: لگتا ہے سرمدا آگئے۔ جان اتنی دیر کر دی!

نوید: (گھبرا کر) وہ جی ثریا نے یہی ٹائم دیا تھا!

ثریا: آ جاؤ۔ ساجدہ یہ نوید ہے۔

(ساجدہ اس کے کپڑے دیکھتی ہے)

ساجدہ: (ثریا کو) اس کے کپڑے تو بالکل سرمدا جیسے ہیں۔

(نوید ساجدہ کو کپڑوں کی طرف متوجہ پا کر خود اپنے کپڑوں کو دیکھتا ہے)

نوید: ہیں! نہیں پتہ تو نہیں چل گیا کہ یہ میرے نہیں (شرمندگی چھپاتے ہوئے) وہ...

ذرا بڑے ہیں۔ وہ میں ایسے ہی بنواتا ہوں۔ کیا پتہ بندہ کب بڑا ہو جائے۔

ثریا: ان کے میاں کے بھی ایسے ہی کپڑے ہیں۔

نوید: کمال ہے یہ میرے بہنوئی کے ہیں.....

ساجدہ: جی!

نوید: وہ... میرا مطلب میرے بہنوئی کو بھی ایسے کپڑے پسند ہیں.... وہ چائے میں

چینی ایک چمچ۔

ساجدہ: (حیرانی سے) جی... (سمجھ کر) اچھا..... وہ چائے لگاتی ہوں۔

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ٹیکسی سے سرمدا اور عالی نکلتے ہیں۔ دروازے کے سامنے ٹیکسی رکی ہے۔ دونوں

اندر ڈرائنگ روم میں جاتے ہیں)

سرمدا: جلدی آؤ لڑکے نے آنا تھا!

عالی: کس نے کس سے لڑ... کے آنا تھا۔ اچھا جس کا آپ نے شادی کا آڈیشن کرنا ہے۔

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(وہاں ساجدہ اور ثریا بیٹھی ہیں)

سرد: میں ٹھیک لگ رہا ہوں ناں۔
 عالی: پہلا بندہ دیکھا ہے جو اپنے گھر بھی سوٹ پہن کر جاتا ہے۔
 (کیرہ دکھاتا ہے یکدم سرد جیسیں چیک کرتا ہے)
 سرد: میرا موبائل... ٹیکسی میں نہ رہ گیا ہو!
 عالی: دیکھو اگر ٹیکسی موبائل نہ ہوئی ہو تو شاید مل جائے۔ (سرد جاتا ہے)
 (عالی اندر آتا ہے۔ ڈرائنگ ٹیبل پر نوید چائے پی رہا ہے۔ ثریا اور ساجدہ بھی ہیں)
 سرد کی فلم دیکھ کر کبھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ ڈائریکٹر ہے۔ اس کی حرکتوں سے پتہ
 چلتا ہے (یکدم نوید کو دیکھ کر) ہیں وہ تم یہاں؟
 ساجدہ: عالی بھائی آپ جانتے ہیں اسے؟
 نوید: یہ میرے دو لہا بھائی کے فاسٹ فرینڈ ہیں۔
 ساجدہ: میرے میاں کے بھی یہ دوست ہیں!
 عالی: ہاں ایک ہی تو میرا دوست ہے... اب شاید بے کی بجائے تھا ہو جائے۔
 (عالی وہاں سے نکلتا ہے)
 ساجدہ: عالی بھائی! وہ کہاں ہیں؟
 عالی: ”وہ“ ابھی ایک منٹ میں بتاتا ہوں.....
 دن کا وقت
 ان ڈور
 ڈرائنگ روم
 (سرد باہر سے موبائل لے کر آتا ہے۔ ڈرائنگ روم میں آکر سرد ادھر ادھر
 دیکھ کر ایک کمرے کی طرف جاتا ہے)
 سرد: ابھی کدھر ہیں سب؟
 (سرد ڈرائنگ روم کی طرف جانے لگتا ہے۔ اندر سے عالی نکلتا ہے)
 عالی: سرد گڑبڑ ہو گئی!
 سرد: نہیں بچ گیا، موبائل مل گیا!

عالی: اندر وہ لڑکا پتہ کون ہے! نوید!
 سرد: کیا!
 (عالی اسے اشارے سے آہستہ بولنے کو کہتا ہے)
 سرد: اب کیا ہوگا!
 عالی: جلدی سے یہاں سے چلے جاؤ۔ میں سنبھالتا ہوں۔
 (وہ باہر نکلنے لگتے ہیں۔ ادھر سے نوید، ثریا اور ساجدہ ڈرائنگ روم میں آ جاتے ہیں)
 سرد: او نو!
 عالی: جلدی سے چھپ جاؤ اندر.....
 ساجدہ: عالی بھائی! کہاں ہیں وہ؟
 عالی: اندر.....
 ساجدہ: کیا کیا انہوں نے جو اندر ہو گئے!
 عالی: نہیں وہ میرا مطلب اپنے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں۔ کہہ رہے تھے تم جاؤ، میں آتا
 ہوں۔
 نوید: دو لہا بھائی کہاں ہیں؟
 عالی: بتا تو رہا ہوں!
 ساجدہ: آپ تو سرد کا بتا رہے تھے!
 نوید: جی سرد! میرے دو لہا بھائی بھی سرد ہیں۔
 عالی: وہ میرے ایک دوست کے دو نام ہیں۔ وہ مطلب میرے دو دوستوں کا ایک ہی نام
 ہے اتفاق سے۔ (خود کلامی) آج اس کا بچنا بھی اتفاق ہی ہے۔
 ساجدہ: سرد کب آئیں گے (نوید کی طرف اشارہ کر کے) انہوں نے جانا ہے۔
 عالی: یہ جائیں گے تو وہ آئیں گے.... وہ میرا مطلب یہ جائیں، انہیں دیر ہو سکتی ہے
 بلکہ ہونی چاہیے۔
 ساجدہ: میٹنگ ہے کہاں؟
 عالی: ان سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔
 (اس کمرے کی طرف جانے لگتا ہے)

ساجدہ: وہ اندر ہیں؟

عالی: نہیں وہ.... فون پر پتہ کرتا ہوں۔

ان ڈور

دن کا وقت

کمرے کا منظر

(وہاں سرد چھپا ہے۔ عالی اندر آتا ہے)

سرد: نوید نے مجھے تو دیکھ تو نہیں لیا!

عالی: نوید سے پوچھ کر بتاتا ہوں۔

(عالی جانے لگتا ہے، سرد پکڑتا ہے اسے)

سرد: سوچو اب کیا ہوگا!

عالی: سوچ لیا۔ اب جس نے دو شادیاں کی ہوں گی، اس سے دوستی نہیں کروں گا۔

سرد: پلیز موقع کی نزاکت دیکھو!

عالی: اگر کہتے میرا، ریشم کی نزاکت دیکھو تو بات تھی۔ میں نزاکت بھی دیکھوں تو

موقع کی!

سرد: عالی!

عالی: میں کہہ دیتا ہوں کہ سرد نہیں آسکتا، اس لئے لڑکا چلا جائے!

سرد: یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔

عالی: پوچھ کب رہا ہوں، بتا رہا ہوں۔

ان ڈور

دن کا وقت

ڈرائنگ روم

(وہاں نوید، ساجدہ اور ثریا بیٹھے ہیں۔ ثریا دیکھتی ہے فون وہاں پڑا ہے)

ثریا: فون تو یہاں پڑا ہے۔ عالی بھائی کیسے بات کرنے گئے ہیں۔

(کمرے سے عالی ڈرائنگ روم میں آتا ہے)

عالی: بھابی وہ ذرا دیر سے آئیں گے۔ فون پر بات کرنے گیا تھا!

ساجدہ: عالی بھائی فون تو یہاں پڑا ہے!

عالی: کیا وہ فون پر بات کرنے گیا تھا۔ پر ضرورت نہیں پڑی کیونکہ مجھے اندر جا کر یاد

آگیا کہ سرد نے کہا تھا، کافی دیر ہو جائے گی۔

نوید: اچھا کافی کی وجہ سے دیر ہو جائے گی۔

ساجدہ: پر عالی بھائی آپ اندر کیا کرنے گئے تھے؟

عالی: وہ یاد کر لوں.... ہاں.... وہ واش روم جاتا تھا!

نوید: مجھے بھی جانا ہے۔

ساجدہ: آپ چلے جائیں اسی کمرے میں... (نوید جاتا ہے)

عالی: ہاں اسی کمرے میں... (کیدم سمجھ کر) وہ اسی کمرے میں... وہ نوید وہ رکنا... وہ....

نوید: کیا بات ہے؟

عالی: وہ.... اس کمرے میں.... وہ ہے.... وہ صفائی نہیں ہوئی.... وہ میں ذرا چیزیں

ٹھیک کر دوں ایک منٹ۔

(عالی بھاگ کر جا کے سرد کو اطلاع کرتا ہے)

سرد: عالی جلدی کرو، چھپ جاؤ۔ نوید ادھر آ رہا ہے۔

(عالی پھر باہر چلا گیا۔ کٹ کر کے دکھاتے ہیں سرد گھبرا گیا ہے)

سرد: اسے ادھر کیوں لا رہا ہے گدھا.... کہاں چھپوں۔ واش روم میں۔

(بھاگ کر واش روم میں چلا جاتا ہے۔ باہر سے عالی اندر آتا ہے)

عالی: چھپ گئے!

نوید: (اندر آتے ہوئے) چھپ گئے؟

عالی: وہ اس کمرے کے رنگ چھپ گئے پردوں میں.... وہ کہہ رہا ہوں۔ یہ ہے واش روم!

(سرد اندر گھبرا لیا ہے۔ وہ واش روم کے دروازے کو اندر سے طاقت سے بند کرتا

ہے۔ نوید کھولنے کی کوشش کرتا ہے)

نوید: یہ کھل نہیں رہا۔

عالی: ذرا زور لگاؤ۔ ادھر ہو جاؤ، میں کھولتا ہوں۔

(عالی کھولنے کے لئے زور لگا رہا ہے۔ اندر سے سرد زور لگا رہا ہے)

سرد: عالی! اندر میں ہوں۔ اس کی چنجنی بھی نہیں۔

نوید: یہ کون بولا؟

عالی: وہ۔ کوئی نہیں۔ وہ۔ یہ واش روم خراب ہے۔

نوید: کوئی ہے اندر!

(نوید یکدم زور لگاتا ہے۔ تھوڑا دروازہ کھل جاتا ہے۔ سرد کی ٹانگیں اسے نظر آتی ہیں۔)

نوید: اندر تو کوئی ہے۔ کون ہے؟

عالی: نہیں۔ وہ۔ تمہارا وہم ہے!

نوید: میرے وہم کی دو ٹانگیں نہیں ہو سکتیں۔

(ثریا، ساجدہ اندر آتی ہیں)

نوید: واش روم میں کوئی ہے۔

ساجدہ: (ڈر کر) ہیں کون ہے!

نوید: اب مجھے پتہ چلا کون ہے؟

عالی: مر گئے۔ تمہیں پتہ چل گیا!

نوید: ہاں اندر چور ہے.....

عالی: کیا.... ہاں ہاں اندر چور ہی ہے۔

نوید: چور.....

(یہ کہہ کر نوید بھاگ جاتا ہے)

ساجدہ: اب کیا کریں؟

عالی: وہ بھائی آپ نہ گھبرائیں۔ گھبرانا تو اسے چاہیے۔ سرد کو سمجھایا تھا، دو نہ کرو۔

ساجدہ: کیا دو نہ کرو!

عالی: مطلب دو میٹنگیں آج نہ کرو۔

ساجدہ: (کارڈ لیس سے نمبر ملاتی ہے۔ ہاتھ روم میں موبائل اٹھاتا ہے) ہیلو! ہاں سرد! وہ

پتہ کیا ہوا؟

سرد: ہاں گھر میں چور آیا ہے۔ وہ.... تم سب جلدی اوپر چلے جاؤ تاکہ میں مطلب وہ ہاتھ روم سے نکل سکے۔

ساجدہ: ہیں! آپ کو کیسے پتہ۔ چور ہے ہاتھ روم میں!

سرد: وہ.... تمہاری آواز سے لگ رہا تھا۔ وہ جان یہ چور خطرناک ہے۔ اوپر چلی جاؤ۔ اخبار میں تھا۔

ساجدہ: میرے اوپر جانے کا.....

ثریا: ساجدہ آواز سے لگتا ہے جیسے سرد بھائی کمرے میں ہی ہیں۔

عالی: وہ... اچھی کوالٹی کا موبائل ہے ناں! (ہاتھ روم کی طرف منہ کر کے) آہستہ بولو!

ساجدہ: جی!

عالی: وہ مطلب چور نہ سن لے۔

ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟

سرد: ہاتھ روم میں..... وہ میرا مطلب وہ ہاتھ روم سے پرے ہو جائیں۔

(نوید پولیس لے کر آتا ہے)

نوید: آئیں جی، یہاں چور ہے۔

عالی: مر گئے!

ساجدہ: (فون پر) جان آپ گھبرائیں ناں، نوید پولیس لے آیا ہے۔

سرد: ہیں! اب بھی نہ گھبراؤں (فون بند کر کے)

عالی: سرد اب گیا (اونچا) وہ جلدی کرو، پولیس آگئی ہے۔ وہ مطلب پولیس جلدی کریں۔

(اندر سرد گھبرا لیا کوئی کھڑکی کھولنے کی کوشش میں ہے۔ دروازے کے آگے کچھ

رکھ کر اسے کھٹنے سے روک رکھا ہے۔)

پولیس: ہمیں چاروں طرف سے پولیس نے گھیر رکھا ہے۔ اس لئے ہمیں خود کے حوالے کر دو۔

تھانیدار: ایک فقرہ بھی صحیح نہیں بول سکتا۔ یہ کہتے ہیں۔ پولیس نے تمہیں چاروں طرف

سے گھیر لیا ہے۔ خود کو ہمارے حوالے کر دو۔

(زور لگا کر دروازہ کھولنے کی کوشش)

عالی: وہ دیکھیں اتنا زور نہ لگائیں، دروازہ کھل جائے گا۔

ساجدہ: جی!

عالی: وہ مطلب بھائی ٹوٹ جائے گا۔ سرمد مجھ سے تیری حالت دیکھی نہیں جاتی۔

(دروازہ کھلتا ہے۔ عالی آنکھیں بند کر لیتا ہے)

نوید: ہیں یہ چور کہاں غائب ہو گیا؟

عالی: (یکدم آنکھیں کھول کر خوشی سے) بچ گیا! (سب حیرانی سے اسے دیکھتے ہیں)

مطلب باتھ روم بچ گیا اور نہ وہ چور ساری ٹوٹیاں چراستہ تھا۔

ان ڈور

دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(وہاں سرمد، عالی اور ساجدہ بیٹھے چائے پی رہے ہیں)

ساجدہ: سمجھ نہیں آتی، وہ چور نکل کیسے گیا اس کھڑکی سے۔

سرمد: بڑی مشکل سے میں نکلا۔

ساجدہ: جی!

سرمد: مطلب چور نکلا ہو گا۔

عالی: خدا کا شکر ہے وہ کھڑکی کھل گئی اور نکل گیا۔

ساجدہ: شکر ہے؟

عالی: مطلب وہ چور نہ نکلتا تو کوئی نقصان پہنچا سکتا تھا۔

سرمد: جان یہ چائے زیادہ کالی نہیں!

عالی: بیوٹی کریم لگا کر گوری کر لیں۔

ساجدہ: میں دودھ اور لادیتی ہوں.....

(جاتی ہے)

سرمد: عالی کچھ سوچا نوید اور ثریا الگ نہ ہوئے تو.....

عالی: سوچ رہا ہوں کہ میرا سارا دن آپ کو دو بیویوں سے بچانے میں ہی گزر جاتا ہے۔

اسی طرح آپ نے گزر جانا ہے۔

سرمد: آئیڈیا.... ثریا کو کہہ دیتا ہوں نوید پہلے سے شادی شدہ ہے اور نوید سے کہہ دیتا

ہوں ثریا نے خفیہ شادی کر رکھی ہے۔ کیسا!

عالی: فلمی ویری فلمی لیکن چلے گا۔

ان ڈور

دن کا وقت

سویرا کا گھر

(سرمد، سویرا اور نوید بیٹھے ہیں)

نوید: دو لہا بھائی باجی نے آپ سے بات کرنی ہے۔ باجی کریں ناں!

سویرا: سرمد نوید کو ایک لڑکی پسند کرتی ہے۔

سرمد: وہ لڑکی اچھی نہیں! اس کی پسند سے اندازہ لگالیں! اور جان وہ پہلے سے شادی شدہ ہے۔

سویرا: آپ اس لڑکی کو کیسے جانتے ہیں؟

سرمد: وہ میری بیوی کی سہیلی.....

سویرا: جی!

سرمد: وہ یہ میری فلم آرہی ہے اس میں کام کر رہی ہے وہ.... مجھے عالی نے بتایا تھا وہ اس

کے دوست کی جاننے والی ہے۔ اس نے تمہیں اُتو بنایا!

نوید: الو بنانا کونسا مشکل ہے۔ میری اپنی ڈرائنگ بہت اچھی ہے۔

(غصے سے جاتا ہے)

ان ڈور

دن کا وقت

ہوٹل

(وہاں ٹیبل پر نوید اور ثریا آمنے سامنے بیٹھے ہیں)

ثریا: مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔

ثریا: سرمد بھائی آپ.... اچھا ہوا آگئے۔ وہ کہتا ہے اس نے شادی نہیں کی۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔ آئیں اسے بتائیں۔

سرمد: وہ دیکھو مجھے بڑا ضروری کام ہے۔

ثریا: آئیں میرے ساتھ..... پلیز۔

(سامنے نوید دوسری طرف منہ کئے کھڑا ہے۔ ثریا اسے جا کے بلاتی ہے۔ وہ مڑتا ہے)

ثریا: پوچھ لو سرمد بھائی سے۔ بتائیں سرمد بھائی انہیں۔ ہیں وہ کہاں گئے۔

نوید: دولہا بھائی بھی تھے یہاں۔

(دونوں ڈھونڈتے ہیں جس گاڑی سے سامان اتر رہا تھا، اس کے پیچھے سرمد چھپا ہے)

(دونوں ثریا اور نوید اسے ڈھونڈتے گاڑی کی طرف آتے ہیں۔ سرمد کو کوئی راستہ

نظر نہیں آتا۔ ثریا نوید دونوں اسے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ سرمد کو کوئی راستہ

نظر نہیں آتا۔ وہ ٹیکسی جس سے سامان نکالا جا رہا تھا اس کی ڈگی میں چھپ جاتا

ہے۔ ڈرائیور اسے دیکھے بغیر بند کرتا ہے اور ٹیکسی چلتی ہے۔ ٹیلپ بھی چلتے ہیں)

☆.....☆.....☆

نوید: یہ تو میں نے کہنا تھا۔ سارے راستے یہ کہنے کی پریکٹس کرتا آیا ہوں۔ تم بتاؤ تم نے مجھے اندھیرے میں کیوں رکھا!

ثریا: میں نے رکھا۔ تم خود ہی ایسی جگہ بیٹھتے تھے جہاں لائٹ کم ہو۔

نوید: میرے دولہا بھائی نہ بتاتے تو پتہ نہ چلتا، تم شادی شدہ ہو۔

ثریا: میری سہیلی کے میاں نے تمہارا پتہ نہ کروایا ہوتا تو تمہاری بیوی کا بھی پتہ نہ چلتا۔

نوید: وہ غلط ہے۔ میری کوئی بیوی نہیں۔ جس نے بتایا اسے میرے سامنے لاؤ۔

ثریا: تم اپنے دولہا بھائی کو بلاؤ، میں انہیں بلاتی ہوں۔ ابھی دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرتی ہوں۔

نوید: ویٹر دودھ اور پانی لانا، دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرنا ہے۔

ثریا: میں انہیں لے کر آتی ہوں۔

آؤٹ ڈور دن کا وقت

ہوٹل کا دروازہ

(وہاں ٹیکسی کھڑی ہے۔ اس کی ڈگی میں سے سامان نکالا جا رہا ہے۔ سرمد باہر سے آتا ہے۔ فون سنتا ہوا)

سرمد: عالی ہوٹل میں ایک فلم ساز کے ساتھ میٹنگ ہے۔ دیر سے آؤں گا۔

(ایک دروازے سے ثریا نکلتی ہے۔ دوسری طرف نوید آ رہا ہے۔ سرمد سیٹیاں بجاتا آتا ہے۔ سامنے نوید آ جاتا ہے)

نوید: سرمد بھائی اچھا ہوا آپ آگئے۔ وہ ثریا کہتی ہے۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ آئیں اسے بتائیں!

سرمد: جی!

نوید: آئیں آپ۔

(نوید ہاتھ پکڑ کر لے جانے لگتا ہے۔ سرمد یکدم اس کے پیچھے سے غائب ہو جاتا

ہے۔ دوسری طرف جاتا ہے۔ یکدم ثریا سے آمناسا منا ہو جاتا ہے)

ڈبل ٹریبل 9

کردار

اداکار

سرمد	جاوید شیخ
عالی	اسمعیل تارہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
بدر	جاوید رضوی
مسز بدر	عصمت صوفی
ارشاد فوٹو گرافر	ارشاد نیازی
مبارک، ادھیڑ عمر صحافی	آغا عباس

ان ڈور

دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(دفتر میں عالی بیٹھافون کر رہا ہے۔ سرمد آتا ہے۔ عالی نے نہیں دیکھا!)
 آپ سے حسین میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ کیا آپ کو ابھی نہیں دیکھا۔ اسی
 لئے تو اتنے اعتماد سے کہہ رہا ہوں۔ آپ کی آواز سے ہی لگ رہا ہے۔ آپ بڑی
 ہیروئن بنیں گی۔ عمر کیا ہے۔ 35 سال۔ آدھا کام تو ہو گیا۔ بڑی آپ پہلے ہی ہیں،
 ہیروئن میں بنا دوں گا۔ ہو گئیں بڑی ہیروئن۔
 عالی: سرمد!
 عالی: چپ کرو۔۔۔ (یکدم سرمد کو دیکھ کر) وہ.... میں خود کو کہہ رہا تھا چپ کرو۔
 (فون بند کر کے)
 سرمد: کسے بڑی ہیروئن بنا رہے تھے؟
 عالی: بیوی خاوند کو لاکھ پتی بنا سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ پہلے کروڑ پتی ہو۔ میں بھی بڑی ہیروئن
 بنا سکتا ہوں۔ اگر وہ پہلے بہت بڑی ہیروئن ہو کیونکہ سلمنگ سنٹر میرے جاننے
 والوں کا ہے۔
 سرمد: (گھڑی دیکھ کر اداسے) عالی میں آج انٹرویو دے رہا ہوں!
 عالی: اچھا نوکری کے لئے..... دینا چاہیے تھا!
 سرمد: عالی کے بچے۔ اخبار والوں کو۔ کب سے میرے پیچھے پڑے تھے۔
 عالی: (گھبرا کر) ہیں! ان کو سب پتہ چل گیا۔
 سرمد: کیا مطلب۔ بڑی منتوں کے بعد میں انٹرویو کے لئے راضی ہوا ہوں۔
 عالی: ہاں مجھے اندازہ ہے۔ اس کے لئے آپ کو کتنی منتیں کرنا پڑی ہوں گی۔
 سرمد: ہاں!.... کیا مطلب! انہیں گھر کا نام دیا ہے۔ میرے ساتھ چلنا۔
 عالی: تاکہ بروقت جھوٹ بولنے میں مدد کر سکیں!
 (سرمد گھورتا ہے۔ عالی مودب ہو کر بیٹھ جاتا ہے)

مسز بدر: کیا!

بدر: وہ... میرا مطلب میری تصویر ویسے بڑی اچھی آتی ہے۔ شاختی کارڈ والی میری تصویر دیکھ کر ہی تمہاری ساس نے شادی کی حامی بھری تھی۔

سرمد: کونسی ساس نے؟ وہ میرا مطلب کونسی ساس، یہ تو امی ہیں۔

مسز بدر: میں بھی فریش ہو جاؤں، ویسے میری تصویر آتی بہت.....

بدر: بڑی ہے.... (مسز بدر گھورتی ہے) مطلب اچھی ہے....

عالی: تصویر چھپے گی تو سب لوگ دیکھیں گے!

ساجدہ: اسی لئے تو تصویر ہوتی ہے۔

عالی: دوسرے گھر میں بھی یہ اخبار جاتا ہے؟

ساجدہ: دوسرے گھر!

سرمد: وہ.... عالی کا مطلب ہر دوسرے گھر میں یہ اخبار جاتا ہے۔

ساجدہ: ہم تیار ہو کر آتے ہیں۔

(سب اوپر چلے جاتے ہیں)

سرمد: عالی یہ تو گڑ بڑ ہو گئی۔ تم پریشان نہیں ہو رہے؟

عالی: پریشان اس دن ہوں گا جس دن گڑ بڑ نہیں ہوگی۔

سرمد: اخبار والے نہ آجائیں۔ انہیں کسی طرح روکنا چاہیے۔

(موبائل سے فون کرتا ہے۔ دوسری طرف مبارک جرنلسٹ جو بڑی عمر کا صحافی ہے، ساتھ اس کے ارشد فونوگرافر ہے۔ وہ سویرا کے گھر ہیں۔ جب وہ سرمد سے

بات کر رہا ہے، پس منظر میں سویرا نظر آئے)

مبارک: (فون اٹھا کر) مبارک!

سرمد: یہ کونسا موقع ہے مبارک دینے کا.... اچھا مبارک صاحب۔ وہ دراصل میں گھر

میں نہیں ہوں۔

مبارک: پتہ ہے!

سرمد: آپ کو کیسے پتہ ہے؟

مبارک: اس لئے کہ ہم آپ کے گھر میں ہیں!

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(وہاں اس کے والد بدر اور والدہ مسز بدر آئی ہوئی ہیں)

بدر: سرمد کی اب طبیعت کیسی ہے؟

ساجدہ: کیا ہوا سرمد کو؟

مسز بدر: ویسے ہی انہیں جب کوئی بات نہ سوجھے تو طبیعت پوچھنے لگتے ہیں۔ مجھ سے بھی یہی پوچھتے ہیں۔

بدر: اس عمر میں بندہ بیوی سے پوچھ بھی کیا سکتا ہے۔ وہ باہر بھی جا رہی ہو تو تب تک یہ نہیں پوچھتا، کہاں جا رہی ہو۔ جب تک وہ ساتھ چلنے کے لئے نہ کہے۔

(نیل ہوتی ہے۔ ساجدہ دروازہ کھولتی ہے۔ سرمد اور عالی اندر آتے ہیں۔)

ساجدہ: آپ اب آئے ہیں۔ کب سے آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔

سرمد: (بال کپڑے ٹھیک کر کے) اچھا وہ آگئے! وقت کے پابند نکلے۔

ساجدہ: کیا مطلب! میرے امی ابا وقت کے پابند نہیں؟

سرمد: کیا وہ آئے ہیں! میں ایسے ہی خوش ہو رہا تھا.... وہ میرا مطلب وہ اخبار والوں نے

میرا انٹرویو کرنے آنا تھا۔ میں سمجھا وہ آئے ہیں۔

(سرمد ساتھ جاتا ہے۔ عالی پیچھے ہیں۔ ساجدہ وہاں لے جاتی ہے جہاں بدر اور مسز بدر بیٹھے ہیں)

ساجدہ: امی اخبار والے سرمد کا انٹرویو لینے آرہے ہیں۔

مسز بدر: خیر ہے، اس نے کیا کیا ہے؟

سرمد: میں اتنا بڑا فلم ڈائریکٹر ہوں۔ عوام کے پرزور اصرار پر میرا انٹرویو کرنے آرہے ہیں۔

عالی: میں نے اصرار کیا تو نہیں تھا شاید کیا ہو.... وہ مطلب میں ہی عوام ہوں ناں!

ساجدہ: آپ نے مجھے پہلے بتانا تھا، میں تو تیار ہی نہیں ہوئی۔

مسز بدر: اچھا فیملی انٹرویو ہے۔ (بدر کو) تم بھی یہ شرٹ بدل لو، اس کا رزلٹ اچھا نہیں آئے گا۔

بدر: میرے ہر کام کا رزلٹ ایسا ہی ہوتا ہے۔ شادی کا دیکھ لو!

سرمد: (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی اچھی طرح گھر دیکھو، وہ کہہ رہے ہیں، ہم آپ کے گھر میں ہیں۔ (فون پر) آپ کسی اور کے گھر تو نہیں پہنچ گئے؟

مبارک: آپ کی بیگم ہمارے سامنے ہیں۔

سرمد: میری بیگم (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی وہ کہہ رہے ہیں میری بیگم ان کے سامنے ہیں۔ یہ اوپر کیسے چلے گئے۔ (فون پر) میری بیگم تو یہاں ہیں۔ آپ کسی غلط گھر تو نہیں چلے گئے؟

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ مبارک سے سویرا فون لے لیتی ہے)

سویرا: ہیلو جان! یہ کب سے یہاں انتظار کر رہے ہیں!

سرمد: مر گئے، یہ وہاں پہنچ گئے۔ وہ جان.... وہ آ رہا ہوں۔

(فون بند کرتا ہے۔ اوپر سے ساجدہ، بدر اور مسز بدر تیار آ رہے ہیں)

سرمد: عالی وہ اخبار والے وہ دوسرے گھر پہنچ گئے ہیں!

عالی: (اوپر دیکھ چکا ہے۔ ساجدہ آ رہی ہے۔) وہ سرمد، وہ اوپر!

سرمد: اوپر نہیں دوسرے گھر۔ اب کیا کروں؟

ساجدہ: دوسرے گھر.... یہ کونسا دوسرا گھر ہے؟

سرمد: وہ.... عالی.... وہ بتاؤ ناں!

عالی: وہ بھابی وہ.... فلم دوسرے گھر کے سیٹ پر پہنچ گئے ہیں۔

سرمد: ہاں... وہ فلم میں ڈائریکٹ کر رہا ہوں عالی؟

عالی: آپ ہی ڈائریکٹ کر رہے ہیں۔ اتنا کام کرتے ہیں، بھول جاتے ہیں۔ ڈائریکشن تو

ڈوب کر کرتے ہیں۔ حالانکہ بعد میں ڈوبنا چاہیے۔ چلیں ادھر سین ریڈی ہوگا۔

ساجدہ: اس کا مطلب وہ انٹرویو کے لئے یہاں نہیں آئیں گے؟

بدر: چلو جہاں شوٹنگ ہو رہی ہے، وہاں چلے جاتے ہیں۔

سرمد: ہاں یہ ٹھیک ہے (یکدم سمجھ کر) کیا! نہیں وہ آپ کا جانا نہیں بنتا۔ آپ معزز

شخصیت ہیں!

ساجدہ: وہ تو اباجی ہیں۔ کل اخبار میں خبر تھی ناں جسٹس صاحب کے بیٹے کے ویسے پر شہر

کے معززین نے شرکت کی۔ اباجی بھی اس ویسے میں شامل تھے۔

(سرمد عالی جاتے ہوئے)

عالی: وہ سرمد خود ہی انٹرویو میں آپ کا ذکر کر دیں گے۔ ہفتے کے دن آئے گا، پڑھیے گا ضرور!

(بدر، مسز بدر، ساجدہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔)

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(وہاں مبارک اور فوٹو گرافر ارشد موجود ہیں۔ ارشد سویرا کی تصویریں بنا رہا ہے)

سویرا: شادی کے بعد پہلی بار تصویریں بنوا رہی ہوں۔

ارشد: میں بھی پہلی بار بنا رہا ہوں۔

سویرا: جی!

(سرمد اور عالی آتے ہیں)

سرمد: سویری دیر ہو گئی!

مبارک: آپ کہہ رہے تھے، آپ کی بیگم سامنے ہیں!

عالی: جھوٹ تو نہیں کہہ رہے تھے!

سویرا: کیا!

سرمد: وہ... سویرا ہر وقت میرے سامنے ہوتی ہے۔ اس کی تصویر والٹ میں رکھتا ہوں۔

عالی: دو والٹ ہیں اس کے پاس۔ میرا مطلب ایک پیسے رکھنے کے لئے ایک اس لئے کہ

کبھی پیسے نہیں بھی ہوتے۔

مبارک: فوٹو گرافر کو فارغ نہ کر دیں!

سرمد: کر دیں، ہم نے تو اسے نہیں رکھا! کیا تنخواہ ہے اس کی!

مبارک: مطلب آپ دونوں کی گروپ فوٹو ہو جائے۔ (ان کی) الگ تو ہم نے بنالی ہے۔

سرمد: وہ یہ تصویر بنائے گا!

ارشد: میں پہلے حادثوں کی تصویریں بناتا تھا۔ آپ فکر نہ کریں ادھر بیٹھیں۔

سرمد: عالی کچھ سوچو!
 عالی: آپ کے لئے سوچ سوچ کر میری تو شکل خاوندوں جیسی ہو گئی ہے۔
 سرمد: آج کا دن ہے۔ کل تو تصویریں چھپ جانی ہیں۔ کیا کریں؟
 عالی: سرمد آپ یہ کریں کہ بیمہ کروالیں میرے نام کیونکہ آپ نے بچنا تو ہے نہیں!
 کچھ مجھے ہی بچے۔
 سرمد: عالی! زخموں پر نمک چھڑک رہے ہو۔
 عالی: نہیں میں نمکوں پر زخم چھڑک رہا ہوں۔ پھنسا تو مجھے ہی ہوتا ہے۔ دیکھو مبارک صاحب کو کہنے کا فائدہ کوئی نہیں۔ انہیں شک ہو گیا تو پھر تمہارا ڈبل سکیڈل چھپے گا انٹرویو کی جگہ.....
 سرمد: عالی! اس فوٹو گرافر کے بارے میں کیا خیال ہے؟
 عالی: اسی کا خیال ہے۔ آئیں!

ان ڈور دن کا وقت

فوٹو گرافر کا کمرہ

(کسی رسالے کے فوٹو گرافر کا کمرہ ہے۔ وہاں تصویریں لگی ہوئی ہیں تاکہ فوٹو گرافر کا آفس لگے۔ وہاں ارشد بیٹھا ہے۔ عالی اور سرمد آتے ہیں)
 عالی: تم کتنے خوش قسمت ہو ارشد صاحب انٹرنیشنل ڈائریکٹر خود چل کر تمہارے پاس آئے ہیں۔
 ارشد: چل کر آئے ہیں، گاڑی نہیں ان کے پاس؟
 سرمد: میں آج تک کسی بڑے سٹار کو ملنے نہیں گیا۔ پتہ کیوں؟
 عالی: وہ ان سے ملتے ہی نہیں....
 سرمد: کیا! اس لئے کہ میں سٹار میکر ہوں۔
 سرمد: میں مستقبل کا سپر سٹار دیکھ رہا ہوں۔
 ارشد: کدھر ہے؟ (ادھر ادھر دیکھتا ہے)

سرمد: نہیں وہ دراصل۔ میں تصویر.....
 ارشد: ایک منٹ ادھر.... سائل دیں۔
 عالی: بیوی کے ساتھ بیٹھا کر کہتا ہے سائل دیں!
 سرمد: یہ تصویریں اخبار میں چھپیں گی!
 مبارک: ہاں فکر ہی نہ کریں۔
 سرمد: یہی تو فکر ہے..... اس طرح سب کو پتہ چل جائے گا شادی کا!
 سویرا: کیا! نہیں پتہ چلنا چاہیے؟
 سرمد: وہ جان تم نے ہیروئن بننا ہے۔ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ تم شادی شدہ ہو تو ہیروئن کیسے بنو گی؟ ہیروئنیں تو خفیہ شادی کرتی ہیں۔
 سویرا: آپ میرے ساتھ تصویر بنانا نہیں چاہتے؟
 سرمد: نہیں جان! وہ..... ایسی بات نہیں۔
 سویرا: سائل! (ارشد کو) کھینچو۔

(ارشد اپنے عجیب پوز بنا کر تصویریں کھینچتا ہے)
 عالی: ان تصویروں کا چھپنا سرمد کی صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ شدید چوٹوں کا اندیشہ ہے۔
 سویرا: کیا مطلب چوٹوں کا اندیشہ ہے؟
 عالی: وہ..... بھابی جن لوگوں نے ان کی فلمیں دیکھی ہیں، وہ تصویر دیکھ کر پہچان لیں گے۔ چوٹوں کا اندیشہ تو ہونا نا!
 سویرا: تم تو تصویریں بناؤ۔
 (سویرا سرمد کے ساتھ تصویریں بنوا رہی ہے۔ سرمد تصویر میں اپنا چہرہ نہیں لانا چاہتا۔ کچھ نہ کچھ حرکت کرتا ہے۔ ارشد تصویریں بنائے جا رہا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

سرمد کا دفتر

(وہاں سرمد اور عالی بیٹھے ہیں)

عالی: تمہیں کسی گدھے نے بتایا نہیں کہ تم فلمی ہیرو ہو! نہیں بتایا، ابھی بتا دیتا ہے!

سرمد: کیا! (اینگل ہاتھ کے بنا کر ادھر ادھر دیکھتا ہے) بس میں نے فیصلہ کر لیا۔ میری جانے والی فلم..... میرا مطلب آنے والی فلم کے تم ہیرو ہو!

ارشاد: میں..... ہیرو..... ہوں... کہ ہر ہے شیشہ۔

عالی: شیشہ نہیں دیکھنا، یہ سچ بولتا ہے۔

سرمد: جب تم ہماری تصویریں بنا رہے تھے۔ تب ہی مجھے پتہ چل گیا تھا، تم مستقبل کے ہیرو ہو۔

عالی: ان تصویروں کے پرنٹ اور نیگیٹو کہاں ہیں؟

ارشاد: لڑکا لارہا ہے۔

سرمد: مجھے بتاؤ، تمہیں کس کے ساتھ کاسٹ کریں۔ ریما، میرا، صائمہ کس کے ساتھ؟

ارشاد: مجھے ہیرو..... ریما، میرا، صائمہ..... پانی.....

عالی: یہ پانی کونسی ہیروئن ہے۔ اچھا پانی پانی ہو رہا ہے۔

(ارشاد پورا گلاس ایک سانس میں پی جاتا ہے۔ ارشد حیران پریشان خود کو ہیرو سمجھے کھڑا ہے۔ خیالوں میں)

عالی: جب تم ہیروئن کے ساتھ کھیتوں میں گاؤ گے تو کیا حالت ہوگی؟

ارشاد: دیکھنے والوں کی۔

عالی: کھیتوں کی!

ارشاد: جی!

سرمد: میں تمہیں سائن کرنے آیا ہوں۔ تمہیں سائن کرنے آتے ہیں۔ نہیں آتے تو سیکھ لو۔ اب تم فلمیں سائن کیا کرو گے۔

ارشاد: (خیالوں میں کھویا) اچھا!

عالی: دن دو گنی رات چو گنی ترقی کرو گے۔ فلموں میں دن دو گنی نہ بھی ہو، رات چو گنی ترقی ہوتی ہے۔

سرمد: چھا جاؤ گے سکرین پر۔ سکرین بعد میں نظر آئے گی، تم پہلے نظر آ جاؤ گے۔ کمزور نظر والے بھی تمہاری فلمیں دیکھ سکیں گے۔ تم نے بتایا نہیں کس ہیروئن کے

ساتھ تمہیں کاسٹ کریں؟

ارشاد: (شرما کر) صائمہ جی!

لڑکا: ارشد بھا..... پرنٹ آگئے۔

ارشاد: رکھ دے پرے..... وہ جی شوٹنگ کب سے شروع ہے؟

(سرمد اشارہ کرتا ہے۔ عالی لفافہ اٹھا لیتا ہے تصویروں کا)

سرمد: تم پر جتنا فیتہ لگتا ہے، وہ منگوا لیں تو شروع کرتے ہیں شوٹنگ۔

ارشاد: تب تک میں کیا کروں؟

سرمد: آٹو گراف دینے کی پریکٹس کرو۔ سار بن کر تم نے لڑکیوں کے ہاتھوں پر آٹو گراف دینے ہیں۔

(ارشاد خیالوں میں جاتا ہے۔ وہ سار بنا ہے۔ لڑکی کے ہاتھ پر یادو پٹے پر آٹو گراف دے رہا ہے۔ کیمرہ ہاتھ دکھاتا ہے جس پر ارشد نے سیاہی لگا دی ہے۔ خیال سے نکلتا ہے تو یہ مبارک کا ہاتھ ہے)

مبارک: اوئے یہ کیا کیا، میرا ہاتھ خراب کر دیا!

ارشاد: (خیال سے نکل کر) سر جی آپ!

دن کا وقت

ان ڈور

سرمد کا دفتر

(دہاں سرمد اور عالی خوش آتے ہیں۔ عالی نے تصویروں والا لفافہ پکڑا ہے)

سرمد: سرمد یہ تصویریں چھپ جاتیں تو میں اوپر گیا تھا!

عالی: اوپر تو آپ نے جانا ہی ہے..... مطلب اور اوپر..... ترقی!

سرمد: دکھاؤ تو سہی، تصویریں آئی کیسی ہیں!

عالی: (نیگیٹو اور تصویریں نکال کر دیکھتا ہے) یہ تصویریں..... (کسی گھوڑے یا کسی اور جانور کی ہیں) سرمد تم تو پہچانے نہیں جا رہے۔

سرمد: (دیکھ کر) اوہ بے وقوف تم کونسی تصویریں لے آئے ہو..... وہ تصویریں تو وہیں رہ

گئیں۔ اگر وہ چھپ گئیں تو.....

فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ سرمد اٹھاتا ہے۔ دوسری طرف سویرا ہے۔ سویرا گھر سے فون کر رہی ہے۔ ارشد اور مبارک وہاں موجود ہیں۔

سرمد: ہیلو! سرمد کہاں ہیں آپ؟

سرمد: میں کہاں ہوں (فون پر ہاتھ رکھ کر عالی سے) سویرا کا فون ہے۔ میں کہاں ہوں؟

عالی: آپ دفتر میں ہیں۔

سرمد: جان دفتر میں (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی کے بچے یہ پوچھا تھا کہ کہاں کا بہانہ کیا ہوا

ہے؟ (فون پر) جان کیا بات ہے؟

سویرا: وہ اخبار والے پھر آئے ہیں۔

سرمد: اونو! (فون پر ہاتھ رکھ کر) عالی... وہ تصویریں لے کر سویرا کے پاس پہنچ گیا!

سویرا: جان وہ تصویریں سب خراب ہو گئیں، وہ چھپ نہیں سکتیں۔

سرمد: کیا! وہ نہیں چھپ سکتیں۔ عالی وہ تصویریں نہیں چھپ سکتیں۔

عالی: (خوشی سے) مبارک۔ مبارک

سویرا: یہ عالی مبارک۔ مبارک کیوں کہہ رہا ہے۔

سرمد: وہ جان.... وہ مبارک.... وہ

سویرا: اچھا! مبارک صاحب کو کہنے کا کہہ رہا ہے۔ وہ آئے ہیں فونوگرافر کے ساتھ۔ کہہ

رہے ہیں۔ اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آجائیں تو تصویریں پھر بن سکتی ہیں۔

سرمد: وہ جان.... ابھی.... ابھی تو.... عالی کوئی بہانہ....

سویرا: بہانہ! یہ کیا ہے؟

سرمد: وہ.... جان.... وہ.... یہ فلم ہے۔ اس کے سیٹ پر ہوں میں بہانہ ڈاکو.... وہ لفظ

ڈاکو ضروری ہے ناں!

سویرا: آپ نے تو دفتر کہا تھا!

وہ.... جان.... فلم بہانہ میں دفتر کا سیٹ ہے ناں۔ نہیں آسکتا.... ہیلو.... وہ

جان.... سنگل ٹھیک نہیں آرہے....

(فون بند کر کے خوشی سے میز پر مکامارتا ہے۔ خود ہی درد سے چلا اٹھتا ہے)

سرمد: وہ مبارک صاحب فونوگرافر کے ساتھ گھر پہنچے ہیں۔ تصویریں بنوانے کے لئے!

عالی: اب آپ ایسے غائب ہو جائیں....

سرمد: کیسے؟

عالی: جیسے ادھار لے کر ہوتے ہیں۔ مطلب سارے فون بند!

(موبائل بند کر دیتا ہے۔ دوسرے فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ ایک دوسرے کو

اشارے سے کہتے ہیں نہیں اٹھانا۔ فون بند ہوتا ہے۔ ایزی ہوتے ہیں)

سرمد: لگتا ہے خطرہ مل گیا!

عالی: بھابی نہ آجائیں۔ (باہر دستک ہوتی ہے۔ کھڑکی سے دیکھتا ہے) سرمد بھابی لگتی ہے!

سرمد: مر گئے! یقین نہیں آتا۔

عالی: مجھ پر یقین نہیں یا بھابی پر.... چھپ جاؤ۔

(سرمد وہیں میز کے پیچھے ہو جاتا ہے۔ ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: عالی بھائی! سرمد کہاں ہیں؟

عالی: سرمد! یہ تو ساجدہ بھابی ہیں۔ نکلو باہر!

(ساجدہ سرمد کے سر پر پہنچ گئی۔ وہ کھیانہ ہو کر اٹھتا ہے)

ساجدہ: جان یہاں آپ کیا کر رہے تھے؟

سرمد: وہ.... میں.... ہاں کچھ کر گیا تھا، اسے تلاش کر رہا تھا۔

ساجدہ: کیا کر گیا تھا؟

سرمد: جان ملتا تو پتہ چلتا۔ کیا گرا تھا؟

ساجدہ: آپ ایسے گھبرائے کیوں ہیں؟

عالی: دوسری بیوی کے ڈر سے!

ساجدہ: جی! دوسری بیوی؟

سرمد: وہ.... جان.... وہ.... ہاں یاد آیا فلم دوسری بیوی کا پروڈیوسر ہے۔ کہتا ہے آکے

دو سین کر دو۔

عالی: صحیح کہہ رہے ہیں، دو سے زیادہ کوئی نہیں کہتا!

سرمد: وہ.... جان.... ہر پروڈیوسر متیں کرنے لگتا ہے!

ساجدہ: آپ کی پروڈیو سرفٹیں بہت کرتے ہیں!

عالی: ہم سے زیادہ تو نہیں کرتے.....

سرمدا: وہ جان تم کیسے آئیں؟

ساجدہ: ادھر شاپنگ کے لئے آئی تھی۔ سوچا آپ کے ساتھ گھر چلی جاتی ہوں!

سرمدا: نہیں جان! آج تو ادھر جانا ہے..... وہ مطلب ایک اور فلم کا مہورت ہے!

(دفتر کے فون کی بیل ہوتی ہے۔ کوئی نہیں اٹھاتا۔)

ساجدہ: اٹھا نہیں رہے..... وہ..... اٹھائیں ناں۔

سرمدا: رہنے دو جان وہی دوسری ہوگی!

ساجدہ: وہ دوسری.....

عالی: وہ دوسری بیوی والے.....

ساجدہ: تو انہیں منع کر دیں کہ نہیں آسکتے۔ میں کہہ دیتی ہوں۔

سرمدا: نہیں وہ..... جان عالی کہہ دیتا ہے۔ آؤ آپ کو ٹیکسی لے دوں۔

(عالی اٹھاتا ہے فون۔ ادھر سے سویرا ہے)

سویرا: سرمدا کہاں ہیں؟

عالی: وہ... سرمدا وہی ہے پروڈیو سر..... (فون پر ہاتھ رکھ کر)

سرمدا: اچھا پروڈیو سر ہے۔

عالی: وہ بھابی ہیں (ساجدہ متوجہ ہوتی ہے)

سرمدا: ہیں وہ.....

ساجدہ: بھابی ہیں۔

عالی: وہ مطلب آپ بھابی ہیں، وہ کہہ رہا ہوں!

سرمدا: وہ۔ میں بعد میں بات کرتا ہوں..... آؤ جان تمہیں ٹیکسی لے دوں!

عالی: لے کر ہی دینا ہے تو گاڑی لے کر دیں۔ ویسے ہی کہہ رہا تھا۔

(سرمدا ساجدہ کو لے کر جاتا ہے)

عالی: (فون پر) وہ..... بھابی وہ..... سرمدا آپ کو فون کرنے گیا ہے۔ یہ فون Dead

تھا۔ اسی لئے آپ جو فون کر رہی تھیں، ہم اٹھا نہیں رہے تھے۔

سویرا: آپ کو کیسے پتہ میں فون کر رہی تھی؟

عالی: وہ سرمدا کہہ رہا تھا۔ اس کا دل کہہ رہا ہے، آپ کر رہی ہوں گی۔ وہ آپ کو کرتے ہیں۔

(فون بند کرتی ہے)

سویرا: سرمدا کتنے اچھے ہیں؟

(فون رکھ کر بیٹھتی ہے۔ گھنٹی بجتی ہے)

سویرا: ہیلو جان! آپ مجھے فون کرنے گئے تھے۔

سرمدا: میں... فون کرنے..... نہیں.....

سویرا: عالی نے بتایا تھا۔

سرمدا: اچھا..... وہ..... میں نے سر پر انز رکھا تھا۔ وہ جان میری مصروفیت کی وجہ سے

تصویریں نہ بن سکیں۔ اب تو کل انٹرویو نہیں آئے گا۔

سویرا: آئے گا جان۔ میں نے ناں شادی کی البم سے آپ کی اور میری وہ تصویر دے دی

جس میں ہم دو لہاد لہن بنے ہیں۔

سرمدا: او نو!

سویرا: جان پرانی تصویر ہے۔ اس میں ہم دونوں یگ لگتے ہیں ناں اس لئے.....

سرمدا: عالی! (فون رکھتا ہے)

عالی: جناب عالی۔

سرمدا: سویرا نے چھپنے کے لئے شادی والی تصویر دیدی۔

عالی: سرمدا اب تو گیا!

سرمدا: یار سوچ تو میرے لئے کیا کر سکتا ہے؟

عالی: میں نے سوچ لیا ہے۔ (سرمدا خوش ہوتا ہے) تمہیں اچھے سے ہسپتال میں کرہ لے

کر دوں گا اور پھول لے کر عیادت کے لئے آؤں گا۔

سرمدا: کس کی؟

عالی: دیکھو تصویر چھپنے کے بعد ساجدہ بھابی کے لواحقین نے زدو کوب تو آپ کو کرنا ہی

ہے۔ اگر زدو نہ بھی کیا کوب تو کریں گے!

سرمدا: کچھ اچھا سوچو۔

عالی: یہ میں اچھا سوچ رہا ہوں ورنہ وہی پھول لے کر قبرستان میانی صاحب بھی آسکتا ہوں۔
 سرد: انٹرویو دینے کا آئیڈیا پتہ نہیں کس گدھے کا تھا؟
 عالی: میں بتاؤں.... (سرد گھورتا ہے) ویسے یہ اخبار ہر گھر نہیں جاتا!
 سرد: ساجدہ کے ہاں تو جاتا ہے۔
 عالی: تو اسے غائب کر دینا صبح صبح آگے جو اللہ کو منظور۔

ان ڈور

رات کا وقت

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ خوش ہے۔ سرد موجود ہے)
 ساجدہ: جان آگئے۔ آپ تو کہہ رہے تھے، مہورت پر جانا ہے۔
 سرد: وہ جان تمہارے بغیر طبیعت خوش رہتی ہے۔ مطلب تمہارے ساتھ!
 ساجدہ: ہائے جان میرے لئے کام چھوڑ کر آئے۔
 سرد: ہاں وہ جان صبح صبح اخبار کتنے بجے آتا ہے؟
 ساجدہ: مجھے پتہ ہے۔ صبح آپ کا انٹرویو آتا ہے۔ آپ تو دیر سے اٹھتے ہیں۔ جب آئے گا، آپ کو اٹھا دوں گی۔
 سرد: سوؤں گا تو اٹھاؤ گی۔ وہ جان تمہارے امی ابا کے گھر تو یہ اخبار نہیں آتا ناں۔
 ساجدہ: نہیں۔
 سرد: تمہارے ماں باپ کتنے اچھے ہیں۔
 ساجدہ: جی! طنز کر رہے ہیں۔ میں کہہ دیتی ہوں یہ اخبار لگوالیں۔ صبح تو ضرور لیں۔ آپ کا انٹرویو آتا ہے۔
 سرد: نہیں وہ.... صبح تو نہیں آتا۔
 ساجدہ: کیوں؟
 سرد: وہ جان.... تمہیں پتہ ہے شہر ت مجھے پسند نہیں۔ سب کام چھپ کر کرتا ہوں۔
 سوئیں صبح اخبار کے ٹائم اٹھنا بھی ہے۔ وہ میرا مطلب صبح صبح اٹھنا صحت کے لئے

اچھا ہوتا ہے ناں!
 جی! آج آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کو تو 11 بجے اٹھا دیں تو کہتے ہیں اتنی ساجدہ:
 صبح اٹھا دیا۔

ان ڈور

رات کا وقت

بیڈروم

(ساجدہ اور سرد دونوں سوئے ہوئے ہیں۔ سرد گھڑی دیکھتا ہے۔ پھر یکدم اٹھ بیٹھتا ہے۔)
 سرد: اخبار والا پھینک ہی نہ گیا ہو۔
 (سرد اٹھ کر بیڈروم سے باہر جاتا ہے۔ ساجدہ کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ سرد باہر کا دروازہ کھولتا ہے۔ نیچے کچھ ڈھونڈتا ہے۔ مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ اسے سب کرتا دیکھ رہی ہے)
 ساجدہ: جان آدھی رات کو کیا کر رہے ہیں؟
 سرد: وہ کچھ نہیں۔ وہ دیکھ رہا تھا دروازہ اچھی طرح بند ہے ناں!
 ساجدہ: میں نے خود بند کیا ہے، آئیں آپ۔

ان ڈور

رات کا وقت

بیڈروم

(سرد بستر سے اٹھتا ہے۔ ساجدہ دیکھتی ہے۔ پھر لیٹ جاتا ہے۔ تھوڑا وقت گزرا۔ باہر اخبار والے کی آواز آتی ہے۔ ساجدہ اٹھتی ہے۔ سویا سرد آنکھیں کھول کر پوچھتا ہے)
 سرد: کیا ہوا؟
 ساجدہ: اخبار آگیا!

سرمہ: اچھا (سر پر کپڑا لیتا ہے۔ یکدم کپڑا اتارتا ہے) ہیں اخبار آگیا.... (ساجدہ وہیں ہے۔ یہ بھاگ کر نیچے چلا جاتا ہے)

ساجدہ: لگتا ہے۔ انٹرویو آتا ہے اور مجھے سر پر انڈینا چاہتے ہیں۔
(سرمہ آ کے اخبار ڈھونڈتا ہے۔ اخبار پکڑ کر فوراً ساجدہ سے چھپا لیتا ہے)

ساجدہ: جان کیا چھپا رہے ہیں؟
سرمہ: کچھ نہیں۔

ساجدہ: وہ اخبار کدھر گیا۔ اس کی آواز تو آئی تھی۔

سرمہ: وہ جان اخبار تو آیا ہی نہیں۔ جان اعتبار کروناں!

ساجدہ: آج آپ صبح صبح اٹھ گئے، بات کیا ہے؟

سرمہ: صبح اٹھنے کے بڑے فائدے ہیں۔ بندہ بے عزت ہونے سے بچ جاتا ہے۔ آؤ جان اب جا کے سوتے ہیں۔

ساجدہ: جی!

سرمہ: آؤ ناں!

(جانے لگتے ہیں۔ باہر سے بیل ہوتی ہے۔ سرمہ کھولتا ہے تو سامنے بدر اور مسز بدر بڑے موڈ میں کھڑے ہیں)

ساجدہ: امی! آپ اس وقت؟

بدر: تمہاری والدہ نے اٹھادیا صبح۔ میں تو آٹھ بجے جاگنگ کے لئے جاتا ہوں۔

مسز بدر: وہ فلم کا اخبار پھر ملتا نہیں اس لئے۔

ساجدہ: ہمارا اخبار تو آیا ہی نہیں۔

بدر: یہ رہا وہ اخبار۔ سرمہ تم نے تو خوار کر دیا۔

سرمہ: مر گئے۔ آپ نے دیکھ لیا! سرمہ اب تو گیا! دیکھیں وہ یہ سب میرے خلاف سازش ہے۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔

مسز بدر: کتنی دور سے جا کر ہم نے خریدا۔ سارا موڈ خراب کر دیا۔ (اخبار ساجدہ لے کر دیکھنے لگتی ہے)

سرمہ: وہ سب تصویریں جعلی ہیں۔ مجھ پر یقین کریں۔ ساجدہ برا نہیں منانا! بس ایک بار

معاف کر دو۔ بس ایک بار! یہ تصویریں جعلی ہیں۔

بدر: کوئی تصویریں۔ تمہارا انٹرویو تو چھپا ہی نہیں۔ صبح صبح خوار کر دیا۔

سرمہ: کیا! انٹرویو نہیں چھپا۔ (یکدم خوشی سے) یا ہوا!

(کہتا ہے۔ ہوا میں جمپ لگاتا ہے۔ وہیں فریز ہو جاتا ہے۔ ساجدہ، بدر، مسز بدر

حیرانی سے اسے دیکھ رہے ہیں۔)

☆....☆....☆

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(سرمد جلدی جلدی تیار ہو رہا ہے۔ سویرا غصے میں ہے)
 (غصے میں) سویرا: ابھی آپ آئے تھے، ابھی جا رہے ہیں!
 سرمد: جان غصہ نہ کیا کرو۔۔۔ ڈاکٹر کہتے ہیں غصہ کرنے سے چہرے پر جلد جھڑیاں پڑ جاتی ہیں۔
 سویرا: اچھا (خوشی سے وہی فقرے کہتی ہے) ابھی آپ آئے تھے، ابھی جا رہے ہیں۔
 سرمد: دیکھو۔۔۔ ساجدہ۔۔۔
 سویرا: کیا۔۔۔ کیا کہا ساجدہ۔۔۔ یہ ساجدہ کون ہے؟
 سرمد: مر گیا۔۔۔ وہ جان۔ وہ یہ دراصل۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔ ہاں یاد آیا وہی ماڈل جسے گھی کے اشتہار کے لئے بک کیا تھا۔
 سویرا: وہ تو اداکارہ چمکیلی تھی۔
 سرمد: اچھا۔۔۔ (خود کلامی) کوئی اور بہانہ سوچنا ہوگا۔ (سوچ کر) ہاں۔۔۔ وہ چمکیلی کو گھر میں ساجدہ ہی کہتے ہیں۔ پتہ ہے وہ کمرشل بیچ میں چھوڑ کر چلی گئی!
 سویرا: تم کمرشل بیچ پر شوٹ کر رہے تھے۔
 سرمد: وہ جان میرا مطلب درمیان میں کمرشل چھوڑ کر امریکہ چلی گئی۔ پتہ نہیں اداکارائیں باہر کیوں چلی جاتی ہیں؟
 سویرا: اور اندر جائیں۔۔۔ باہر ان کی بڑی عزت ہوتی ہے۔
 سرمد: وہ تو ہوگی۔۔۔ وہاں انہیں کوئی جانتا جو نہیں ناں!
 سویرا: اچھا ہوا اس سیٹھ نے مجھے اس کمرشل میں نہیں رکھا تھا ناں!
 سرمد: سیٹھ نے کہا تھا، میں ہی نہ مانا!
 سویرا: کیا!
 سرمد: مطلب میں نے سیٹھ سے کہا تھا، وہ نہ مانا! اب میرے دفتر میں بیٹھا ہے۔ دو دن بعد

ڈبل ٹریبل 10

کردار	اداکار
سرمد	جاوید شیخ
سویرا	فرح شاہ
ساجدہ	ماریہ واسطی
عالی	اسمعیل تارہ
سیٹھ نثار	شوکت زیدی
نواز	نواز انجم

(جانے لگتا ہے)

سویرا: (غصے میں) آپ جانے لگے ہیں!

سرمد: وہ جان.... وہ غصے سے جھریاں!

سویرا: (پیارے) آپ جانے لگے ہیں!

سرمد: بس میں نے جا کے کہہ دینا ہے میری سویرا کو ماڈل لو گے تو اشتہار بنا کر دوں گا

ورنہ نہیں۔

سویرا: جان آپ کو دیر ہو رہی ہوگی۔

(سرمد جاتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

سرمد کا آفس

(آفس میں عالی سیٹھ صاحب سے ڈرا بیٹھا ہے۔ سیٹھ صاحب غصے میں بیٹھے ہیں۔

انہیں جو نبی زیادہ غصہ آتا ہے۔ وہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عالی غصہ کم کر کے پھر

بٹھاتا ہے)

سیٹھ: کہاں ہے ڈائریکٹر کا بچہ؟

عالی: سرمد کا بچہ بھی ہے۔ مجھے تو پتہ نہیں تھا۔ آپ نے کمال خوشخبری سنائی ہے!

سیٹھ: اتنی دیر تو میں کبھی اپنے گھر نہیں بیٹھا۔

عالی: اپنے گھر ہم بھی کبھی نہیں بیٹھے اتنی دیر.... وہ سرمد آتا ہی ہوگا، وہ آگیا۔

(سرمد گھبراہٹ سے آتا ہے)

عالی: اب آئے ہو۔ سیٹھ صاحب کب سے آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔

سیٹھ: میں اس کا ویٹ کروں گا؟

عالی: نہیں.... وہ سیٹھ صاحب اپنا ویٹ کر رہے تھے!

سرمد: عالی! تم نے بتایا کیوں نہیں سیٹھ صاحب آئے ہیں۔ میں بھاگا آتا! تمہیں کب

عقل آئے گی۔

پراڈکٹ لانچ ہے۔

(موبائل فون کی بیل بجتی ہے)

سرمد: اسی کا ہوگا.... وہ میں آ رہا ہوں۔

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ ساجدہ اپنے گھر سے فون کر رہی ہے۔ ماں باپ بدر

اور مسز بدر موجود ہیں۔ فون پر گفتگو کے دوران ان کے ایکشن ری ایکشن

دکھاتے جائیں)

ساجدہ: ہیں! جان آپ رہے ہیں۔ آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ میں نے اسی لئے فون کیا

ہے۔ آپ اس وقت کہاں ہیں؟

سرمد: وہ.... میں اس وقت کہاں ہوں!

سویرا: اپنے گھر میں!

سرمد: (روانی میں) اپنے گھر.... (سمجھ کر) وہ... میرا مطلب آپ مجھے دفتر میں ہی سمجھیں۔

سویرا: کون ہے؟

سرمد: وہ سیٹھ نثار ہے۔

(سویرا کے لئے بتایا ہے۔ فون پر ساجدہ بھی سن کر سمجھتی ہے اسے کہا ہے)

ساجدہ: اچھا سیٹھ نثار پاس ہے۔ وہ امی، ابا حلیم لائے تھے۔ کہہ رہے تھے آ کے کھالو

گرم گرم۔

سرمد: کیا! وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ ایسے لگ رہا ہے ابھی حلیم کھائی ہے۔

ساجدہ: کیا! (امی کو) وہ آپ کی حلیم کی تعریف کر رہے ہیں!

سرمد: وہ طبیعت ٹھیک نہیں۔ وہ سیٹھ بلارہا ہے۔ سیٹھ صاحب آتا ہوں.... پیلو

(فون بند کرتا ہے)

سویرا: یہ فون پر کسے کہہ رہے تھے سیٹھ بلارہا ہے؟

سرمد: وہ جان.... وہ تمہیں کہہ رہا تھا، سیٹھ بلارہا ہے۔

سویرا: یہ طبیعت خراب اور حلیم کا کیا چکر ہے؟

سرمد: وہ عالی کہہ رہا تھا۔ سیٹھ صاحب کے لئے حلیم لاؤں۔ میں نے کہا، ان کی طبیعت

پہلے خراب ہے۔

عالی: کیا... میں نے تو....

(سرمد عالی کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہے سیٹھ سے چھپا کر)

سیٹھ: (عالی کو ڈانٹتے ہوئے) تم تو کہہ رہے تھے سرمد کو فون کیا!

سرمد: تمہیں پتہ نہیں سیٹھ صاحب کا ایک ایک منٹ کتنا قیمتی ہے۔ ویسے سیٹھ صاحب کتنا قیمتی ہو گا... (عالی کو) تمہیں تو نوکری سے نکال دینا چاہیے!

عالی: وہ دیکھیں میں....

سرمد: چپ کرو... ناں سیٹھ صاحب نے بات کرنا ہے۔ جی سیٹھ صاحب۔

سیٹھ: مجھے بتاؤ کمرشل مکمل ہوئی؟

سرمد: وہ.... مکمل ہو چکی ہوگی.... بلکہ ہو ہی گئی تھی.... اگر....

سیٹھ: اگر.....

سرمد: وہ اداکارہ چمکیلی کا اپنڈکس کا آپریشن نہ نکل آتا۔ ہر سال اس کا یہ آپریشن انہی دنوں ہوتا ہے۔

سیٹھ: کیا شوٹ نہیں ہوا؟

سرمد: کر دینا تھا مگر آپ نے ہی کہا تھا.....

سیٹھ: میں نے کہا تھا نہ کرو!

سرمد: آپ نے کہا تھا ناں کہ بڑے پائے کا کمرشل بنانا!

سیٹھ: بڑے پائے کا کب کہا تھا۔ گھی کا کمرشل بنانے کو کہا تھا۔

سرمد: وہ چمکیلی چلی گئی۔ آپ بس کوئی ماڈل پسند کریں، باقی کام مجھ پر چھوڑ دیں۔

سیٹھ: کیسی باتیں کرتے ہو۔ میری نئی بیوہ کے بھائی بڑے سخت ہیں۔

سرمد: مطلب ماڈل کمرشل کے لئے سلیکٹ کریں۔ عالی دکھاؤ تصویریں۔

عالی: سیٹھ صاحب یہ دیکھیں ماڈل کم اور ماڈل ٹاؤن زیادہ لگتی ہے۔ گھی کے اشتہار کے لئے فٹ ہے۔

سیٹھ: مجھے کوئی گھریلو خاتون چاہیے!

عالی: اچھا گھر کے کام کے لئے۔ میرے گھر میں بھی یہی مسئلہ ہے۔

سرمد: ماڈل دکھاؤ۔ یہ دیکھیں یہ گھریلو بھی لگتی ہے۔ بڑی دکھی ہے۔ اسے کاسٹ کرنا

ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔

سیٹھ: مجھے کوئی ایسی ماڈل چاہیے جو خاندانی، گھٹڑ اور امور خانہ داری کی ماہر لگے۔

سرمد: عالی! جا کے ساتھ والے شادی دفتر سے کچھ تصویریں لے آؤ۔ جلدی جاؤ! سیٹھ

صاحب آپ پہلے ہی پریشان نہ ہوں۔ میرے ساتھ جس نے بھی کام کیا ہے، وہ پہلے پریشان نہیں ہوتا۔ (عالی جاتا ہے) سیٹھ صاحب میں ایسا ڈائریکٹر ہوں جس نے کوئی کمرشل بری نہیں بنائی۔

سیٹھ: پر تم نے تو پہلے کوئی کمرشل بنائی ہی نہیں۔

سرمد: اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔

(یکدم باہر سے گھبرائی ساجدہ اندر آتی ہے)

ساجدہ: سرمد جان کیا ہوا طبیعت کو۔ فون کٹ گیا تھا۔ پھر جب ملائی بند ہی ملتا۔ تمہاری طبیعت کیسی ہے؟

سرمد: میری طبیعت... کیا ہوا مجھے؟ (یاد کر کے) اچھا... ہاں وہ بہت طبیعت خراب ہے۔

سیٹھ: (ساجدہ کو دیکھ کر) واہ۔ واہ۔ سبحان اللہ۔

ساجدہ: ہیں! سرمد کی طبیعت خراب ہے اور آپ واہ واہ کر رہے ہیں۔

سیٹھ: بھئی سرمد مجھے ماڈل مل گئی۔

سرمد: ماڈل مل گئی، کہاں ہے وہ؟

سیٹھ: میرے سامنے....

ساجدہ: کیا!

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ ناراض ہے۔ سرمد منار ہا ہے۔ بدر اور مسز بدر موجود ہیں)

سرمد: ساجدہ پلیز مان جاؤ ناں!

ساجدہ: تم نے تو کہا تھا تمہاری طبیعت خراب ہے!

سرمد: وہ میں بیمار ہی تھا۔ تمہیں دیکھ کر ٹھیک ہوا ہوں سچ تمہاری شکل میں دوا کی تاثیر ہے۔ جان پلیز!

ساجدہ: میں اشتہار میں کام نہیں کروں گی۔

سرمد: کتنی منت کر رہا ہوں۔ دوسری بیوی ہوتی تو فوراً مان جاتی۔

ساجدہ: کیا دوسری بیوی، کس کی دوسری بیوی؟

سرمد: وہ.... میرا مطلب کوئی دوسری بیوی ہوتی تو فوراً مان جاتی۔ جان کر لو تم ٹی وی پر ریما لگو گی!

ساجدہ: پر ریما تو آپ کو پسند نہیں!

سرمد: اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔ وہ میرا مطلب ٹی وی پر بہت حسین لگو گی، ایسی نہیں لگو گی جیسی ہو۔

ساجدہ: کیا مطلب!

سرمد: اباجی! آپ اسے سمجھائیں ناں کمرشل کر لے۔

بدر: کمرشل میں باپ کا رول بھی ہے؟

سرمد: جی!... نہیں.... وہ امی آپ سمجھائیں اسے۔

بدر: یہ کیا سمجھائے گی اسے تو خود.... میرا مطلب ساجدہ خود سمجھ دار ہے۔

ساجدہ: مجھے تو اداکاری کرنا نہیں آتی۔

بدر: شادی کے بعد ہر کسی کو اداکاری آ ہی جاتی ہے! کیوں بیگم!

مسز بدر: کیا مطلب!

سرمد: سیمپل ساگھی کا اشتہار ہے۔ ماڈل گھی میں کھانا بنا رہی ہے۔ ساتھ گار ہی ہے۔

ساجدہ: امی کو لے لو ناں۔ یہ کھانا بھی بہت اچھا پکاتی ہیں اور گانی بھی بہت اچھا ہیں۔

مسز بدر: ویسے میں نے ماننا نہیں تھا لیکن میری بیٹی نے کہہ دیا تو کر لوں گی۔

سرمد: جی.... وہ.... لیکن.... دیکھیں پلیز!

مسز بدر: بھی متیں کرنے کی ضرورت نہیں، کہہ دیا ناں کر لوں گی۔

سرمد: سیٹھ صاحب ساجدہ سے یہ کمرشل کروانا چاہتے ہیں۔ یہ نہیں کرنا چاہتی تو ٹھیک ہے۔ اباجی آپ کا گھر کتنے منزلہ ہے؟

بدر: ہیں! کیا مطلب؟

سرمد: وہ چھت سے چھلانگ لگانے کے لئے اب خودکشی کے علاوہ میرے پاس کوئی راستہ نہیں۔ آپ نے تو گھر کی بلندی کا کوئی فائدہ اٹھایا نہیں... ویسے راوی کا پانی ٹھنڈا ہے یا گرم؟

ساجدہ: یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

سرمد: احتیاطاً پوچھ رہا ہوں۔ ڈوبنے کا پروگرام بھی بن سکتا ہے۔ بیڈ روم والا پنکھا چیک کروں۔ ویسے اباجی ایسے موقعوں پر آپ کیا کرتے ہیں؟

(سرمد اندر جاتا ہے)

ساجدہ: ہائے اللہ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

بدر: بیٹی خاوند کی بات مان بھی لینا چاہیے۔ ہر کام اپنی امی والا نہ کرو!

مسز بدر: کیا مطلب؟

بدر: دیکھو وہ خودکشی کر ہی نہ لے۔ جو بندہ شادی کر سکتا ہے، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!

ساجدہ: سرمد جان۔ میں کمرشل کروں گی۔

(پچھے بھاگتی ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

کچن

(کچن کا بڑا سیٹ ہے۔ اسے سرمد دیکھ رہا ہے۔ عالی اور نواز موجود ہیں۔ باقی کمرہ

مین سیٹ ڈیزائنر اور لوگ ہیں)

عالی: گائے گھی جو بھی کھائے خوشی سے گائے... گائے گھی.... ویسے سرمد یہ گھی گائے بھی کھا سکتی ہے۔

سرمد: یہاں آٹے کی بالٹی رکھنی ہے اور یہ کیا اتنی چیزیں نہیں چاہئیں کچن میں۔

(پڑے موبائل پر تیل ہوتی ہے)

سرمد: عالی دیکھو کون ہے؟

عالی: فون پر میں کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ کہو تو سن لوں۔ ہیلو جی! سرمد صاحب بھابی...
 سرمد: کہو تیار ہو کر جلدی سے ریکارڈنگ پر آجائے۔ (سرمد دوسری طرف چلا جاتا ہے)
 عالی: (فون پر) وہ بھابی سرمد صاحب کہہ رہے ہیں کمرشل کی ریکارڈنگ کے لئے تیار ہو کر پہنچ جائیں۔
 سویرا: کمرشل کی ریکارڈنگ ہے۔ سرمد نے مجھے بتایا ہی نہیں، ایمرجنسی میں ہو رہی ہے۔
 عالی: ایمرجنسی میں نہیں، سیٹ پر ہو رہی ہے۔
 سویرا: وہ عالی۔ ڈر لیں کون سا پہننا ہے؟
 عالی: جی! سرمد صاحب تو کہہ رہے تھے سب بتا دیا... وہ سنگھڑی خاتون بننا ہے۔ آپ جلدی پہنچیں۔ انہوں نے تو لائیں بھی کرائی ہیں۔

ان ڈور دن کا وقت

سٹوڈیو

(سرمد پریشان کھڑا ہے۔ سٹوڈیو کے کاریڈور میں ساتھ نواز ہے۔)

سرمد: اب میں کیا کروں؟
 نواز: سرجی میں نے بتانا ہے؟
 سرمد: چلو تم باہر۔ میڈم آئیں تو انہیں لے کر آنا۔ ساجدہ ابھی تک نہیں آئی۔ عالی
 (آتا ہے) تم نے آنے کا کہا تھا ناں!
 عالی: بالکل کہا تھا، وہ تو بہت خوش ہو گئی تھیں۔
 سرمد: ہیں! یقین نہیں آتا۔ اس کا ارادہ نہ بدل گیا ہو۔ شادی پر بھی پارلر سے واپس آگئی تھی۔
 عالی: کیا فائدہ ہوا... وہ میرا مطلب کیا فائدہ اتنی دیر کرنے کا جلدی آنا چاہیے۔
 کیمرے سے گھبراہی ہوں گی۔
 سرمد: رسک تو لینا پڑتا ہے۔
 عالی: رسک لینے سے تو نہیں ڈرتیں۔ آپ سے شادی کی تو ہے ناں... میرا مطلب

آ جاتی ہیں۔
 سرمد: تم دیکھو سب ٹھیک ہے ناں!
 عالی: آپ کے علاوہ سب ٹھیک ہے....
 (عالی جاتا ہے۔ سرمد موبائل ملاتا ہے)
 سرمد: ہیلو! جان تم ابھی تک گھر میں ہو!
 ساجدہ: کب سے تیار بیٹھی ہوں۔ آپ نے کہا تھا جب فون کروں تب نکلتا۔
 سرمد: عالی نے کیا نہیں.... یہ عالی کے دماغ کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ دو میں نے
 کی ہیں، دیوانہ وہ ہو گیا ہے۔
 ساجدہ: دو کیا کی ہے؟
 سرمد: وہ مطلب صبح کی دو غلطیاں کی ہیں۔ جان تم فوراً پہنچو سب کچھ ریڈی ہے۔ (فون بند کرتا ہے)

ان ڈور دن کا وقت

سٹوڈیو کاریڈور

(سٹوڈیو کاریڈور میں سویرا آرہی ہے۔ اس کے ساتھ نواز آ رہا ہے۔ سویرا نے گھریلو خاتون کا گٹ اپ کیا ہے)
 سویرا: کہاں ہیں سرمد؟
 نواز: آپ بیٹھیں یہاں، میں بتا کر آتا ہوں۔
 (سویرا لیڈی زروم میں جاتی ہے۔ نواز سیٹ پر جا کے سرمد کو بتاتا ہے)
 نواز: وہ سر میڈم آگئی ہیں!
 سرمد: اتنی جلدی ساجدہ آگئی.... کمال ہے!
 عالی: (دور سے سن کر) کمال تو نہیں ہے عالی ہے۔
 سرمد: تم لائیں ٹھیک کرواؤ۔
 (سرمد لیڈی زروم میں جاتا ہے۔ سویرا دوسری طرف منہ کر کے بیٹھی ہے)

ساجدہ: ابھی چیک کرتی ہوں۔
 سرمد: (کیدم اسی کمرے میں ساجدہ کو جاتا دیکھ کر) وہ نہیں جان... وہ بالکل ٹھیک ہے
 میک اپ۔ وہ....
 ساجدہ: دیر تو نہیں ہوئی؟
 سرمد: نہیں... وہ اتنی جلدی آگئیں۔ وہ کیا ضرورت تھی ابھی آنے کی۔
 ساجدہ: کیا!
 سرمد: اب کیا کروں۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی.... (ساجدہ غور کرتی ہے) وہ مطلب تمہارا
 کس اینگل سے سین بناؤں اس کی سمجھ نہیں آرہی۔
 (ساجدہ لیڈیز روم میں جانے لگتی ہے)
 سرمد: وہ جان کدھر جارہی ہو؟
 ساجدہ: وہ میں میک اپ تو ایک بار دیکھ لوں۔
 سرمد: یہاں تو وہ... بیٹھی ہے۔
 ساجدہ: کون بیٹھی ہے؟
 سرمد: وہ.... ہاں.... وہ ٹیم بیٹھی ہے ادھر۔ تم وی آئی پی کمرے میں بیٹھو۔
 (ایک کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔ اندر کاٹھ کباڑ پڑا ہے)
 ساجدہ: یہ وی آئی پی ہے؟
 سرمد: وہ... ابھی ٹھیک کر دیتا ہوں۔ تم یہاں بیٹھو۔ میں اسے بھیج کر آتا ہوں۔
 ساجدہ: کسے؟
 سرمد: وہ ٹیم کو کہ تیاری کرے ریکارڈنگ کی۔

دن کا وقت

ان ڈور

کچن کا سیٹ

(سیٹ پر عالی جھوٹی موٹی کاڈارکٹر بنا ہوا ہے)

عالی: ٹھیک ہے۔ کٹ کریں۔ سرمد صاحب جیسا کٹ کوئی نہیں کرتا۔ خاص کر کے

سرمد: جان تم نے لائنیں یاد کر لیں؟
 سویرا: کونسی لائنیں؟
 سرمد: جان گھر میں جو دے کر آیا.... ہیں! وہ سویرا تم؟
 سویرا: جان کیا ہوا؟ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟
 سرمد: وہ جان.... وہ تم یہ کیا بنی ہو؟
 سویرا: آپ نے خود ہی تو کہا تھا، ایسی بننا ہے۔
 سرمد: میں نے.... اچھا کہا ہوگا۔ مجھے سب کچھ یاد تھوڑا رہتا ہے۔ پر جان تم یہاں کیا کر
 رہی ہو؟
 سویرا: کیا مطلب، خود ہی تو پیغام دیا تھا، فوراً آ جاؤ۔
 سرمد: میں نے کیوں بلایا ہے؟
 سویرا: ماڈلنگ کے لئے۔ آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ مجھے تو فلم ڈائریکٹر لگ
 رہے ہیں۔
 سرمد: (خود کلامی) میں نے تو اسے بلایا ہی نہیں، یہ کیسے آگئی! میرا مطلب... کس نے
 کہا، میں نے بلایا ہے؟
 سویرا: عالی نے کہا۔ مجھے تو فرینڈ کی برتھ ڈے پر جانا تھا۔
 سرمد: ابھی اسے لائن حاضر کرتا ہوں.... وہ میرا مطلب لائنوں کے ساتھ حاضر کرتا ہوں۔
 (سرمد دروازے میں ہے اور کارڈور میں اسے دور سے ساجدہ آتی نظر آتی ہے)
 سرمد: او نو! وہ بھی آگئی!
 سویرا: کون آگئی.... سرمد میں ٹھیک لگ رہی ہوں ناں۔
 (اٹھ کر باہر آنے لگتی ہے)
 سرمد: نہیں جان.... وہ میک اپ ٹھیک نہیں۔ وہ ٹھیک کر لو۔
 (سویرا والے کمرے کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ساجدہ سمجھتی ہے میک اپ کا اسے
 کہا ہے)
 ساجدہ: ہیں! میرا میک اپ ٹھیک نہیں۔
 (دروازے پر لیڈیز روم لکھا دیکھ کر)

میری تنخواہ۔ ایکشن کریں۔ (سٹائل سے ٹوپی اتارتا ہے)
(سرمد غصے میں آتا ہے)

سرمد: عالی کے بچے، یہ تم نے کیا کیا؟
عالی: کیپ اتاری ہے۔ ری ٹیک کر لیتے ہیں۔ (عالی پہن کر پھر اداسے ٹوپی اتارتا ہے)
اتنے غصے سے کیوں دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح تو ہماری فلمیں دیکھنے والے ہمیں دیکھتے ہیں۔

سرمد: تم نے فون کر کے سویرا کو بلا لیا کمرشل کے لئے۔
عالی: میں نے تو کسی کو فون نہیں کیا۔ سویرا بھابی کا آیا تھا۔ آپ نے کہا تھا، انہیں کہیں کمرشل کے لئے آجائیں۔

سرمد: تم ہمیشہ مصیبت کھڑی کر دیتے ہو۔ دونوں آچکی ہیں! اب کیا ہوگا؟
عالی: فرسٹ ایڈ کا سامان ہے ناں؟
نواز: ہے جی!

عالی: (سرمد کو) انتظام ہے۔ آپ پریشان ہی نہ ہوں۔

سرمد: عالی سویرا کو کیسے بھیجیں؟
عالی: نواز دو کپ چائے لانا! وہ دو کپ سے کم چائے پر میرا دماغ نہیں چلتا۔
سرمد: تمہارا تو دماغ چل چکا۔

(سوچتا ہے پھر ایک بندے کو بلاتا ہے۔ اسے کاغذ پر لکھ کر دیتا ہے۔)
سرمد: تم ایسے ظاہر کرنا تم سیٹھ صاحب کے بندے ہو۔ لیڈیز روم میں جا کے کہنا سرمد صاحب کو یہ رقعہ دینا ہے۔ اس پر سیٹھ صاحب کی طرف سے لکھا ہے کہ آج ناگزیر وجوہات کی بنا پر ریکارڈنگ کینسل کر دی گئی ہے)

دن کا وقت

(لیڈیز روم سے سویرا نکل کر اس کے دروازے پر کھڑی ہے)

سویرا: مجھے بٹھا کر سرمد کہاں چلے گئے۔

(سویرا ایک طرف جاتی ہے۔ سامنے والے کمرے سے ساجدہ نکلتی ہے)
ساجدہ: اس کمرے میں تو شیشہ ہے نہیں۔ (لیڈیز روم میں جھانکتی ہے) یہ تو خالی ہے۔
(اندر جا کے بال وال ٹھیک کرنے لگتی ہے۔ دستک دے کر غفور آتا ہے)
غفور: وہ جی سرمد صاحب کو یہ دینا ہے۔ سیٹھ نثار نے بھیجا ہے۔
ساجدہ: (لے کر پڑھتی ہے) ہیں ریکارڈنگ کینسل کر دی۔ جتنی محنت میں نے اس کے میک اپ پر کی۔ اتنی تو میں نے میٹرک پر نہیں کی۔
(غصے سے رقعہ پھینک کر چلی جاتی ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

بچن کا سیٹ

(بچن کے سیٹ پر سرمد، عالی اور نواز موجود ہیں)

عالی: وہ سویرا بھابی ادھر آرہی ہیں۔ وہ جن چیزوں سے چوٹ لگ سکتی ہے، اٹھالوں!
سرمد: (سویرا کو سنانے کے لئے) ہاں بھی پیک اپ کرو۔ شوٹنگ کینسل

نواز: کینسل۔ پر سیٹھ صاحب تو آرہے ہیں!
سرمد: تم تو چپ کرو۔ وہ کینسل ہے ریکارڈنگ۔
سویرا: کیا ہوا؟

سرمد: وہ سیٹھ صاحب کا رقعہ تو تم نے پڑھ لیا ہوگا؟
سویرا: کون سا رقعہ؟

سرمد: نہیں ملا۔ تم تو لائسنس آن کرو!
نواز: خود ہی کہہ رہے ہیں کینسل!

عالی: تم ادھر آؤ، میں سمجھاتا ہوں۔
(فون کی گھنٹی بجتی ہے، اٹھاتا ہے)

سرمد: ہیلو! جی سیٹھ صاحب وہ شوٹنگ ہو رہی ہے۔
سویرا: کینسل.....

سرمد: (روانی میں) کینسل.... نہیں وہ سر آپ فکر نہ کریں۔ ہاں آجائیں۔

سویرا: یہاں آرہے ہیں؟

سرمد: ہاں.... نہیں (فون بند کر کے) وہ آرہے ہیں۔ ہاں ہسپتال ان کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اسی لئے تو ریکارڈنگ کینسل ہے۔

سویرا: میں نے اتنی جلدی جلدی میک اپ کیا!

سرمد: ہاں جلدی جلدی کیا لگتا ہے۔

سویرا: جی..... میری سہیلی کی برتھ ڈے ہے۔ اس کے ہاں چکر لگاتی ہوں۔ وقت ملا تو آتے ہوئے شوٹنگ کا پتہ کر لوں گی۔

سرمد: وہ آنے کی ضرورت نہیں، میں خود بلا لوں گا۔

(سویرا جاتی ہے)

سرمد: شکر ہے... (سویرا مڑ کر دیکھتی ہے) وہ مطلب شکریہ۔

(غفور آتا ہے)

غفور: میں نے رقعہ دیا، وہ پڑھ کر غصے سے چلی گئیں۔

سرمد: چلی گئیں کون؟... وہ تو (سویرا کی طرف اشارہ کر کے) اسے دینا تھا۔

غفور: نہیں وہ تو دوسری تھیں۔

سرمد: اونو! ساجدہ کو بھیج دیا تم نے۔

دن کا وقت

ان ڈور

بچن کا سیٹ

(بچن کا بڑا سا سیٹ ہے۔ وہاں عالی، سرمد پریشان پھر رہے ہیں۔ سرمد فون کئے جا رہا ہے)

سرمد: ساجدہ کہاں چلی گئی۔ کوئی گھر کا فون نہیں اٹھا رہا۔

عالی: بہت بھاری ہو گا!

سرمد: تم نے سویرا کو بلایا۔ سارا قصور تمہارا ہے۔

عالی: سارا قصور میرا کیسے ہو سکتا ہے۔ قصور میں ایک چھوٹا سا پلاٹ کیا لے لیا، ہر کوئی یہی کہہ رہا ہے، سارا قصور میرا ہے۔

(باہر سے نواز آتا ہے)

نواز: وہ آئیں جی آئیں!

سرمد: ہیں ساجدہ آگئی؟

نواز: نہیں جی سیٹھ صاحب آئے ہیں۔

سرمد: مر گئے!

نواز: سیٹھ صاحب۔ نہیں زندہ ہیں آئیں جی!

(سیٹھ آتا ہے۔ ادھر ادھر دیکھ رہا ہے)

سیٹھ: تم تو کہہ رہے تھے شوٹنگ ہو رہی ہے۔ کہاں ہے ماڈل؟ تم کہہ رہے تھے ماڈل سیٹ پر ہے۔

عالی: وہ... ماڈل سیٹ کی بات کر رہے ہیں۔ ایسا بچن کا سیٹ آج تک کسی نے نہیں لگوایا۔

سیٹھ: ہاں لوگ بہتر لگواتے ہیں۔ ماڈل کہاں ہے؟

سرمد: وہ... وہ سر وہ میک اپ روم میں... وہ خواتین ہر پانچ منٹ بعد میک اپ روم کو

چل پڑتی ہیں۔

سیٹھ: اچھا ٹھیک ہے!

(سیٹھ جانے لگتا ہے)

سرمد: شکر ہے بے وقوف بن گیا! وہ سیٹھ صاحب آپ جا رہے ہیں؟

سیٹھ: ہاں!

سرمد: تھینک یو دیری جی۔

سیٹھ: میک اپ روم میں اپنی ماڈل کو گڈ لک بولنے۔

سرمد: اچھا ٹھیک ہے (یکدم سمجھ کر) کیا میک اپ روم میں.... وہ دیکھیں وہ سیٹھ

صاحب۔ وہ آپ کو وہاں نہیں جانا چاہیے.... میرا مطلب اسے خود آنا چاہیے۔

سیٹھ: میک اپ روم کو.... وہ خود کیسے آ سکتا ہے؟

سرمد: عالی تم میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ کچھ کرو....

سیٹھ: جی! وہ آپ کے لئے چائے لاتا ہے۔ (عالی جاتا ہے) وہ ہم نے آدھی شوٹنگ کر لی،
سرمد: تھوڑی سی رہ گئی۔
سیٹھ: جب آدھی کی تو آدھی رہ گئی۔ تھوڑی سی کیسے رہ سکتی ہے؟ میں ماڈل کو گڈ لک
کہہ آؤں۔
(جاتا ہے پیچھے پیچھے روکنے کے لئے سرمد)
سرمد: وہ دیکھیں وہ.... دراصل۔ وہ سیٹھ صاحب۔
(لیڈی زروم کے باہر کھڑا ہو کر سیٹھ دستک دیتا ہے)
سیٹھ: کوئی آواز نہیں دے رہی!
سرمد: کوئی ہو تو آواز دے..... وہ میرا مطلب وہ میک اپ میں بڑی ہوگی۔
(پھر دستک دیتا ہے۔ اندر سے زنانہ آواز)
آواز: کم ان!
سرمد: ہیں یہ کون ہے؟
سیٹھ: ظاہر ہے تمہاری ماڈل ہوگی اور کون ہوگی!
(اندر جاتے ہیں تو عالی زنانہ لباس میں گھونگھٹ اور چہرے پر ماسک لگائے ماڈل بنی
ہے۔ گھونگھٹ کی آؤٹ میں سے)
عالی: آئیے سیٹھ صاحب آداب!
سیٹھ: آپ کی شکل تو.....
عالی: ماسک لگا ہے۔ اترے گا تو وہی نکلے گی جو آپ کو پسند ہے۔ مجھے پتہ ہے۔ آپ کو
خوبصورتی بہت پسند ہے۔
سیٹھ: میری بیوی کو پتہ نہ چلے۔
سرمد: وہ سیٹھ صاحب گڈ لک کہیں، ہم سیٹ پر چلیں۔
عالی: سیٹھ صاحب آپ کے لئے چائے منگواؤں۔
سیٹھ: آپ کچھ بھی منگوائیں۔
سرمد: عالی کے بچے.... وہ مطلب سیٹھ صاحب یہ آتی ہیں سیٹ پر تاکہ آپ کا وقت

بچے۔ وہاں چائے پی لیں گے۔
سیٹھ: اچھا.... وہ جلدی آتا۔

ان ڈور دن کا وقت

بچن کا سیٹ

(سیٹ پر سیٹھ اور سرمد بیٹھے ہیں۔ سیٹھ بہت بے چین ہے۔ سرمد فون ملتا رہا ہے)
سرمد: ہیلو! جان کب سے فون کر رہا ہوں۔ جلدی آؤ شوٹنگ شروع ہونے والی ہے۔
جلدی جان میری خاطر....
سیٹھ: ماڈل تو میک اپ روم میں ہے۔ تم کس سے بات کر رہے تھے؟
سرمد: وہ اسی سے.... اسے کہہ رہا تھا جلدی آ جاؤ۔
سیٹھ: میں بلاتا ہوں بقلم خود....
سرمد: ابھی آ جاتی ہے۔ دس پندرہ منٹ لگیں گے، ٹریفک بہت ہے ناں!
سیٹھ: میک اپ روم سے یہاں تک آنے کے لئے ٹریفک....
سرمد: سیٹھ صاحب میرا مطلب۔ ٹریفک سے پالوشن بہت ہو گئی ہے ناں۔ میک اپ روم
سے یہاں آتے آتے میک اپ خراب ہو جاتا ہے.....
[Dissolve]
سیٹھ: اتنی دیر... اتنی دیر تو ہم نے اپنی ذاتی بیوی کا انتظار نہیں کیا۔ اسے کہو جلدی آئے۔
عالی: کہا ہے جی اسے!
سیٹھ: میں خود لے کر آتا ہوں اسے۔
عالی: جی.... وہ نہیں، وہ کہہ رہی ہیں شروع کریں میں آرہی ہوں۔
سیٹھ: تو شروع کرو ناں! کرو!
سرمد: وہ.... اچھا جی!
نواز: (بھاگا آتا ہے) وہ جی وہ ماڈل آگئیں۔ رکشے سے اتر رہی ہیں!
سیٹھ: رکشے سے میک اپ روم سے یہاں رکشے پر! کنوینس کا بہت خرچہ ہو رہا ہے۔

سرمد: عالی ساجدہ کو سمجھا دو، ریہرسل کرتے ہیں۔ شارٹ ساؤنڈ ایکشن۔
(گیت چلتا ہے۔ گائے گئی جو بھی کھائے خوشی سے گائے۔ گائے گئی۔ سرمد بچن
کے سنٹر میں کھڑا ہے۔ ایک طرف سے سلوموشن میں ساجدہ آتی ہے)

ساجدہ: سرمد!

وہ خوش ہوتا ہے۔ دوسری طرف سے سرمد دیکھتا ہے، سویرا آتی ہے)

سرمد: اونو!

(دونوں سلوموشن میں اس کی طرف آتی ہیں۔ وہ چھپ جاتا ہے۔ وہ قریب آکر
رکتی ہیں۔ ادھر ادھر گردن گھما کر دیکھتی ہیں۔ سرمد نیچے بیٹھا خود پر آئے والی
بالٹی انڈیل کر کھڑا ہوتا ہے)

ساجدہ: وہ سرمد کدھر ہیں؟

سویرا: ادھر سرمد تھے؟

(سرمد ان کے درمیان اٹھتا ہے۔ آٹا منہ سر پر ہے۔ پہچانا نہیں جا رہا ہے۔ وہ
دونوں اس کے دائیں بائیں ہیں۔ وہ اسے پہچان نہیں رہیں۔

سرمد: وہ سرمد ادھر ہے۔

(دونوں کو مختلف سمتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ ادھر جاتی ہیں تو سرمد کسی
طرف بھاگتا ہے اور فریم شل ہو جاتا ہے)

☆....☆....☆

ڈبل ٹریبل 11

اداکار	کردار
جاوید شیخ	سرمد
فرح شاہ	سویرا
ماریہ واسطی	ساجدہ
اسلمعلیل تارہ	عالی
خواجہ سلیم	مولا بخش
شوکت زیدی	خادم حسین

دن کا وقت

ان ڈور

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ پریشان پھر رہی ہے۔)

ساجدہ: سرمد کہاں چلے گئے! کئی دنوں سے کچھ پتہ نہیں چل رہا!

(باہر سے بدر اور مسز بدر ساجدہ کے امی آتا ہے)

مسز بدر: ساجدہ کیا ہوا تم نے فون کر کے بلایا تھا؟

ساجدہ: امی جی سرمد کا پتہ نہیں چل رہا۔

سرمد: تمہارے والد سے میری شادی کو 40 سال ہو گئے، مجھے آج تک ان کا پتہ نہیں چل

سکا۔ تمہاری شادی کو تو چار سال ہی ہوئے ہیں۔

ساجدہ: امی جی! آج ہفتہ ہو گیا۔

بدر: ہیں! صبح تو بدھ تھی۔ اب ہفتہ ہو گیا!

ساجدہ: اباجی ہفتہ سات دن ہو گئے۔ سرمد بغیر بتائے گھر سے غائب ہیں۔

بدر: بری بات ہے، بتا کر غائب ہونا چاہیے۔

مسز بدر: ہیں! کہاں ہے وہ! جاتے ہوئے کیا کہا تھا اس نے؟

ساجدہ: کہہ رہے تھے اپنا خیال رکھنا!

مسز بدر: تمہاری سرمد سے ضرور لڑائی ہوئی ہوگی۔ تمہارے والد بھی لڑ کر گھر سے جاتے

ہیں تو یہی کہہ کر جاتے ہیں، ویسے کس بات پر لڑائی ہوئی تھی؟

ساجدہ: یاد نہیں آ رہا!

مسز بدر: ساجدہ مجھ پر گئی ہو۔ مجھے بھی بھول جاتا ہے، کس بات پر لڑائی ہوئی۔

بدر: جاتے ہوئے اس نے کوئی رقعہ تو نہیں چھوڑا؟

ساجدہ: ہاں رقعہ چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ پر اس پر تو دھوئی کا حساب تھا۔ عالی بھائی بھی لاپتہ ہیں۔

بدر: وہ تو پہلے ہی لاپتہ تھا۔ ڈاک تنک کے لئے تو تمہارا پتہ استعمال کرتا ہے۔

مسز بدر: کہیں سرمد کو کسی نے اغوا نہ کر لیا ہو!

بدر: ہو سکتا ہے دنیا میں بے وقوفوں کی کمی نہیں۔

ساجدہ: امی بتائیں، کیا کروں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔

مسز بدر: میرے خیال میں تھانے میں سرمد کی گمشدگی کی رپٹ درج کرانا چاہیے۔

دن کا وقت

ان ڈور

تھانہ

(وہاں حوالدار مولا بخش بیٹھا ہے، سامنے سویرا بیٹھی ہے۔ حوالدار رپٹ لکھ رہا ہے)

مولا بخش: آپ کا کیا گم ہوا؟

سویرا: میرا ہسبنڈ گم ہو گیا ہے۔

مولا بخش: (لکھتے ہوئے) میرا ہسبنڈ گم ہو گیا ہے۔ اس میں کیا کیا تھا۔ کوئی ریزگاری، زیور،

سامان وغیرہ۔

سویرا: میرا خاوند گم ہو گیا ہے۔

مولا بخش: (حیران ہو کر) خاوند گم ہو گیا! ابھی آپ کہہ رہی تھیں ہسبنڈ گم ہوا ہے۔

سویرا: جی! مجھے لگتا ہے۔ انہیں کسی نے اغوا کر لیا ہے۔

مولا بخش: بی بی جی آپ کیس تو نہ بدلیں، گمشدگی سے اغوا پر آگئی ہیں۔ دونوں میں دفعہ بدل

جانی ہے۔ ویسے لڑ جھگڑ کر گئے ہیں؟

(ساجدہ، بدر اور مسز بدر کے ساتھ گھبرائی آتی ہے)

ساجدہ: وہ جی جلدی رپٹ درج کریں۔ میرے شوہر گم ہو گئے ہیں۔

مولا بخش: ہیں! عجیب دن ہے۔ ہر کسی کا شوہر ہی گم ہو رہا ہے۔ ویسے بی بی جی گھر سے گم

ہوئے یا باہر سے!

سویرا: پہلے میرے خاوند کو ڈھونڈ کر لادیں!

مولا بخش: آپ پریشان نہ ہوں۔ برآمدگی کا تو میں ماہر ہوں۔ پہلے چاول برآمد کرتا تھا۔ پہلے

بھی کبھی گم ہوا ہے یا پہلی بار ہے!

سویرا: جی!

مولا بخش: (سوریا کو) ان کی تصویر دے دیں۔

(ساجدہ کھڑی ہے۔ سوریا پرس سے تصویر نکالنے لگتی ہے۔ نہیں ملتی)

سوریا: میں تصویر لانا بھول گئی۔ لائی ہوں میرے خاوند کو ڈھونڈ دیں گے ناں!

مولا بخش: آپ پریشان ہی نہ ہوں۔ خاوند تلاش کرنے کا میں ماہر ہوں۔ اپنی دونوں سالیوں کے لئے خاوند میں ہی ڈھونڈے تھے۔

(سوریا جاتی ہے)

ساجدہ: ہفتہ ہوا ہے میرے میاں کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔

مولا بخش: تصویر لائی ہیں؟

(سرمد کی تصویر دیتی ہے۔ دیکھ کر شکل سے تو گمشدہ نہیں لگتا۔

بدر: یہ گم ہونے سے پہلے کی تصویر ہے، اس لئے۔

(تصویر دراز میں رکھتا ہے)

مولا بخش: آپ کے لئے خاوند ڈھونڈتے ہیں، میرا مطلب آپ کا خاوند۔ آپ جا کے سو جائیں!

ساجدہ: سو جاؤں، مجھے تو نیند نہیں آرہی!

مولا بخش: آپ فکر نہ کریں اور شکر کریں۔

ساجدہ: (حیرانی سے) شکر کروں!

مولا بخش: ہاں کہ میرے پاس کیس آیا ہے۔ چودھری خادم کے پاس آتا تو خاوند نہ ملتا، اسے

ابھی تک بیوی نہیں ملی۔ غیر شادی شدہ ہے۔

(باہر سے سلام کر کے مولا بخش آتا ہے۔ جب سیلوٹ مارتا ہے۔ اس کا ہاتھ اپنی

آنکھ میں لگ جاتا ہے)

مولا بخش: نہیں سرجی! کل بھی مجرم اسی کے ہاتھ سے نکلا تھا!

خادم: تم نے ہی کہا تھا چھوڑ دو۔

مولا بخش: تھا تو تمہارے ہاتھ میں!

ملک: خادم ایک چور نے بڑا تنگ کیا ہے! افسروں کے گھر چوریاں کرتا ہے۔ آج شام

تک وہ گرفتار ہونا چاہیے۔ دراز میں اس کی تصویر ہے۔ اگر اس بار گڑبڑ ہوئی تو

تمہاری چھٹی کرادوں گا۔

خادم: چھٹی پر؟ سرجی میں نے تو چھٹی کی درخواست نہیں دی۔

(مولا بخش جاتا ہے)

ملک: مولا بخش تمہارے پاس کیا کیس ہے؟

مولا بخش: سرجی، دو خاوند گم ہو گئے ہیں، انہیں تلاش کرنا ہے۔

ملک: اگر تم نے آج تلاش کر لئے تو ترقی درنہ.....

(سیلوٹ مارتا ہے تو ہاتھ آنکھ میں لگتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

تھانہ

(محرر کے کمرے میں آ کے خادم دراز سے تصویر نکالتا ہے۔ یہ سرمد کی ہے۔ کا کا

سپاہی کھڑا ہے)

خادم: شکل سے کتنا شریف لگتا ہے۔ چوریاں کرتا ہے، بچ کر کہاں جائے گا۔

(تصویر لے کر خادم جاتا ہے۔ باہر سے سوریا آتی ہے)

سوریا: یہ حوالدار کہاں گیا، یہ بھی تو.... گم نہیں ہو گیا!

کا کا سپاہی: جی بی جی جی!

سوریا: وہ خاوند کی گمشدگی کی رپٹ درج کرائی تھی۔ تصویر دینا تھی۔

دن کا وقت

ان ڈور

ایس ایس پی کا آفس

(ایس ایس پی ملک حوالدار خادم حسین کے ساتھ کھڑا ہے)

ملک: چودھری خادم! تمہاری بہت شکایتیں ہیں۔ ہر بار غلط بندہ پکڑ لاتے ہو۔ مجرم

بھاگ جاتے ہیں تم سے!

خادم: سرجی مجھ سے ڈرتے جو ہیں۔ ویسے سرجی زیادہ گڑبڑ مولا بخش کی وجہ سے ہوتی ہے۔

دن کا وقت

ان دور

ساجدہ کا گھر

(ساجدہ پریشان ہے۔ بیل ہوتی ہے، دروازہ کھولتی ہے، سامنے سرد اور عالی ہیں)

ساجدہ: سرد آپ کہاں چلے گئے تھے؟
(رونے لگتی ہے)

سرد: کیا ہوا؟ (خوش ہو کر) ساس کو کچھ ہو گیا!

ساجدہ: کیا! امی تو ٹھیک ہیں۔ آپ اتنے دن بغیر بتائے غائب تھے، فون بھی بند تھا!

عالی: ظاہر ہے بل دیں گے تو فون چلے گا ناں!

ساجدہ: کہاں تھے اتنے دن؟

عالی: فلم کی شوٹنگ تھی۔ بڑی امید سے گئے تھے کہ ڈائریکٹر وہاں بیمار ہو جائے گا اور سرد کو چانس مل جائے گا، پر وہ بیمار ہی نہیں ہوا۔

سرد: جان! بہت بھوک لگی ہے۔ کھانا لگواؤ، میں فریش ہو جاؤں۔
(سرد جاتا ہے تو باہر سے مولا بخش آتا ہے)

مولا بخش: مجھے مبارک دیں، آپ کے خاوند مل گئے!

ساجدہ: ہاں وہ خود ہی آگئے!

مولا بخش: خود آئے نہیں جی پکڑ کر لایا ہوں، وہ تو آ ہی نہیں رہے تھے۔ لاؤ اسے۔
(سپاہی نذیر چور کولتے ہیں)

ساجدہ: یہ کون ہے؟

مولا بخش: آپ پہچان ہی نہیں رہیں۔ یہ آپ کے خاوند ہیں۔ اس نے خود اقبال جرم کیا ہے کہ یہی خاوند ہے۔ بے شک خود پوچھ لیں (غصے سے نذیر کو دیکھ کر) بولتے کیوں نہیں!

نذیر: (پولیس سے ڈر کر) ہاں جی میں ہی آپ کا خاوند ہوں۔

عالی: کیا بات کر رہے ہیں، ان کے خاوند تو سرد ہیں۔ سرد ذرا آنا۔
(سرد آتا ہے)

مولا بخش: یہ کیسے ہو سکتا ہے، یہ خود مانا ہے۔

کا کا سپاہی: فریش تصویر ہے ناں۔ ٹھیک ہے سرجی کو دے دوں گا۔
(کا کا سپاہی تصویر دراز میں رکھ دیتا ہے۔ سویرا جاتی ہے۔ مولا بخش آتا ہے)

کا کا سپاہی: سرجی وہ جس خاتون کا خاوند گم ہوا تھا، وہ تصویر دے گئی ہے، دراز میں ہے۔
(مولا بخش نکالتا ہے۔ نذیر چور اور سرد کی تصویر نکالتا ہے)

مولا بخش: سرجی نے کہا ہے اگر برآمدگی نہ ہوئی تو پیٹی اتر جائے گی۔ پہلے ہی ڈھیلی ہے، گر گر پڑتی ہے۔ ویسے کا کا سپاہی خاوند ملتے کہاں ہیں؟

کا کا سپاہی: سرجی گھروں میں اور کہاں۔

مولا بخش: قسم ہے جب تک ان کو ڈھونڈ نہیں لوں گا، یہاں نہیں بیٹھوں گا!
(تھوڑی دیر بعد)

مولا بخش: او کا کا سپاہی! کرسی ادھر لا۔ پتہ تو ہے تجھے وہاں نہ بیٹھنے کی میں نے قسم کھائی ہے۔ ذرا آرام کر لوں، پھر تلاش کرتا ہوں انہیں۔ (سپاہی کرسی دوسری جگہ رکھتا ہے۔ وہیں آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ باہر سے دو سپاہی نذیر چور کو پکڑ کر لاتے ہیں)

غفور سپاہی: سرجی! یہ کار اٹھا رہا تھا۔

نذیر: نہیں جی! میری صحت دیکھیں، میں کار کا ناز نہیں اٹھا سکتا۔ یہ کار کا کہہ رہے ہیں۔
میں تو اس کے پیچھے چھپا تھا۔

(مولا بخش اسے دیکھتا ہے اور خوش ہو جاتا ہے)

مولا بخش: تم... (پھر تصویر دیکھتا ہے) وہی شکل!

نذیر: اپنی شکل دیکھ کر میں کبھی خوش نہیں ہوا، یہ کیوں ہو رہا ہے؟

مولا بخش: اوئے مجھے مبارک دو، میں نے برآمدگی کر لی۔ تمہاری بیوی نے تمہاری گمشدگی کا کیس درج کرایا ہے۔

نذیر: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، میری شادی نہیں ہوئی!

مولا بخش: میرے ساتھ غلط بیانی کرتے ہو، تم شادی شدہ ہو یا پھر ڈرائنگ روم کی سیر کراؤں۔

نذیر: (ڈر کر) ایک چھوڑیں جتنی شادیاں کہتے ہیں، ماننا ہوں۔

مولا بخش: چلو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ کے آؤں۔

ساجدہ: لے جائیں اسے.... یہ میرے خاوند ہیں!

مولا بخش: میں نے تو بڑی محنت سے پکڑا ہے اسے، آپ اچھی طرح سوچ لیں۔ آپ نے ریٹ درج کرائی تھی، یہی ہے آپ کا.....

سرمد: آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں آئی جی صاحب سے بات کروں!

مولا بخش: جی! وہ میں نے تو بڑی محنت کی تھی۔ ہو سکتا ہے دوسری بی بی کے خاوند ہوں۔

(مولا بخش لے کر نذیر اور سپاہیوں سمیت جاتا ہے)

سرمد: ساجدہ یہ تم نے کیا کیا، تھانے ریٹ درج کرا دی!

ساجدہ: جان میں نے تو سوچا تھا آپ خوش ہوں گے کہ مجھے آپ سے اتنی محبت ہے۔

عالی: آپ سرمد سے جتنی محبت کرتی ہیں، اس حساب سے تو دو تین ریٹیں درج کرانا چاہیے تھیں۔ ویسے وہ بھابی بھی بہت محبت کرتی ہیں۔

ساجدہ: وہ بھابی...؟

سرمد: وہ جان آپ دور بیٹھی ہیں ناں، اس لئے کہہ رہا ہے۔ وہ بھابی...

عالی: وہ بھی ریٹ درج کرا سکتی ہیں۔ سرمد غور کی بات ہے۔

سرمد: ہیں! وہ جان مجھے ضروری کام یاد آگیا۔ میں ابھی آتا ہوں۔

ساجدہ: آپ کو تو بہت بھوک لگی تھی!

سرمد: نہیں! وہ جان اتنی بھی بھوک نہیں۔ وہ عالی بتاؤ ناں جانا کتنا ضروری ہے۔

عالی: ہاں اگر اس نے بھی ریٹ درج کرا دی ہوئی تو....

ساجدہ: کس نے!

سرمد: وہ جان.... وہ پروڈیوسر نے جس سے میٹنگ تھی ناں، میں جان آتا ہوں۔

(سرمد اور عالی نکلتے ہیں۔ ساجدہ حیران دیکھ رہی ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(سویرا پریشان پھر رہی ہے۔ بیل ہوتی ہے۔ فون اٹھاتی ہے)

سویرا: ہیلو!

(دکھاتے ہیں۔ تھانے میں مولا بخش اور نذیر موجود ہیں)

مولا بخش: بی بی جی مبارک ہو، آپ کا خاوند مل گیا! کریں بات۔

نذیر: پر میری تو شادی..... (مولا بخش ڈنڈا دکھاتا ہے) ہوئی ہے جی!

سویرا: سرمد جان! آپ کہاں چلے گئے تھے۔ کیا کرتے ہیں آپ؟

نذیر: چوریاں! وہ میرا مطلب کچھ نہیں کرتا۔

سویرا: ہیں آپ کون ہیں؟

نذیر: (فون پر ہاتھ رکھ کر) مولا بخش صاحب میں اس وقت کون ہوں؟

(فون پکڑ کر)

مولا بخش: وہ جی آپ کا خاوند سرمد ہے۔

سویرا: ان کی آواز کو کیا ہوا؟

مولا بخش: وہ جی تھانے کے فون سے بڑے بڑوں کی ایسی آواز ہی نکلتی ہے۔ آپ کھانا شانا

پکائیں، ہم انہیں لے کر آرہے ہیں)

(سویرا فون بند کرتی ہے۔ خوش ہے۔ یکدم باہر بیل ہوتی ہے۔ کھولتی ہے تو

سانے سرمد ہے)

سویرا: ہیں آپ اتنی جلدی آگئے!

سرمد: ہیں جلدی آگیا ہوں!

سویرا: ابھی تو تھانے میں آپ سے بات ہوئی تھی۔

سرمد: تھانے میں!

سویرا: چھوڑیں آپ یہ بتائیں، کہاں چلے گئے تھے آپ؟

سرمد: وہ جان بتا کر تو گیا تھا (سوچ کر) کہاں کا کہہ کر گیا تھا۔ (سویرا کو) جان تمہیں بھلا

کہاں کا بتا کر گیا تھا؟

سویرا: آپ کہہ رہے تھے شوٹنگ پر مری جا رہا ہوں!

سرمد: ہاں وہیں تو تھا۔ دیکھا نہیں ابھی تک کانپ رہا ہوں۔ وہاں بہت سردی تھی ناں!

جان تم نے خود ہی تو کہا ہے دل لگا کر کام کیا کرو۔

سویرا: ہیں کس سے دل رگڑ کر کام کر رہے تھے!
 سرمد: کسی سے نہیں وہ جان! موبائل بند تھا، رابطہ نہ ہو سکا۔
 سویرا: پولیس والوں نے آپ کو کیسے ڈھونڈا؟
 سرمد: کیا مطلب؟
 سویرا: وہ جان آپ کی گمشدگی کی میں نے رپٹ درج کرائی تھی ناں۔
 سرمد: تم نے بھی.....
 سویرا: بھی کیا مطلب.....
 سرمد: مطلب جان تمہیں کیا ضرورت تھی۔
 سویرا: پریشان ہو گئی تھی۔ ابھی تھانے والوں نے بتایا، آپ مل گئے ہیں تو جان میں جان آئی۔ ویسے فون پر آپ کی آواز کتنی بدلی تھی!
 سرمد: کیا کہہ رہی ہو؟
 (باہر بیل ہوتی ہے۔ سویرا دروازہ کھولتی ہے۔ مولا بخش اندر آتا ہے)
 مولا بخش: مبارک ہو۔ آپ کا خاوند برآمد کر لیا میں نے۔
 سرمد: (دیکھ کر) مر گئے۔ یہ تو وہی ہے۔ بتانہ دے دوسری بیوی کا۔
 (سرمد اندر جانے لگتا ہے)
 سویرا: جان آپ کہاں جا رہے ہیں؟
 سرمد: وہ آیا۔ ذرا فریش ہوں۔ (سرمد اندر چلا جاتا ہے)
 مولا بخش: آپ کے خاوند کی تلاش میں میں نے شام کا کھانا نہیں کھایا۔
 سویرا: شام تو ابھی ہوئی نہیں۔
 مولا بخش: اسی لئے ابھی نہیں کھایا۔ لے آؤ بھئی بی بی جی کا خاوند۔
 سویرا: ہیں سرمد باہر ہیں، وہ تو اندر تھے!
 مولا بخش: کس کیس میں (نذیر کو سپاہی لاتے ہیں) یہ ہیں جی آپ کے خاوند۔ بتاؤ کون ہے؟
 نذیر: وہ جی جو یہ کہہ رہے ہیں، میں وہی ہوں۔
 مولا بخش: اس نے اقبال جرم کیا ہے جی کہ یہ آپ کا شوہر ہے۔
 سویرا: یہ میرا خاوند نہیں!

مولا بخش: آپ کا بھی خاوند نہیں تو کس کا ہے؟
 نذیر: میں نے بتایا تو ہے کہ میری ابھی شادی (مولا بخش گھورتا ہے) ہوئی ہے۔
 سویرا: میرے خاوند تو فریش ہو رہے ہیں۔
 مولا بخش: ہمیں تھکا دیا خود فریش ہو رہے ہیں۔ بلائیں انہیں ذرا باہر۔

دن کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(سرمد اندر چھپا ہوا ہے۔ گھبرا رہا ہے)
 سرمد: یہ حوالدار سب کچھ بتانہ دے، کیا کروں!
 سویرا: (آواز) جان دروازہ کھولیں۔ حوالدار صاحب نے آپ سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔
 سرمد: مر گئے!
 مولا بخش: (آواز) پہلے تو جی شناخت پریڈ ہوگی۔ اگر واقعی آپ کامیاں نکلا تو کیس ختم ہوگا۔
 (دروازہ کھٹکھٹانے کی آوازیں)
 سرمد: کیا کروں۔ یہاں سے بھاگنا چاہیے۔

دن کا وقت

آؤٹ ڈور

(دیوار کے عقب میں چودھری خادم اور سپاہی بیٹھے ہیں۔ چودھری خادم نے سرمد کی تصویر پکڑ رکھی ہے)
 خادم: اوئے دعا کرو یہ چور مجھے مل جائے! مولا بخش نے تو خاوند برآمد کر لئے ہیں۔
 (وہ دعا کرنے لگتے ہیں۔ اوپر سے سرمد منہ دوسری طرف کئے لٹک کر کھڑکی سے باہر کود رہا ہے۔ کسی نے نہیں دیکھا)
 خادم: یا اللہ یہ چور پکڑا دے۔
 (سرمد کودتا ہے۔ اسے نہیں پتہ، پولیس موجود ہے)

سرمد: شکر ہے حوالدار نے دیکھا نہیں۔ (یکدم سامنے دیکھتا ہے تو پولیس والے ہیں) اونو!
 کاکا سپاہی: (سرمد کو دیکھ کر تصویر دیکھ کر) سر جی بس کریں۔ دعا قبول ہو گئی ہے۔
 خادم: ہیں یہ تو وہی چور ہے!
 سرمد: کیا مطلب! میری بات تو سنیں۔
 خادم: تیری بات حوالا میں سنیں گے۔

ان ڈور

دن کا وقت

حوالات

(حوالات کی سلاخوں کے پیچھے سرمد ہے۔ کاکا سپاہی، خادم اور سپاہی موجود ہیں)
 سرمد: دیکھیں آپ نے مجھے بند کر کے اچھا نہیں کیا۔
 خادم: چپ کرو! ناچور کو تو ال کو ڈانٹے۔
 سرمد: میں ناچور نہیں ہوں۔
 خادم: چور تو ہو، ناچور بھی کر دیں گے۔
 (ملک صاحب آتے ہیں۔ سب سلیوٹ کرتے ہیں)
 خادم: سر جی مجھے مبارک دیں اور ترقی کریں۔ میں نے وہ چور پکڑ لیا جس کی آپ نے تصویر دی تھی۔
 ملک: یہ تو وہ نہیں ہے۔
 خادم: جی!
 سرمد: میں اپنے گھر کی کھڑکی سے کود رہا تھا، مجھے پکڑ لائے۔
 خادم: سر جی! اپنے گھر کی کھڑکی سے کوئی کودتا ہے؟
 سرمد: لگتا ہے تمہاری شادی نہیں ہوئی ورنہ پتہ ہوتا.... وہ میرا گھر تھا وہاں سے کسی نے شکایت کی؟
 خادم: ہاں جی ہماری شکایت کی تھی۔ (ملک کو)
 ملک: جس گھر سے یہ کودا تھا، ان کو بلاؤ۔ تب تک اسے عزت سے بٹھاؤ۔

خادم: سر جی! دیکھیں یہ تصویر سے ملتا ہے۔ یہ تصویر آپ نے دی تھی ناں اس چور کی۔
 ملک: بیوقوف میں نے یہ تصویر نہیں دی۔ وہ مجرم تو یہ ہے (نذیر کی تصویر دکھاتا ہے)
 کاکا: سر جی! یہ مجرم تو مولانا بخش صاحب نے پکڑ لیا ہے۔
 خادم: کیا! اس کی پروموشن ہو جائے گی۔

ان ڈور

دن کا وقت

تھانہ

(تھانے میں مولانا بخش نذیر چور کے ساتھ پریشان کھڑا ہے)
 مولانا بخش: اوئے تم کس کے خاوند ہو؟
 نذیر: بتایا تو ہے جی غیر شادی شدہ ہوں۔
 مولانا بخش: کوئی بھی اسے لینے کو تیار نہیں، چل بھاگ جا۔
 نذیر: کیا جی!
 (خوشی سے بھاگ جاتا ہے۔ مولانا بخش بیٹھتا ہے۔ ملک صاحب آتے ہیں۔ سلیوٹ کرتا ہے)
 ملک: مولانا بخش دیری گڈ! سنا ہے تم نے مجرم پکڑا ہے؟
 مولانا بخش: میں نے سر جی! مجھے تو نہیں پتہ۔
 ملک: (تصویر دکھا کر) یہی وہ چور ہے جسے پکڑنا تھا۔
 مولانا بخش: سر جی یہ چور تھا، میں نے تو اسے چھوڑ دیا سر جی!
 ملک: کیا! تم نے اصل مجرم کو بھگادیا، تمہیں تو سزا ملنی چاہیے۔
 مولانا بخش: ہاں جی! میرا مطلب ہیں جی!

ان ڈور

دن کا وقت

تھانہ

(تھانے کے کمرے میں سرمد بیٹھا ہے۔ ملک صاحب اور خادم ہیں۔ سویرا آئی

سرمدا: (ساجدہ کو دیکھ کر) سرمدا اب تو گیا۔

مولا بخش: یہ ہے جی ان کی بیوی۔

سوریا: اس کی بیوی تو میں ہوں۔

ساجدہ: یہ میرے خاوند ہیں۔ بتائیں ناں سرمدا سے۔

سوریا: تمہارا دماغ خراب ہے۔ سرمدا تم جیسی سے شادی کر ہی نہیں سکتا۔

ساجدہ: سرمدا بتائیں ناں آپ تو میرے بغیر رہ نہیں سکتے، یہ جھوٹ بول رہی ہے۔

سوریا: تم جھوٹی ہو۔ میں تمہارا منہ نوچ لوں گی۔

ساجدہ: میں تمہاری زبان کھینچ لوں گی۔

سرمدا: (خود کلامی) سرمدا موقع ہے، کھسک جاؤ۔

(سرمدا جاتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے لڑنے لگتی ہیں۔ یکدم سوچ کر)

ساجدہ: اس کا مطلب سرمدا نے دو شادیاں کی ہیں۔

سوریا: ہیں تو پھر ہم کیوں لڑ رہی ہیں۔ پٹائی تو سرمدا کی ہونا چاہیے۔

آؤٹ ڈور دن کا وقت

سرک

(سرک پر کسی پھل والے کی ریڑھی کے قریب سرمدا کھڑا ہے۔ ایک طرف جانے

لگتا ہے۔ ادھر سے ساجدہ آ رہی ہے۔ دوسری طرف سے سوریا آ رہی ہے)

سوریا: میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی، تم نے دھوکا دیا!

ساجدہ: بھاگ کہاں رہے ہو!

سوریا: مارو اسے۔

(ساجدہ، سوریا دونوں پھل والے کی ریڑھی کے پھل اسے مارنے لگتی ہیں)

سرمدا: مت مارو مجھے۔ مت مارو.....

ہوئی ہے)

سوریا: وہ سرمدا آپ یہاں۔ کمرے سے کہاں غائب ہو گئے تھے؟

سرمدا: وہ جان کھڑکی صاف کرتے باہر گر گیا۔ یہ پکڑ لائے۔

ملک: یہ آپ کے میاں ہیں؟

سوریا: ہاں انہیں بلا وجہ پکڑ کر لانے پر میں آپ کو معطل کروا سکتی ہوں۔

خادم: جی!

(مولا بخش اندر آتا ہے)

سرمدا: چھوڑو جان! اب تو آپ کو یقین آ گیا، وہ میرا گھر تھا۔ یہ میری بیوی ہے۔

مولا بخش: ہیں یہ بیوی ہے۔ سرجی اس کی بیوی تو اور ہے۔

سرمدا: مر گئے! یہ کہاں آ گیا۔ وہ نہیں یہی میری اکلوتی بیوی ہے۔ تم نے اسے میک اپ

کے بغیر دیکھا ہوگا۔

مولا بخش: نہیں سرجی! اس کی گمشدگی کی رپٹ تو ساجدہ نامی خاتون نے کی تھی۔ یہ مل گئے

تھے۔ ان کو گھر میں میں نے خود دونوں کانوں سے... نہیں دونوں آنکھوں سے

دیکھا۔

سوریا: آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ میں ہی ان کی بیوی ہوں۔ کوئی اور ہے تو لائیں

سامنے ورنہ تمہیں بھی معطل کروادوں گی۔

سرمدا: وہ جانے دیں جان۔ وہ سرمدا دیکھیں جانے دیں۔

سوریا: نہیں بلاؤ، کون کہتی ہے، میں سرمدا کی بیوی ہوں۔ بلاؤ اسے۔

(کرسی پر بیٹھ جاتی ہے)

ان ڈور دن کا وقت

تھانے کا کارڈور

(ساجدہ آتی ہے۔ اسے اس کمرے میں لے جاتے ہیں جہاں سرمدا، سوریا، ملک

خادم اور مولا بخش ہیں)

رات کا وقت

ان ڈور

سویرا کا گھر

(بستر پر سرمد سویا ہے۔ سویرا کھڑی ہے۔ سرمد سویا چٹخیں مار رہا ہے)

سرمد: مت مارو.... مجھے مت مارو.... مت مارو....

سویرا: (ہلا کر) سرمد کیا ہوا، ہوش کرو!

سرمد: مت مارو مجھے (اٹھ کر گھبرا کر) سویرا تمہیں سب پتہ چل گیا ناں!

سویرا: (پیار سے) جان کس بات کا؟

سرمد: اس کا مطلب ہے وہ خواب تھا۔

(خوشی سے اٹھ کر ناچتا ہے) ہیں وہ خواب تھا۔

(سویرا حیرانی سے دیکھتی ہے۔ سرمد کے ڈانس پر ٹیلپ چلتے ہیں)

☆.....☆.....☆

ڈبل ٹریبل 12

اداکار	کردار
فرح شاہ	سویرا
ماریہ واسطی	ساجدہ
جاوید شیخ	سرمد
اسمعیل تارہ	عالی
عاصم بخاری	شیخ صاحب

عالی: کہا ہے ذرا سا کام نہ دیا کریں مجھے، بڑا کام دیا کریں۔ ذرا ذرا سے کام سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

سرمد: عالی!

(عالی باہر جاتا ہے اور جمال کو اندر لے کر آتا ہے)

سرمد: کیا کرتے ہیں آپ؟

جمال: میں اداکاری کرتا ہوں، مجھے ہیرو بنادیں۔

سرمد: حجام کی دکان سامنے ہے۔ وہ کٹنگ سے ہیرو بنادے گا۔ ایکٹنگ مشکل کام ہے، ایسے نہیں آ جاتی۔

عالی: اس کے لئے دو شادیاں کرنا پڑتی ہیں!

سرمد: ہاں..... کیا! (سرمد کے غصے سے ڈر کر عالی باہر چلا جاتا ہے)

جمال: ویسے میں اداکاری شوق کے لئے کرتا ہوں۔ شہر کا بڑا ڈیپارٹمنٹل سٹور میں نے کھولا ہوا ہے۔

سرمد: کیا! آپ نے کھولا ہوا ہے؟

جمال: کئی بار کھولا ہوا ہے۔ میرا مطلب بڑے کام ہیں میرے۔

سرمد: وہ سٹور آپ کا ہے؟

جمال: سب کا ہے۔ وہ میرا مطلب سمجھیں میرا ہی ہے۔

سرمد: گویا آپ وہاں شوٹنگ کروا سکتے ہیں؟

جمال: میں ہر جگہ شوٹنگ کروا سکتا ہوں۔ پانی میں بھی شوٹنگ کروادوں گا، سوئمنگ آتی ہے مجھے

سرمد: عالی۔ عالی (عالی اندر آتا ہے) عالی۔ اسے دیکھو، اس میں ساری ہیرو بننے والی خوبیاں ہیں۔

عالی: کیا یہ ہر جگہ لیٹ آتا ہے۔ کم پڑھا لکھا ہے یا بہت اونچا بول سکتا ہے؟

سرمد: آپ بتائیں جی۔ آپ نے پہلے کسی فلم میں کام کیا؟

جمال: جی بس اپنی شادی کی فلم میں کام کیا ہے۔

سرمد: عالی دیکھا۔ انہوں نے اپنی شادی کی فلم میں رول کیا۔ (جمال کو) ہم آپ کو اپنی

آنے والی فلم میں رول دیں گے۔

دن کا وقت

ان ڈور

سرمد کا آفس

(سرمد باہر سے آتا ہے۔ آفس کے باہر عجیب لوگوں کا ہجوم ہے عالی ان پر رعب ڈال رہا ہے۔)

عالی: سب لوگ لائن میں بیٹھیں۔ جن کے پاس بیٹھنے کو لائن نہیں، لائن میں کھڑے ہو جائیں۔

سرمد: یہ سب کون ہیں؟

عالی: یہ معمر رانا، شان، بابر علی، ندیم ہونے والے.... آڈیشن کے لئے بلایا ہے۔ آپ کو پتہ ہے، آڈیشن کرنا میرا مشغلہ ہے۔

سرمد: عالی کے بچے۔

عالی: آپ مجھے فلمی ہیروئن سمجھتے ہیں۔ آپ کو کتنی بار بتایا ہے کہ ابھی میری شادی نہیں ہوئی۔ بچے کہاں سے آئیں گے! آپ پریشان ہیں، اچھا اپنے گھر سے آئے ہیں۔

سرمد: ڈیپارٹمنٹل سٹور میں شوٹنگ کرنی ہے۔ کوئی کرنے ہی نہیں دے رہا۔ مجھے جانتے ہی نہیں وہ۔

عالی: کرنے نہیں دے رہے۔ اس سے تو لگتا ہے، وہ آپ کو جانتے ہیں۔

سرمد: تم روز لوگوں کو آڈیشن کے لئے کیوں بلالیتے ہو؟

عالی: اس سے لگتا ہے، ہم کچھ کر رہے ہیں۔ پھر نیا ٹیلنٹ ملتا ہے۔ مجھے اپنے گھر مفت سبزی، دودھ اور چاول بھیجنے والے یہیں سے ملے تھے۔

سرمد: اچھا انہیں اندر بھجواؤ۔

عالی: انہوں نے کیا کیا ہے جو اندر بھجواؤں؟

سرمد: اندر تو تمہیں بھجوانا چاہیے۔ ڈیپارٹمنٹل سٹور میں کوئی واقف نہ مل سکا، ذرا سا کام نہیں ہوتا تم سے۔

(ڈیپارٹمنٹل سٹور کا سن کر اداکاری کا شوقین جمال پلاننگ کے انداز میں سر ہلاتا ہے)

مزیدار کھانا بنایا، مزا آگیا!

سوریا: پر آپ نے تو آج گھر سے کھایا ہی نہیں۔

سرمد: اسی لئے کہہ رہا تھا۔

سوریا: جی!

سرمد: میرا مطلب مزیدار پکایا ہوگا، جان تم کیا کر رہی تھی؟

سوریا: آپ کا ویٹ۔

سرمد: یہ کونسی Weighing مشین ہے جس پر غیر موجودگی میں ویٹ ہو سکتا ہے؟

سوریا: آپ نے کہا تھا اس ہفتے شاپنگ پر لے جاؤں گا اور آج ہفتہ ہے۔

سرمد: جان وہ صبح شاپنگ کے لئے پانچ سو روپے دیئے تو تھے۔

سوریا: کیا! مجھے کب دیئے تھے؟

سرمد: (خود کلامی) مر گئے، وہ ادھر دیئے ہوئے گئے۔ کمزور حافظے والے بندے کو دوسری

شادی نہیں کرنا چاہیے۔ (فون پر) وہ جان میں مذاق کر رہا تھا! وہ جان پیسے نہیں

ہیں، پھر کبھی سہی، وہ....

(سرمد کے چہرے سے لگتا ہے سوریا نے سخت سنا کر فون زور سے بند کیا ہے)

عالی: بھابی بہت غصے میں تھیں۔ انہوں نے آپ کی کوئی فلم تو نہیں دیکھی؟

سرمد: شاپنگ شاپنگ۔ یگ خواتین کو تو اور کچھ آتا ہی نہیں! ساجدہ کو صبح شاپنگ کے

لئے پیسے دے کر آیا ہوں، اب سوریا کہہ رہی ہے شاپنگ پر لے جاؤ۔ تم ہی بتاؤ؟

عالی: آپ کے مسئلے حل کر کے تو شکل سے میں بھی شادی شدہ لگنے لگا ہوں۔

سرمد: جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں! کہاں سے شاپنگ کراؤں؟

عالی: آپ کو کس نے کہہ دیا پھوٹی کوڑی ہو تو آپ شاپنگ کروا سکتے ہیں۔ ویسے آپ ہر

وقت فلم ڈائریکٹر نہ رہا کریں۔ کبھی ذہن بھی استعمال کیا کریں۔

سرمد: کیا!

عالی: میرا مطلب آپ نے آج جمال صاحب کا آڈیشن لیا جس کا ڈیپارٹمنٹل سٹور ہے۔

بھابی کو وہاں لے جائیں، لوکیشن دیکھنے کے بہانے شاپنگ کے وہ پیسے تھوڑی

لے گا!

عالی: جب ہمارے پاس فلم آئے گی تب رول دیں گے۔ یہ تو ایسا رول دیتے ہیں کہ رول ہی دیتے ہیں۔

سرمد: عالی ان کا ڈیپارٹمنٹل سٹور ہے۔

عالی: کیا! (جمال کو آگے پیچھے سے دیکھ کر) میں بھی کہوں کہ اس اینگل سے مجھے یہ سپر

سٹار کیوں لگ رہے ہیں۔ بس آپ سائن کرنا سیکھ لیں، ہماری فلم سائن کریں۔ ہر

چائے کی دکان پر آپ کی تصویر لگی ہوگی۔

جمال: چائے کی دکان پر کیوں؟

عالی: جو واقف ہیں، وہیں لگوا سکیں گے ناں!

جمال: آپ مجھے چانس دے رہے ہیں ناں!

عالی: ہم تو چانس لے رہے ہیں۔

دن کا وقت

ان ڈور

سرمد کا آفس

(وہاں سرمد اور عالی بڑے ایزی بیٹھے ہیں)

سرمد: ویسے عالی تم بڑے کام کے بندے ہو۔

عالی: اگر بڑے کام سے مراد یہ ہے کہ میں آپ کو ادھار دوں گا تو میں چھوٹے کام کا بندہ ہی

ٹھیک ہوں۔ جتنی آپ نے مجھے تنخواہ دی ہے، اس سے زیادہ مجھ سے ادھار لیا ہے۔

(یکدم فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ بڑے رعب میں بولتا ہے)

سرمد: ہیلو جان! (یکدم ڈر کر) وہ جان تم.... وہ ابھی میں تمہاری تعریف کر رہا تھا!

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ سوریا کا گھر سے فون ہے)

سوریا: کیا تعریف کر رہے تھے؟

سرمد: وہ عالی کوئی تعریف بتاؤ۔

عالی: تعریف کس کی مایکریول کی، ایٹم کی یا ولاسٹی کی.....

سرمد: چپ کرو۔ جان تمہیں نہیں کہا۔ وہ میں تعریف کر رہا تھا (سوچ کر) تم نے آج بڑا

سرمد: ویری گڈ! عالی یہ بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی؟

عالی: چھوٹی بات ہے، چھوٹے ذہن میں ہی آئے گی۔ آپ سویرا بھابی کو کہیں، وہ وہاں پہنچیں۔ میں جمال صاحب کو کہتا ہوں۔ آپ آرہے ہیں۔

ان ڈور دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(وہاں جمال سٹور کے ملازم کی منتیں کر رہا ہے)

جمال: دیکھیں کریم صاحب میری عزت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں تو آپ کی اتنی عزت کرتا ہوں۔ میں تو شیونگ کریم کو بھی شیونگ کریم صاحب کہہ کر پکارتا ہوں۔

کریم: نہیں.... میں یہ نہیں کر سکتا!

جمال: دیکھو شیخ صاحب نے اس سٹور سے مجھے نکال دیا۔ میں کچھ نہیں کر سکتا سوائے ہیر و آنے کے۔ ڈائریکٹر کے سامنے ذرا عزت بنا دینا۔ تمہارے پاؤں پڑتا ہوں۔

(ان کے قریب آ کے سرمد دوسری طرف دیکھتے ہوئے)

سرمد: وہ سٹور کے مالک جمال صاحب کدھر ہوں گے؟

کریم: جمال صاحب؟

(پاؤں سے یکدم جمال شرمندہ سا ہو کر اٹھتا ہے)

سرمد: جمال صاحب آپ کیا کر رہے تھے؟

جمال: وہ... میری گاڑی کی چابی گر گئی تھی، اٹھا رہا تھا۔ نئی گاڑی ہے پرانی ہوتی تو خود نہ اٹھاتا۔ سلام کرو صاحب کو یہ بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں۔

(جھلا کر کریم سے ہاتھ جوڑ کر منتیں کر رہا ہے۔ کریم دوسری طرف چلا جاتا ہے)

جمال: وہ آئیں سٹور دکھاؤں۔

سرمد: وہ ایک منٹ، میری مسز کو پتہ چلا۔ میں ادھر آ رہا ہوں تو کہنے لگی، مجھے بھی جانا ہے۔ اس کو دیکھ لیں!

(یکسرہ دکھاتا ہے ساجدہ وہاں کپڑے دیکھ رہی ہے)

سرمد: آپ کب آئے؟

جمال: بڑی مشکل سے وگین ملی۔

سرمد: جی!

جمال: وہ میرا مطلب وہ وگین نے میری گاڑی کو سائیڈ لگا دی، وہ وگین بڑی مشکل سے ملی۔

آپ کی مسز نہیں آئیں۔

(دیکھ رہے ہیں یکدم ساجدہ سرمد کو دیکھ لیتی ہے۔ اسی کی طرف آتی ہے)

ساجدہ: جان آپ یہاں کیسے؟

سرمد: وہ.... ساجدہ.... تم.... (خود کلامی) یہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ میں نے تو سویرا کو بلایا ہے۔

جمال: یہ بھابی ہیں؟

سرمد: وہ ہاں.... وہ....

ساجدہ: جان آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

جمال: وہ سرمد صاحب آپ کا انتظار کر رہے تھے۔

ساجدہ: جی! آپ کو کیسے پتہ تھا، میں یہاں آ رہی ہوں۔

جمال: کیا مطلب! ابھی کہہ رہے تھے تمہاری بھابی سے کہا ہے، وہ بھی آ رہی ہیں۔

سرمد: دوسری کی بات ہے!

ساجدہ: کیا!

سرمد: مطلب دوسری بات ہے۔ وہ جان میرا دل کہہ رہا تھا تم یہاں آ رہی ہو۔ اس لئے میں نے انہیں کہا!

ساجدہ: ہائے اللہ! سرمد آپ کو میرے دل کی بات معلوم ہو جاتی ہے۔

سرمد: وہ آنے جائے۔ (بات ٹالتے ہوئے) وہ ساجدہ سٹور کے مالک ہیں۔

ساجدہ: (اوپنچی) آپ سٹور کے مالک ہیں۔

جمال: (گھبرا کر) آہستہ بولیں۔ وہ لوگوں کو پتہ چل گیا کہ میں مالک ہوں تو ڈسکاؤنٹ کروانے آنے لگیں گے۔

ساجدہ: سرمد آپ نے بتایا نہیں، یہ آپ کے دوست کا ہے!

سراجہ: آپ باہر کیا دیکھ رہے ہیں؟
 جمال: ڈائریکٹر یہی دیکھتے ہیں کہ سین کیا بن رہا ہے؟
 سراجہ: ہاں یہی دیکھ رہا ہوں۔ وہ آگئی تو بڑی بے عزتی ہوگی!
 سراجہ: کون آگئی تو بے عزتی ہوگی!
 سراجہ: وہ مطلب وہ... یہ فلم کی ٹرینالوجی ہے، وہ تم نے شاپنگ کر لی۔
 سراجہ: نہیں جان! ابھی تو آئی ہوں۔ سوٹ دیکھے بھی نہیں۔
 جمال: وہ بھابی آئیں۔ آپ کو پہلے سنور دکھاتا ہوں۔ پھر ڈریسز دکھاتا ہوں۔
 سراجہ: نہیں وہ ساجدہ کو جلدی ہوگی۔ جان آپ جلدی سے کوئی ڈریس لیں اور جائیں۔
 جمال: آئیں بھابی آپ کو سنور دکھاتا ہوں۔
 (جمال لے کر جاتا ہے) کریم کے قریب جا کے کھگڑ کر اسے متوجہ کرتا ہے تاکہ وہ سلام کرے۔ پھر منت کرتا ہے۔ کریم بمشکل ساجدہ کو سلام کرتا ہے)
 جمال: اوکے۔ اوکے میرے ملازم بہت پسند کرتے ہیں مجھے۔

سراجہ: کیا ہوا؟ وہ دراصل۔ ہاں وہ ٹریفک میں پھنس گیا ہوں۔
 سویرا: کہاں ہیں؟
 سراجہ: وہ میں ہاں مین بلیوار ڈپر۔
 سویرا: وہاں تو بالکل رش نہیں۔ ہاں مال پر تھا۔
 سراجہ: ہیں تو پھر یہ مال ہی ہوگا۔ وہ دراصل رکشے میں پتہ نہیں چل رہا، کونسا علاقہ ہے۔
 سویرا: رکشے کی آواز نہیں آرہی۔
 سراجہ: رکشے کی آواز کیسے آئے۔ وہ جان رکشہ رکا ہے نا اس لئے نہیں آرہی۔ جان آپ گھنٹہ بعد سنور آجاؤ۔
 سویرا: اتنی دیر جان.... وہ آپ جلدی آئیں نا!
 سراجہ: اسے سوٹ پسند کرنے میں گھنٹہ تو لگنا ہے!
 سویرا: کیا!
 سراجہ: وہ جان رکشہ ٹھیک کرنے میں..... وہ..... میں اور رکشہ لے کر آجاتا ہوں۔
 آپ گھنٹہ بعد سنور پہنچنا (فون بند کرتا ہے اور سکھ کا سانس لیتا ہے) اب ساجدہ کو جلدی یہاں سے بھیجتا ہوں۔

دن کا وقت

ان ڈور

ڈیپارٹمنٹل سنور کے باہر

(سویرا گاڑی سے نکل کر اندر آرہی ہے۔ اس کے موبائل پر بیل ہوتی ہے۔ سویرا اٹھاتی ہے)

سویرا: ہیلو! ہاں سراجہ!
 سراجہ: وہ جان وہ.... جان دراصل وہ!
 سویرا: کوئی مسئلہ ہو گیا!
 سراجہ: ہاں وہ جان میں ایک گھنٹہ بعد سنور آسکوں گا۔
 (باتیں کرتے دونوں پاس سے گزر جاتے ہیں۔ دونوں کو نہیں پتہ)
 سویرا: جان کیا ہوا؟

سراجہ: (وہاں گھبراہٹ سے سراجہ کو کپڑے پسند کرنا دیکھ رہا ہے۔ جمال بھی موجود ہے۔ ساجدہ نے تین سوٹ پکڑے ہیں)
 سراجہ: جان ان تینوں میں سے کونسا اچھا ہے؟
 سراجہ: اتنی دیر لگا کر بھی تم نے کچھ پسند نہیں کیا۔ جان جلدی کرو ناں! (خود کلامی) سویرا آہی نہ جائے۔
 سراجہ: آپ ہی تو کہتے ہیں شاپنگ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے!
 سراجہ: ہاں دوسری سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

سوریا: سرمد تین سوٹ لئے کھڑا ہے۔ ادھر سویرا آتی ہے)
 ابھی تک سرمد نہیں آیا!
 (وہ سوٹ دیکھتے ہوئے آگے سے کپڑے ہٹاتی ہے تو سامنے سرمد سوٹ لئے کھڑا ہے)
 سرمد: سرمد آپ!
 سوریا: (دیکھ کر چونکتا ہے) وہ.... ساجدہ.... وہ میرا مطلب سویرا تم۔
 سرمد: آپ کب آئے؟
 سوریا: وہ میں.... ہاں۔ میں جان کب آیا! ہاں ابھی آیا، تم کب آئی؟
 سرمد: آپ نے جب فون کیا تھا تب میں سٹور میں ہی تھی۔
 سوریا: کیا! (خود کلامی) اس نے سب دیکھ تو نہیں لیا۔ (گھبرا کر سویرا کو) وہ جان تم نے کچھ دیکھا؟
 سرمد: ہاں سب دیکھا!
 سوریا: مر گیا! دیکھو جان! تمہیں بہت غصہ آیا ہوگا!
 سرمد: نہیں خوشی ہوئی!
 سوریا: تم طنز کر رہی ہو۔
 سرمد: نہیں بہت اچھا سٹور ہے۔ خوشی ہوئی۔
 سوریا: اچھا وہ.... اس کا مطلب ہے تم نے نہیں دیکھا!
 سرمد: کیا مطلب.... ویسے جان آپ نے میرے لئے بہت اچھے سوٹ سلیکٹ کئے ہیں۔ آپ کا ٹیسٹ بہتر نہیں ہو گیا!
 سوریا: جی!.... وہ یہ تو.... (ادھر ادھر دیکھتا ہے)
 سرمد: آپ ادھر ادھر کیوں دیکھ رہے ہیں؟
 سوریا: وہ دیکھ رہا ہوں، کدھر سے آئے گی!
 سرمد: کون!
 سوریا: وہ جان شوٹنگ پوائنٹ آف ویو سے کہ ہیروئن کدھر سے آئے گی۔
 سرمد: ڈریسز کی سلیکشن کا مسئلہ تو آپ نے حل کر دیا۔ میں یہی لے رہی ہوں!
 سرمد: یہ! پر یہ تو.....

ساجدہ: وہ جان بتائیں ناں، کونسا پسند ہے آپ کو؟
 سرمد: چلو یہ لے لو!
 ساجدہ: پر مجھے تو یہ پسند ہے۔
 سرمد: یہ لے لو!
 ساجدہ: پر آپ کو تو یہ پسند ہے ناں!
 سرمد: اوہو جلدی کرو، دونوں لے لو۔
 جمال: ویسے یہ بھی برا نہیں۔
 ساجدہ: اچھا! (اسے بھی دیکھنے لگتی ہے)
 سرمد: تیسرا بھی لے لو۔ جلدی کرو۔
 ساجدہ: سرمد آپ کتنے اچھے ہیں! جان اس سوٹ کے ساتھ یہ جوتی چلے گی؟
 سرمد: ہاں جوتی چلے گی اگر وہ.... آگئی!
 ساجدہ: جی!
 سرمد: وہ مطلب چلے گی اس سوٹ کے ساتھ۔
 جمال: نہیں سر! اس کے ساتھ شوز سیکشن میں بہت اچھی جوتی ہے۔ میں نے وہاں کام کیا ہے ناں... وہ میرا مطلب اس سیکشن میں دیکھی ہے وہ.... آئیں دکھاتا ہوں۔
 ساجدہ: جان یہ پکڑیں میں ابھی آئی!
 (تینوں سوٹ سرمد کو پکڑا کر زبردستی وہ جاتی ہے)
 سرمد: وہ دیکھو ساجدہ.... وہ....
 جمال: سرمد صاحب ڈریسز ہاتھ میں رکھئے گا کوئی اور نہ پسند کر لے۔
 (سرمد وہاں دیکھتا رہ جاتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(سویرا چیزیں دیکھتی، کپڑوں والے سیکشن میں آتی ہے۔ ڈریسز والے سیکشن میں

سویرا: آپ نے میرے لئے سلیکٹ جو کئے تھے، اس لئے لے رہی ہوں!

سرمد: میں نے سلیکٹ تو نہیں کئے تھے۔

سویرا: پھر بھی لے رہی ہوں۔

سرمد: (دیکھتا ہے ساجدہ آرہی ہے) اونو! وہ آگئی!

سویرا: کون آگئی!

سرمد: وہ یاد آگیا کہ مجھے دوسرے سیکشن میں تمہیں کچھ دکھانا تھا، جلدی آؤ جان ادھر۔

(ایک سیکشن کی طرف لے جاتا ہے)

سویرا: بتائیں بھی تو کیا دکھانا تھا؟

سرمد: جان سوچ تو لینے دو.... وہ میرا مطلب یہ بتاؤ کہ میں نے کیا دکھانا تھا؟

سویرا: او! وہ پتہ چل گیا!

سرمد: تمہیں پتہ چل گیا۔

سویرا: تم نے کہا تھا، کبھی تمہاری پسند کی ڈائمنڈ واچ لے کر سر پر اندر دوں گا۔ یہی واچ مجھے

چاہیے تھی۔ یہی دکھانا تھی نا!

سرمد: نہیں وہ.....

(مڑ کر دیکھتا ہے۔ ساجدہ ادھر ادھر دیکھ رہی ہے۔ پھر سویرا کو کہتا ہے بادل خواستہ)

سرمد: ہاں..... وہ..... یہی دکھانا تھا۔

(وہ دیکھنے لگتی ہے۔ جمال دیکھ کر آتا ہے)

جمال: سرمد صاحب آپ یہاں ہیں، بھابی آپ کو ڈھونڈ رہی ہیں۔

(وہ اونچا کہتا ہے۔ سرمد اسے چپ کرانے لگتا ہے۔ مڑ کر سویرا دیکھ لیتی ہے)

سویرا: یہ کس بھابی کا ذکر کر رہا ہے؟

سرمد: وہ یہ جمال صاحب ہیں۔ دوست کی بیوی بھابی ہی ہوتی ہے ناں۔

سویرا: اچھا جمال صاحب کی مسز!

جمال: نہیں وہ سرمد کی مسز ہماری بھابی ہوئی ناں!

سویرا: (سمجھتی ہے اس کا ذکر کر رہا ہے) ہاں وہ تو میں ہوں۔

جمال: جی!

سرمد: وہ سویرا یہ اس سٹور کے مالک ہیں۔

(سویرا کے پاس ڈریسز دیکھ کر)

جمال: یہ تو وہ ڈریسز ہیں جو آپ نے بھابی کے لئے پسند کئے۔

سویرا: میرے لئے (مذاق کے موڈ میں ناراض ہو کر) سرمد آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے تھے کہ میرے لئے پسند نہیں کئے۔

جمال: ویسے سرمد صاحب یہ محترمہ کون ہیں؟

سویرا: کیا! میں مسز سرمد ہوں۔

جمال: مسز سرمد تو.... وہ ادھر.....

سرمد: وہ جمال صاحب ادھر بھی آتی ہیں۔ اس سیکشن کو تو دیکھ لیں۔ جان میں جمال

صاحب سے بات کر کے آتا ہوں۔

جمال: ویسے سمجھ نہیں آئی۔

(سرمد اسے کھینچ کر دوسری طرف لے جاتا ہے)

سرمد: (سرگوشی) وہ میری دو بیویاں ہیں!

جمال: دو بیویاں....

(اونچی کہنے لگتا ہے تو سرمد جمال کے منہ پر ہاتھ رکھ دیتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(ساجدہ سرمد کو ڈھونڈ رہی ہے۔ اسے یکدم ایک سیکشن میں سرمد مل جاتا ہے)

ساجدہ: جان کدھر تھے آپ؟

سرمد: وہ جان وہ میں تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔

ساجدہ: وہ ڈریسز آپ کو دے کر گئی تھی، وہ کہاں ہیں؟

سرمد: وہ تو دوسری لے گئی۔

ساجدہ: کیا!

ہوں۔ اس سے مجھے نکالو۔
 جمال: اچھا۔ ڈبل ٹریبل (ہنسنے لگتا ہے)
 سرمد: مجھے دو بیویوں سے بچاؤ۔
 جمال: ایک وکیل میرا واقف ہے، کام ہو جائے گا۔
 سرمد: کیا! کسی طرح ان میں سے ایک کو اپنے آفس میں لے جاؤ۔
 جمال: اپنے آفس میں، میرا آفس کہاں ہے؟
 سرمد: یہ تمہارا سٹور ہے تو یہاں تمہارا آفس ہو گا۔ ادھال اسے چائے پلاؤ۔
 جمال: ہاں یاد آیا ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ میں انتظام کر کے آتا ہوں! مطلب دفتر کی صفائی کروا کے۔

ان ڈور دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(جمال ملازم کریم کے پاؤں پڑ رہا ہے)
 جمال: یار شیخ صاحب پانچ بجے آتے ہیں۔ ان کے آفس میں پانچ منٹ بیٹھنے سے میرا مستقبل سنور جائے گا۔ ہیر و بن جاؤں گا۔ تمہارے پاؤں پڑتا لیکن تمہارا جوتا ٹوٹا ہوا ہے۔ یہ (رقم دیتا ہے) لے لو۔ نئے جوتے لے لینا۔
 کریم: ٹھیک ہے۔ (جمال جاتا ہے۔ کریم دوسری طرف دیکھتا ہے شیخ صاحب آرہے ہیں)
 کریم: اونو! شیخ صاحب اس وقت؟

ان ڈور دن کا وقت

شیخ صاحب کا آفس

(ان کی ریو الونگ چیئر پر جمال بیٹھا گھوم رہا ہے۔ کسی کے آنے کی آواز آتی ہے)
 جمال: لگتا ہے بھابی آگئیں۔
 (دیکھتے بغیر)
 جمال: بھابی یہ ڈیپارٹمنٹل سٹور تو میں نے ویسے ہی کھولا ہے۔ اصل میں میں اندر سے

سرمد: وہ کوئی دوسری نہ لے گئی ہو۔۔۔ وہ کہاں رکھے تھے؟ سوچ تو لینے دو۔
 ساجدہ: اتنی محنت سے سلیکٹ کئے تھے (لنگے ڈریسز میں دیکھتی ہے ان میں تو نہیں ہے)
 سرمد: وہ جان ان میں سے کوئی جلدی سے لے لو۔ وہ کسی اور نے اٹھائے ہوں گے۔
 ساجدہ: آپ کہیں رکھ کے بھول گئے ہوں گے، دیکھتی ہوں!
 سرمد: وہ ساجدہ، وہ جان سنو!
 (ساجدہ جاتی ہے۔ سویرا نے ڈریسز رکھے ہیں اور کچھ پرفیوم پسند کر رہی ہے۔
 ساجدہ جا کے اٹھا لیتی ہے)

ساجدہ: یہ تو یہاں پڑے ہیں۔
 (اٹھا کر لے جانے لگتی ہے)
 سویرا: ایکسکیوز می۔ بہ آپ کیا کر رہی ہیں؟
 ساجدہ: یہ ڈریسز میرے ہسبنڈ نے پسند کئے تھے، یہاں پتہ نہیں کون لے آیا!
 سویرا: یہ۔ یہ تو میرے ہسبنڈ نے لے کر دیئے تھے۔
 ساجدہ: ابھی آپ کے سامنے اپنے ہسبنڈ کو بلاتی ہوں۔ انہوں نے پسند کئے ہیں۔
 سویرا: میں اپنے ہسبنڈ کو بلاتی ہوں۔

(دونوں سرمد کو ڈھونڈ رہی ہیں۔ سرمد کپڑوں والے اس سیکشن میں ہے۔ بیویوں کے دونوں طرف سے آنے کی وجہ سے ڈر کر اس کپڑوں کے ہینگز میں چھپ جاتا ہے۔ وہ ادھر ادھر ڈھونڈ رہی ہیں۔ اس دوران کوئی لیٹر خریدنے والا بندہ آتا ہے۔ وہ اس ہینگز کو گھماتا ہے۔ سرمد کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی بچہ سرمد کو چھپا دیکھ کر بتائے لگتا ہے۔ سرمد اس کی منتیں کر رہا ہے۔ اس دوران جمال ڈھونڈ رہا ہے)

جمال: ڈائریکٹر صاحب کہاں چلے گئے؟
 (ساجدہ سویرا بھی قریب ہیں۔ سرمد یکدم جمال کو بھی اندر کھینچ لیتا ہے)
 ساجدہ: ادھر جمال صاحب تھے، کہاں گئے؟
 (کپڑوں کے اندر چھپے)

جمال: وہ آپ یہاں سین بنا رہے ہیں، ویسے مجھے کس ہیروئن کے ساتھ ہیر و لے رہے ہیں!
 سرمد: ریبا، میرا، صائمہ ہر کسی کے ساتھ، پہلے میرا ساتھ تو دو۔ میں ڈبل ٹریبل میں

سوریا: اتنے وقت میں اس سے زیادہ پسند نہیں ہو سکتیں۔

سرمد: جی اویسے جمال صاحب کا سٹور ہمارا اپنا ہی ہوا! کیوں جمال صاحب!

جمال: ہاں وہ.... تو ہے..... آپ بل بنائیں، میں ابھی آتا ہوں (سرمد بل ہوتا ہے)

سرمد: سویرا جان جاؤ، میں بل دے کر آتا ہوں۔ (سویرا جاتی ہے۔ سرمد خوش ہوتا ہے) شکر ہے بچ گیا!

کیشیر: آپ کے دونوں بل ملا کر 23 ہزار بن گئے، لائیے!

سرمد: وہ.... میرے پاس کیش نہیں۔ ویسے بھی میں تمہارے مالک کا مہمان ہوں۔

کیشیر: آپ بل دیجئے۔

سرمد: آپ کو بات کرنے کی تمیز نہیں، تمہاری ابھی پھٹی کر داتا ہوں نوکری سے۔ کہاں ہیں سٹور کے مالک؟

کیشیر: آئیے۔ اپنے آفس میں ہیں وہ.....

(لے جاتا ہے شیخ صاحب کے کمرے میں)

کیشیر: سرانہوں نے 23 ہزار کی شاپنگ کی ہے اور بل نہیں دے رہے۔ کہہ رہے ہیں آپ کے دوست ہیں!

شیخ: میرے دوست؟

سرمد: ان کے نہیں، سٹور کے مالک جمال صاحب کے! ابھی یہاں تھے وہ....

شیخ: اچھا وہ.... جمال صاحب ہیرا!

سرمد: (خوش ہو کر بیٹھتا ہے) ہاں ہاں۔ وہی، بلائیں انہیں۔

شیخ: ابھی بلاتا ہوں۔

(کیشیر کو اشارہ کرتا ہے۔ وہ جاتا ہے اور سکیورٹی کے دو تین غنڈے آتے ہیں) آگئے!

سرمد: یہ تو جمال صاحب نہیں!

شیخ: ابھی مانو گے کہ یہی جمال صاحب ہیں۔

(وہ غنڈے سرمد کو قابو کرتے ہیں اور ٹیلیپ چلتے ہیں)

☆.....☆.....☆

فنکار ہوں۔ بس مجھے فلم میں ہیرا کا چانس دلوادیں۔

شیخ: میں دلواتا ہوں تجھے چانس۔

جمال: ہیں وہ شیخ صاحب! آپ وہ دراصل بات تو سنیں!

شیخ: تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے تمہیں نوکری سے نکالا تھا! (فون پر نمبر ملتا ہے) سکیورٹی!

جمال: وہ شیخ صاحب! وہ آپ ذرا ادھر ہوں، آپ کے پاؤں پڑنا ہے۔

ان ڈور دن کا وقت

ڈیپارٹمنٹل سٹور

(خاموش سین میں سرمد، ساجدہ کو چیزیں لے کر دے رہا ہے۔ وہ اور چیزیں پسند کئے جا رہی ہے۔ مجبوراً سرمد اسے وہ بھی لے دیتا ہے۔ کئی شاپنگ بیگ اٹھائے ساجدہ کاؤنٹر پر آتی ہے)

سرمد: جان جلدی کرو!

ساجدہ: سرمد آپ اتنے اچھے ہیں، اتنی شاپنگ کروائی۔

سرمد: وہ جلدی بل بنائیں جی ان کا!

(کیشیر بل دیتا ہے لباسا)

سرمد: جان تم جاؤ، میں بل دے کر آتا ہوں۔ (ساجدہ جاتی ہے۔ کیشیر کو) ابھی دیتا ہوں۔ (خود کلامی) جمال صاحب کہاں ہیں؟

(جمال وہاں سے کھسک رہا ہے۔ سرمد اسے دیکھ لیتا ہے۔)

سرمد: وہ جمال صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ میں آپ کے آفس ہی آ رہا تھا۔ جمال: میرے آفس!

سرمد: ہاں.... وہ سویرا کہاں ہے؟

سویرا: میں ادھر ہوں۔

(بہت سامان اٹھائے آ رہی ہے)

سرمد: تم نے اتنی چیزیں پسند کیں!

ڈبل ٹریبل 13

کردار

اداکار

سرمہ	جاوید شیخ
ساجدہ	ماریہ واسطی
سویرا	فرح شاہ
عالی	اسمعیل تارہ
شبیم	زیب چودھری
ارشاد	خالد بٹ
شکور	خواجہ سلیم
غفور	آغا عباس

ان ڈور

دن کا وقت

ساجدہ کا گھر

(سرمہ تیار ہو رہا ہے۔ بال بنا رہا ہے۔ یکدم گھڑی دیکھتا ہے۔)

سرمہ: ادھولٹ ہو گیا! سویرا انتظار کر رہی ہو گی۔ 5 بجے جانا ہے!

(باہر نکلتا ہے یا سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آتا ہے تو ساجدہ کھڑی اسے حیرانی سے دیکھتی ہے)

ساجدہ: آپ ابھی سے تیار ہو گئے، جانا تو 5 بجے کے بعد ہے!

سرمہ: کیا! (خود کلامی) اسے کیسے پتہ چلا، میں سویرا کے ساتھ ہنی مولن پر جا رہا ہوں۔

(ساجدہ کو) وہ جان.... وہ تمہیں کس نے بتایا جانا ہے؟

ساجدہ: مجھے کس نے بتانا ہے۔ میں نے خود ہی تو ہفتہ پہلے کہا تھا کہ سنڈے کو چلنا ہے میری سہیلی کی شادی ہے۔

سرمہ: کون سی.....

ساجدہ: پہلی!

سرمہ: مطلب کون سی سہیلی۔ ویسے اگر اس کی پہلی شادی ہے تو اگلی بار سہی۔

ساجدہ: کیا مطلب.... وہ فلمی ہیروئن تو نہیں ہے۔ شادی کی شادی ہے۔

سرمہ: ادھر وہ تیار بیٹھی ہے!

ساجدہ: کون تیار بیٹھی ہے؟

سرمہ: وہ.... میرا مطلب نیم تیار بیٹھی ہے۔ شوٹنگ کے لئے نکلتا ہے۔ جان تم چلی جانا۔

ساجدہ: وہ کیا سوچے گی، میں بغیر خاوند کے اس کی شادی پر چلی جاؤں!

سرمہ: وہ بھی تو ہماری شادی پر بغیر خاوند کے آئی تھی۔

ساجدہ: ہاں یہ تو ٹھیک ہے.... (سوچ کر) پر تب تو اس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

سرمہ: (خود کلامی) اسے کیسے بے وقوف بناؤں! (ساجدہ کو) دیکھو جان اس وقت میں جس

مقام پر موجود ہوں، تمہاری وجہ سے ہوں!

(جہاں وہ کھڑا ہے اسے غور سے دیکھ کر)

ساجدہ: آپ اس مقام پر میری وجہ سے کھڑے ہیں!

سرمدا: میرا مطلب جان تمہاری وجہ سے میں نے کامیابیاں حاصل کیں۔

ساجدہ: پر آپ نے تو کوئی کامیابی حاصل نہیں کی!

سرمدا: اس لئے.... میرا مطلب اگر کرتا تو تمہاری وجہ سے کرتا۔ جان اپنی فرینڈ سے

میری طرف سے افسوس کر لینا!

ساجدہ: کیا؟

سرمدا: مطلب افسوس کہ میں نہیں آسکا۔ جان تمہیں پتہ ہے کتنی مشکل سے مجھے فلم ملتی

ہے۔ وہ مل گئی ہے لیکن تم کہو گی تو میں شوٹنگ پر جاؤں گا۔ مجھے پتہ ہے اگر میں نہ گیا تو ہمیشہ کے لئے فلم ساز ایسوسی ایشن والے میرا بائیکاٹ کر دیں گے لیکن تم کہو گی تو جاؤں گا۔ جان کہو ناں!

ساجدہ: اچھا جائیں!

سرمدا: نہیں میں اپنا نقصان برداشت کر لوں گا۔

ساجدہ: نہیں جان آپ جائیں!

سرمدا: تم اتنی مٹتیں کر رہی ہو تو چلا جاتا ہوں۔

(سرمدا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ساجدہ کو سمجھ آتی ہے)

ان ڈور دن کا وقت

سویرا اکامرہ

(بہت بڑا بیگ رکھے سویرا اکھڑی ہے۔ کسی جگہ جانے کے لئے تیار۔ ساتھ ایک

چھوٹا سا شاپنگ بیگ ہے۔)

سویرا: یہ وقت ہے آنے کا۔ اٹھاؤ سامان۔

سرمدا: لگتا ہے شادی Repeat نہیں کی، بے عزتی Repeat کی ہے۔

سویرا: جی!

سرمدا: (سامان دیکھ کر) ویسے جان! ہم دو تین دن کے لئے آؤٹ سٹیشن جارہے ہیں یا

مکان شفٹ کر رہے ہیں.... اس میں کیا ہے؟

سویرا: میرے سوٹ ہیں۔ میں نے صرف 20 رکھے ہیں۔

سرمدا: دو دن کے لئے بیس کم نہیں!

سویرا: جان بیگ میں اور جگہ نہیں تھی۔ آپ کے کپڑے اس شاپنگ بیگ میں ہیں۔

سرمدا: (شاپنگ بیگ کھول کر) میرے سارے کپڑے ہی رکھ لئے!

سویرا: جان تم شادی والا سوٹ پہنو ناں!

سرمدا: نہیں جان اسے پہن لوں تو ملنے والے تسلیاں دینے لگتے ہیں۔

سویرا: اچھا (سمجھ کر) کیا مطلب!

سرمدا: جان چلو.... نائٹ کوچ کے ٹکٹ لئے ہیں۔

سویرا: کیا ہم فلائنگ کوچ پر جائیں گے؟

سرمدا: جان ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ فلمی ہیروئن لگتی ہو۔ چلیں!

ان ڈور دن کا وقت

ہوٹل کالان

(باہر سے سیر کر کے سرمدا اور سویرا واپس ہوئے۔ وہاں ایک حوالدار

اور ایک سپاہی ایک کچے لئے ہر آنے والے کی شکل اس تصویر سے ملارہے ہیں۔

سرمدا سویرا آتے ہیں تو سپاہی تصویر سرمدا کے ساتھ ملانے لگتا ہے)

سرمدا: یہ کیا کر رہے ہو؟

شکورا: چودھری صاحب! ہم کیا کر رہے ہیں؟

غفورا: اوئے ہم کیوں بتائیں کہ اس شکل کا دہشت گرد تلاش کر رہے ہیں۔

سویرا: تین دن سے ہم یہاں ہیں، آپ ہر بار اس کچے سے ان کی شکل ملاتے ہیں!

شکورا: بندے کی شکل بدلتے کوئی دیر لگتی ہے۔ چودھری صاحب کی شکل بھی پہلے ایسی

نہ تھی، پہلے یہ پڑھے لکھے لگتے تھے۔ (باریکی سے سرمدا کی شکل کچے سے ملاتا ہے)

سرمد: آپ تو خود دہشت گرد لگتے ہیں۔ ٹورسٹوں کو جنگ کرتے ہیں۔
 شکور: چودھری صاحب کی دہشت تو ہے۔ ان پر گرد پڑ جائے تو دہشت گرد تو ہو گئے ناں!
 (سرمد اور سویرا اندر ہوٹل کی لابی میں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ بیرے کو بلاتے ہیں، وہ نہیں آتا)
 سویرا: مجھے یہاں کا ماحول بہت اچھا لگا!
 سرمد: اپنے گھر کا سامان ماحول ہے، یہاں بھی میری کوئی نہیں سنتا۔
 سویرا: دل کرتا ہے وقت یہیں رک جائے۔
 (اپنی گھڑی دیکھ کر)
 سرمد: تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔ گھڑی رک گئی ہے۔
 (پس منظر میں ساجدہ نو بیاہتا جوڑے شبنم اور ارشاد کے ساتھ اسی ہوٹل میں آتی ہے۔ ارشاد نئی دلہن شبنم کے بہت آگے پیچھے پھر رہا ہے۔ شبنم دلہن والے کپڑوں میں ہے مگر حرکتیں عام لڑکیوں والی کر رہی ہے۔ پس منظر میں دکھاتے ہیں سرمد اور سویرا کو کچھ نہیں پتہ۔ ساجدہ شبنم اور ارشاد کمرہ لینے کے لئے کاؤنٹر پر ان کی طرف کمر کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں)
 سرمد: جان چلو چلتے ہیں واپس!
 سویرا: نہیں ابھی تو میں نے یہاں کی جھیل نہیں دیکھی۔
 سرمد: اس جھیل میں کیا ہے؟
 سویرا: پانی ہے اور کیا ہوتا ہے جھیل میں.....
 سرمد: پانی تو جان ہر جگہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ لاہور جا کے دیکھ لینا۔ وہ جان دیکھو ناں، وہ شادی سے آگئی ہوگی.... وہ میرا مطلب ٹیم شادی کا سین کر کے۔ مجھے مشکل سے فلم ملی ہے، چلتے ہیں۔
 سویرا: نہیں..... میں تو چند دن اور یہاں رہوں گی۔
 (استقبالیہ کاؤنٹر پر ساجدہ، شبنم اور ارشاد کھڑے ہیں۔ پس منظر میں سرمد اور سویرا بحث کرتے نظر آتے ہیں)

ارشاد: یہ بڑا اچھا ہوٹل ہے۔ ہنی مون کے لئے یہیں آتا ہوں!
 شبنم: کیا!
 ارشاد: وہ... مطلب سوچا تھا ہنی مون کے لئے یہیں آؤں گا۔
 شبنم: ساجدہ تم کیا سوچ رہی ہو؟
 ساجدہ: وہ..... سرمد کو بتایا نہیں، تم زبردستی مجھے ہنی مون پر ساتھ لے آئی ہو۔
 شبنم: اوہو تو فون کر کے بتا دو ناں!
 (ساجدہ کاؤنٹر سے فون کرتی ہے۔ پس منظر میں سرمد اور سویرا میں بات اتنی بڑھی ہے کہ سویرا غصے سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔ سرمد جانے لگتا ہے۔ موبائل فون کی بیل ہوتی ہے)
 سرمد: ہیلو! ہیں... وہ ساجدہ.... جان.... وہ میں تمہیں ہی فون کرنے لگا تھا!
 ساجدہ: جان آپ کہاں ہیں؟
 سرمد: وہ.... میں (خود کلامی) اسے کہاں بتا کر آیا تھا۔ کمزور حافظے والے بندے کو دوسری شادی نہیں کرنا چاہیے۔ (فون پر) وہ جان شوٹنگ پر ہوں!
 ساجدہ: وہ جان بتانا تھا میری دوست مجھے زبردستی ہنی مون پر ساتھ لے گئی۔ دو تین دن اور لگ جائیں گے آنے میں!
 سرمد: کیا دو تین دن اور لگ جائیں گے..... ویری گڈ!
 ساجدہ: آپ کو بُرا لگا؟
 سرمد: وہ کوئی بات نہیں، بے شک چار دن لگا لو!
 ساجدہ: آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اچھا میں ابھی آجاتی ہوں!
 سرمد: نہیں جان! ناراض نہیں، میں تو خوش ہوں..... تھینک یو (فون بند کرتا ہے۔ ساجدہ حیران ہے)
 ساجدہ: وہ تو خوش ہو گئے!
 ارشاد: شادی کے تین چار سال بعد خاوند ایسے ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ آپ کے کمرے کی چابی، آئیں۔

دن کا وقت

ان ڈور

ہوٹل

(سرمد لفٹ میں سوار ہوتا ہے۔ بہت خوش ہے۔ خوشی میں زیادہ خوش اخلاق ہو کر وہ ارشاد کو آتا دیکھ کر لفٹ کو روکتا ہے)

سرمد: آجائیں... آجائیں!

ارشاد: وہ... بیگم... آئیں پہلے آپ

(شبم آتی ہے۔ ساتھ ساجدہ ہے مگر سرمد نے نہیں دیکھا۔ جونہی لفٹ کے قریب پہنچتے ہیں۔ لفٹ میں کوئی اور داخل ہو کر اسے بند کر کے اوپر لے جاتا ہے۔ ارشاد، شبم اور ساجدہ وہیں رہ جاتے ہیں)

دن کا وقت

ان ڈور

ہوٹل کا کمرہ

(ہوٹل کا کمرہ۔ سویرا غصے میں وہاں سامان پیک کر رہی ہے۔ سرمد آتا ہے)

سرمد: جان تم تو ناراض ہو گئی! تمہاری کوئی بات ٹال سکتا ہوں، تم جو کہو گی، مانوں گا، کہو۔

سویرا: مجھے یہاں نہیں رہنا!

سرمد: جی! وہ میرا خیال ہے دو تین دن اور ٹھہرتے ہیں۔ تم کہو تو سہی، تمہاری خاطر تو

جان بھی قربان کر سکتا ہوں۔

سویرا: کیا تم اب مجھے قربان کرو گے؟

سرمد: میں تو اپنی جان قربان کرنے کا... اچھا تم ہی تو میری جان ہو۔ میں تو تمہاری ہر

بات مانتا ہوں۔ چاہے کتنی ہی نامعقول کیوں نہ ہو... تم نے شادی کے لئے کہا،

میں فوراً مان گیا۔

سویرا: کیا!

سرمد: تم ریست کر لو، پھر جھیل پر چلیں گے۔ خود جھیل پر کیسے چلیں گے۔ کشتی میں چلیں گے۔

(سویرا جو پیکنگ کر رہی تھی، سرمد وہ چیزیں چھینتا ہے۔ تھوڑی دیر میں دونوں کا موڈ اچھا ہو جاتا ہے)

دن کا وقت

ان ڈور

ہوٹل کا ریڈور

(ہوٹل کے کارڈور میں ساجدہ آرہی ہے۔ وہ آ کے دستک دیتی ہے۔ کٹ کر کے

اندر دکھاتے ہیں۔ سویرا تیار ہو رہی ہے۔ سرمد تیار ہے)

سویرا: یہ کون ہے دیکھنا؟

(سرمد دروازے کے سوراخ سے دیکھتا ہے۔ باہر ساجدہ کھڑی ہے۔ یکدم سرمد

سوراخ سے دیکھ کر چکر اجاتا ہے)

سرمد: اونو! یہ یہاں کیسے آگئی؟

سویرا: کون آگئی؟

سرمد: وہ... کوئی نہیں ہے جان... اب کیا ہوگا!

(ساجدہ پھر دستک دیتی ہے)

ساجدہ: شبم کھول نہیں رہی! (پھر دستک دیتی ہے) اونو! یہ تو 217، وہ تو 117 میں ہیں۔

یہ کسی اور کا کمرہ ہے۔

(یکدم وہاں سے بھاگتی ہے)

سویرا: کوئی ہے تو دستک ہو رہی ہے نا!

سرمد: یقین نہیں آ رہا، وہ یہاں آ کیسے گئی... وہ جان نہ کھولو... وہ ہم یہاں نہیں ہیں۔

پلیز نہ کھولو!

(زبردستی کھولتی ہے۔ باہر چائے کے لئے بیرہ ہے۔ سرمد دوسری طرف منہ کر کے

کھڑا ہو جاتا ہے۔)

سویرا: آجاؤ! اتنی دیر کر دی۔

سرمد: (منہ دوسری طرف کئے) اس کا مطلب ہے سویرا نے اسے بلایا تھا۔ وہ دیکھو بات یہ

(خود ارشاد کو ڈر لگ رہا ہے مگر شبنم کے سامنے بہادر بن رہا ہے)

شبنم: ساجدہ تم بھی آ جاؤ ناں!

ساجدہ: نہیں مجھے ڈر لگتا ہے۔

(سرمد دیکھتا ہے کہ ساجدہ کھڑی ہے۔ فوراً منہ دوسری طرف کر لیتا ہے)

سرمد: (خود کلامی) یہ تو ساجدہ.... سرمد آج تو ڈوبا!

شبنم: آ جاؤ ناں پلیز!

سرمد: (کیدم بول پڑتا ہے) اسے ڈر لگ رہا ہے تو کیوں بلا رہی ہو (کشتی والے کو)

چلاؤ ناں!

(شبنم، ارشاد، سویرا سرمد کے اچانک بولنے پر چونکتے ہیں۔ کشتی والا چلانے لگتا ہے۔)

شبنم ارشاد چپ ہو جاتے ہیں)

سویرا: کیا بات ہے تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں!

سرمد: آج نہیں لگتا بچوں گا.... وہ میرا مطلب ایسے ہی چکر آرہے ہیں)

(سرمد کو نے پر دوسری طرف منہ کئے بیٹھا ہے۔ کچھ دیر شبنم ارشاد چپ رہتے ہیں۔)

ارشاد ڈرا رعب لاکر)

ارشاد: جان تمہیں ڈر تو نہیں لگ رہا!

شبنم: نہیں میں تو کالج بونگ ٹیم کی کپتان تھی۔

ارشاد: اچھا پھر مجھے لگ رہا ہے۔

شبنم: جی اپنی کو ہاتھ لگائیں ناں، مزے کا ٹھنڈا ہے۔

(شبنم ہاتھ لگاتی ہے۔ ارشاد ڈر رہا ہے۔ سویرا دونوں کو ہنسنے دیکھتی ہے۔ پھر سرمد کو)

دیکھتی ہے جو منہ بنائے دوسری طرف دبا بیٹھا ہے۔)

سویرا: تم بھی ہنسناں!

سرمد: میری جگہ تم ہوتی تو پوچھتا کیسے ہنسنے ہیں.... وہ میرا مطلب میری جگہ (جہاں بیٹھا)

ہے) Danger ہے۔ (مڑ کر شبنم کو دیکھتا ہے اور خود کلامی کرتا ہے) شبنم پہچان

ہی نہ لے۔

(سویرا مڑ کر شبنم کو دیکھتی ہے تو شبنم شرما کر کہتی ہے)

ہے کہ..... (بیر۔، کو دیکھ کر) وہ... تم تھے۔ وہ کدھر گئی!

(کیدم جا کے باہر دیکھتا ہے۔ دور تک کاریڈور میں کچھ نہیں، پھر دروازے کے

سورخ میں سے دیکھتا ہے۔ سویرا حیران ہے)

وہ (بیرے کو) تم نے کسی اور کو یہاں دیکھا؟

سویرا: نہیں جی!

سرمد: اس کا مطلب ہے وہ... میرا وہم تھا! ویسے بھی ساجدہ یہاں کیسے آ سکتی ہے!

سویرا: کون کیسے آ سکتی ہے؟

سرمد: وہ مطلب جھیل.... وہ یہاں کیسے آ سکتی ہے۔ خود جا کے دیکھنا پڑے گا ناں، چلو۔

سویرا: سرمد آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ناں!

سرمد: طبیعت کو چھوڑو، میں ٹھیک ہوں۔ شکر ہے وہم تھا۔ خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں،

یہ پتہ تھا، اب پتہ چلا وہم بھی ڈراؤنے ہوتے ہیں۔

دن کا وقت

آؤٹ ڈور

جھیل کنارے

(جھیل کے کنارے حوالدار اور سپاہی تصویر لئے لوگوں کی شکلیں اس سے ملا

رہے ہیں۔ سرمد اور سویرا آکر کشتی میں سوار ہوتے ہیں)

جان تم نے تو بتایا تھا تمہیں بونگ سے ڈر لگتا ہے؟

سویرا: مجھے.... کب کہا؟

سرمد: اچھا.... وہ اسے لگتا ہوگا!

سویرا: اسے کسے؟

سرمد: وہ جان.... وہ میری فلم کی ہیروئن کو۔ تم بیٹھو ناں!

(وہ منہ دوسری طرف کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ اتنے میں شبنم، ارشاد اور ساجدہ آتے

ہیں۔ ارشاد شبنم کو لے کر اسے بٹھاتا ہے)

آئیے۔ احتیاط سے گرنا نہیں۔

ارشاد:

شبّنم: آپ بھی ہنی مون پر آئے ہیں؟
 سویرا: وہ ہم.... نہیں.... ہاں میرے میاں بڑے بڑی ہوتے ہیں۔ شادی کے دو سال بعد ہنی مون پر لائے۔ یہ بہت بڑے ڈائریکٹر ہیں ناں!
 سرمد: (سرگوشی) ہر کسی کو راز کی باتیں نہ بتایا کرو!
 سویرا: جی!
 سرمد: (سرگوشی) میں فلم انڈسٹری میں دس سال سے ہوں۔ وہاں کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا کہ میں بہت بڑا ڈائریکٹر ہوں۔ لوگوں کو پتہ چلے تو جیلس ہو جاتے ہیں۔
 شبّنم: (غور سے دیکھ کر سرمد کی جھلک دیکھتی ہے) آپ کے میاں کو کہیں دیکھا ہے!
 (سوچتی ہے) کہاں دیکھا ہے؟
 سرمد: مر گئے.... وہ.... سویرا وہ رومال دینا.... وہ دل گھبرا رہا ہے۔ وہ کشتی ادھر روک دینا۔ جلدی کرو!
 سویرا: سرمد کیا بات ہے! رومال کیوں لے رہے ہو؟
 سرمد: وہ چھینکوں کی وجہ سے۔
 سویرا: پر تمہیں تو چھینکیں نہیں آرہیں۔
 سرمد: وہ ابھی آجاتی ہیں (کوشش کرتا ہے) آجاؤ! (چھینک آتی ہے) یہ آگئی۔
 (کشتی رکتی ہے۔ سرمد آتا ہے۔ شبّنم دیکھتی ہے)
 شبّنم: ہیں! یہ تو سرمد بھائی لگتے ہیں۔ ساجدہ کامیاں! دیکھیں سنیں!
 سرمد: جلدی دوڑو، جلدی کرو۔
 سویرا: کیا بات ہے؟
 سرمد: وہ کمرے میں چلو بتاتا ہوں۔
 (سرمد سویرا کو لے کر بھاگ جاتا ہے۔ شبّنم حیرانی سے دیکھتی ہے۔ وہ بھی کشتی سے اتر کر ساجدہ کے پاس آتے ہیں)
 ساجدہ: شبّنم تم ابھی واپس آگئے؟
 شبّنم: مجھے وہاں دال میں کالا نظر آیا ہے۔
 ساجدہ: تم نے کشتی پر دال کہاں سے لے لی؟

شبّنم: وہ سرمد بھائی یہاں ہنی مون پر آئے ہیں۔
 ساجدہ: ہیں سرمد ہنی مون پر اکیلے.... اتنے کنجوس نہیں ہیں وہ.... وہ تو لاہور میں فلم کی شوٹنگ کر رہے ہیں۔
 ارشاد: فون کر کے پتہ کر لیں، وہ کہاں ہیں!

دن کا وقت

ان ڈور

ہوٹل کا کمرہ

(سویرا ہوٹل کے کمرے میں حیران سرمد کو دیکھ رہی ہے)
 سویرا: جان بتاؤ ناں کیا بات ہے؟
 سرمد: کوئی بات نہیں، قسم لے لو۔
 سویرا: ہیں! پھر بھگا کر یہاں کیوں لائے ہو؟
 سرمد: میرا تو دل کرتا ہے تمہیں بھگا کر چاند پر لے جاؤں (سویرا اگھورتی ہے) وہ جان یاد آیا، مجھے فوراً لاہور پہنچنا ہے۔ وہ آج تو مجھے فلم ملنا تھی نئی.... وہ میرے ستاروں میں لکھا ہے۔
 (موبائل کی گھنٹی بجتی ہے)
 سرمد: مر گئے، اسی کا فون ہے۔ لگتا ہے اسے پتہ چل گیا!
 سویرا: کسے پتہ چل گیا؟
 سرمد: وہ جان۔ وہ فلم ساز کو کہ میں یہاں ہوں (فون پر) ہیلو.... وہ جان!
 سویرا: جان؟
 سرمد: وہ جان محمد.... فلم ساز ہے (فون پر) فلم ساز ہے!
 (ہوٹل کی لابی سے ساجدہ فون کر رہی ہے)
 ساجدہ: (ان کے پاس تو فلم ساز ہے)
 سرمد: وہ... میں... میں جان صاحب! میں لاہور میں ہی ہوں اپنے دفتر میں۔ (فون پر ہاتھ رکھ کر سویرا سے کہتا ہے) وہ کسی کو فلم نہ دے دے، اس لئے کہہ رہا ہوں۔

ساجدہ: میری فرینڈ نے آپ کو یہاں دیکھا ہے؟
 سرد: جھوٹ بولتی ہے۔ وہ میں نہیں تھا کشتی میں....
 ساجدہ: جی!

سرد: وہ... ہیلو!... ہیلو!... آواز نہیں آرہی (فون بند کر کے سویرا کو) جان فوراً یہاں سے چلو، عزت خطرے میں ہے۔

سویرا: جی! عزت خطرے میں ہے؟
 سرد: وہ... مطلب یہ فلم کا نام ہے ناں۔ فلم ساز کہہ رہا ہے جلدی پہنچو ورنہ مجھ سے پہلے کوئی اور ڈائریکٹر پہنچ گیا تو اسے دے دوں گا۔

ان ڈور دن کا وقت ہوٹل لابی

(ساجدہ لابی سے فون کر رہی تھی۔ وہاں شبنم اور ارشاد کھڑے ہیں۔ پھر فون ملاتی ہے)
 ساجدہ: موبائل فون مل ہی نہیں رہا۔ صحیح طرح سے بات نہیں ہو سکی۔
 ارشاد: موبائل فون پر کونسا پتہ چلتا ہے بندہ کہاں ہے۔ میں بھی موبائل پر.... (شبنم کو دیکھ کر بات بدلتا ہے) وہ آپ گھریاد فتر کے نمبر پر بات کر لیں۔
 شبنم: مجھے تو وہ بالکل سرد بھائی ہی لگے تھے۔

ساجدہ: (گھبرا کر) ہیں! سرد جھوٹ نہیں بولتے!
 ارشاد: جو شادی شدہ کہتا ہے، میں جھوٹ نہیں بولتا، وہ جھوٹ بول رہا ہے۔
 ساجدہ: جی! (فون سے نمبر ملاتی ہے)

(کٹ کر کے دکھاتے ہیں۔ دفتر میں عالی بیٹھا ہے۔ بیل ہوتی ہے)

عالی: ہیلو! جی! کون سرد! کرائیں بات.... کیا میں سرد سے بات کرواؤں؟ ہیں وہ ساجدہ بھابی آپ، وہ میں پہچانا نہیں۔ وہ فون پر تصویر صاف نہیں آ رہی۔ وہ مطلب آواز نہیں آرہی۔ میں سمجھا کوئی ہیروئن ہے۔

ساجدہ: عالی بچی بچی بتائیں، سرد کہاں ہیں؟

عالی: (فون پر ہاتھ رکھ کر) بچی بچی.... اس کا مطلب ہے گڑبڑ ہے۔ (فون پر) بھابی کیا بات ہے؟

ساجدہ: وہ میری سسٹیلی نے اسے یہاں کسی کے ساتھ ہنی مون پر آئے دیکھا ہے۔
 عالی: ہیں! اس نے تیسری کر لی!

ساجدہ: کیا مطلب؟

عالی: وہ مطلب.... وہ بھابی سرد تو کسی کے ساتھ باہر جاتے ہی نہیں، اندر ہوتا ہے۔ کیا سرد نے کہا، وہ دفتر میں ہے.... اچھا بلاتا ہوں۔
 (فون ہولڈ کر کے)

عالی: اتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں کہ لگتا ہے میں بھی شادی شدہ ہوں۔ اب کیا کروں۔ (کچھ دیر کے بعد) وہ سویرا بھابی.... سرد تو باتھ روم میں ہیں، آپ نمبر بتادیں۔ میں کال کروا تا ہوں۔

ساجدہ: انہیں فوراً بلاؤ میں لاگت ڈسٹنس کال کر رہی ہوں، فوراً بلاؤ۔

عالی: (فون ہولڈ کر کے خود کلامی) وہ مومیں کر رہا ہے اور میں..... بھابی کو پتہ چل گیا تو تیسری کے ساتھ ہی تیسرا ہو جائے گا۔ (فون پر) بھابی بچی بات ہے۔ کہا تھا وہ دفتر میں ہے.... وہ مجھے تو نہ ڈانٹیں۔ میں بات کراتا ہوں۔
 (آواز بدل کر سرد بن کر فون کرتا ہے)

عالی: ہیلو! میں سرد صاحب بول رہے ہیں۔ وہ.... ساجدہ.... بھابھ.... وہ ساجدہ کیا بات ہے؟

ساجدہ: ہیں! آپ پہچانے نہیں جا رہے؟

عالی: نہیں پہچانا جا رہا، شکر ہے بچ گیا!

ساجدہ: آپ بدلے بدلے ہیں!

عالی: کپڑے بدلے ہیں۔ وہ بس ساجدہ یقین کریں میں.....

ساجدہ: ساجدہ!

عالی: کہیں یہ سویرا تو نہیں (عالی بن کر) وہ آپ ساجدہ بھابی ہی ہیں ناں!

ساجدہ: یہ درمیان میں عالی کیوں بول رہا ہے؟

عالی: (آواز بدل کر) عالی کے بچے چپ کر.... یا اللہ بچالے۔

ساجدہ:

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا!

عالی:

نہیں.... وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ ہاں اسی لئے میری آواز عالی جیسی ہے۔

ساجدہ:

جی!

عالی:

(مصنوعی کھانسی) ہائے... وہ میری طبیعت بہت خراب ہے۔ پھر بات ہوگی،

یا اللہ بچا۔

ساجدہ:

ہیں جان کیا ہوا.... (فون بند ہوتا ہے) سرد کی طبیعت تو خراب ہے۔

شبیم:

کہاں، یہاں یا لاہور میں؟

ساجدہ:

وہ لاہور ہیں تو طبیعت بھی وہیں خراب ہوگی نا! یا اللہ بچا کہہ رہے تھے۔ مجھے فوراً

لاہور بھجوائیں۔ میرے سرمہ کو پتہ نہیں کیا ہو گیا!

ان ڈور

دن کا وقت

ہوٹل کاریڈور

(ساجدہ سامان لئے شبیم اور ارشاد کے ساتھ گزرتی ہے۔ کیمبرہ وہیں رہتا ہے۔

سرد اپنے کمرے سے بیگ لے کر نکلتا ہے)

ان ڈور

دن کا وقت

ہوٹل لابی

(لابی میں ساجدہ سامان رکھے کھڑی ہے۔ شبیم اور ارشاد موجود ہیں)

ساجدہ:

پتہ نہیں انہیں کیا ہوا؟

شبیم:

حوصلہ کرو....

ارشاد:

اور بھی مسافر جارہے ہیں۔ ہوٹل کی گاڑی لے جانے کے لئے آنے والی ہے۔

(اتنے میں سرد سامان اٹھائے آ رہا ہے)

سرد: ساجدہ.... میرا مطلب سویرا، جلدی کرو۔ فلمساز کا کیا پتہ کب بدل جائے۔ یہ کدھر چلی گئی۔

(سویرا پیچھے نہیں ہے)

(سرد جا کے سویرا کو لاتا ہے۔ آگے آگے سویرا ہے، سرد سامان اٹھائے پیچھے ہے)

سویرا: خود سامان کیوں اٹھایا ہے؟

سرد: جلدی ہے ناں....

(یکدم دیکھتا ہے سامنے ساجدہ بیٹھی ہے۔ سویرا سمجھتی ہے سرد ساتھ ہے)

سویرا: اس بار تو میں تمہاری مان رہی ہوں، آئندہ ایسا نہ کرنا۔ سن رہے ہوناں (مڑ کر دیکھتی ہے) ہیں یہ سرد کدھر گیا!

(اسے وہ ایک طرف جاتا نظر آتا ہے)

سویرا: جان کہاں جا رہے ہیں؟

سرد: وہ.... میرا خیال ہے پھر چلیں گے!

سویرا: کیا مطلب آئیں، فوراً میں ابھی جاؤں گی، آئیں۔

سرد: وہ یاد آیا.... میں کمرے میں اپنا موبائل بھول آیا ہوں۔ ابھی آیا....

سویرا: جلدی کرو، سب کو ہوٹل کی ایک گاڑی ایئر پورٹ چھوڑنے جائے گی۔

سرد: کیا!! اچھا! اب کیا کروں (سوچتا ہے) سرد تو اب گیا! آئیڈیا!

(بھاگ کر جاتا ہے۔ ہوٹل میں کنگ سیلون ہے۔ وہاں سے فریج واڑھی اور موچکھیں

لگا کر نکلتا ہے)

سرد: اب ساجدہ نہیں پہچان سکے گی۔

(سرد گزرتا ہے ساجدہ کے پاس کھڑے حوالدار اور سپاہی غفور، شکور اسے دیکھتے

ہیں جو ایسی ہی تصویر ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں)

شکور: چودھری صاحب یہی ہے وہ ہشت گرد! دیکھیں شکل ملتی ہے!

غفور: اوئے جلدی پکڑاؤئے اسے۔ ہینڈ زاپ!

سرد: جی.... کیا مطلب!

شکور: چودھری صاحب اسے ہینڈ زاپ کا مطلب نہیں پتہ۔ مطلب ہے بازو اوپر کر لو!

یوں کر کے چودھری صاحب میں نے صحیح بتایا ہے ناں!

سرمد: دیکھیں وہ.... میں تو کوئی اور ہوں۔ میں دہشت گرد نہیں..... ابھی داڑھی مونچھیں اتارتا ہوں۔

ساجدہ: (کھڑی دیکھتی ہے) یہ کون ہے؟ (ایک طرف سے سویرا، دوسری طرف سے ساجدہ آتی ہے)

سرمد: وہ... مر گئے (پولیس کو) وہ.... میں.... دہشت گرد ہوں۔ یہ داڑھی مونچھیں نہ اتارنا۔ میں ہی ہوں دہشت گرد۔ جلدی سے لے جاؤ مجھے.....
(دونوں حوالدار سپاہی اسے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ فریم سٹل ہوتا ہے)

☆....☆....☆